بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خلق الانسان علمہ البیان

منن الرحمن

جسمیں

عربی کو ام الالسنہ ثابت کیا گیا ہے

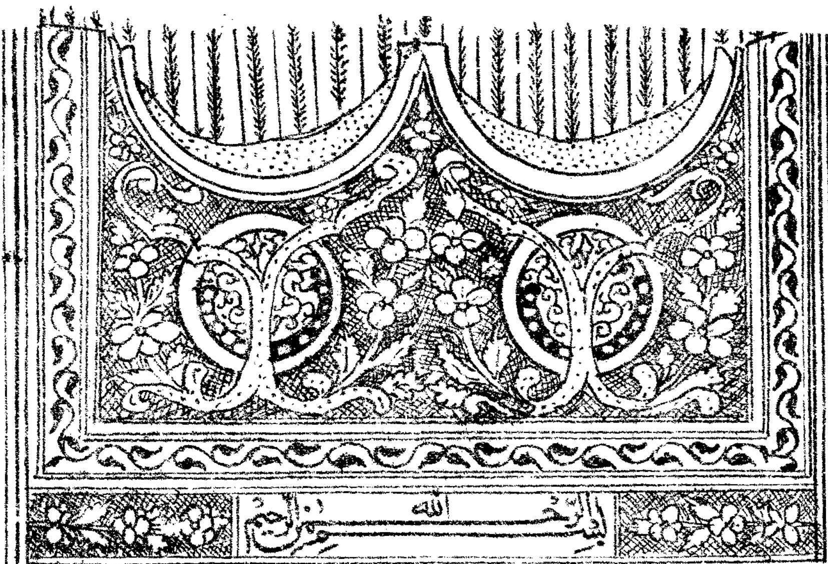
تصنیف لطیف حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

جسے

باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے شایع کیا

۳۰ جون سنہ ۱۹۲۲ء تعداد ۱۰۰۰ سنہ ۱۳۴۰ھ



الحمد لله مولی النعم والصلوٰة والسلام علی سید الرسل وسراج الامم واصحابه الهادین المهدیین وآله الطاهرین المطهرین **امابعد** چونکہ قرآن مجید ایک ایسا لعل تابان اور مہر درخشان ہے کہ اسکی سچائی کی کرنین اور اسکے منجانب اللہ ہونیکی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزارہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں اور جسقدر مخالف دین متین کوشش کر رہے ہیں کہ اس ربانی نور کو بجھاوین اسیقدر وہ زور سے ظاہر ہوتا اور اپنے حسن اور جمال سے ہریک اہل بصیرت کے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اسلئے اس تاریک زمانہ میں بھی جبکہ پادریوں اور آریون نے توہین اور تحقیر کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور اپنی نابینائی کی وجہ سے اس نور پر وہ تمام حملے کئے جو ایک سخت جاہل اور سخت متعصب کرسکتا ہے اس ازلی نور نے آپ اپنے منجانب اللہ ہونیکا ہریک پہلو سے ثبوت دیا ہے انہین میں سے ایک عظیم الشان صفت ہے کہ وہ اپنی تمام ہدایات اور کمالات کی نسبت آپ ہی دعوی کرتا اور آپ ہی اس دعوی کا ثبوت دیتا ہے اور یہ عظمت کسی اور کتاب کو نصیب نہیں اور منجملہ ان دلایل اور براہین کے جو اس نے اپنے منجانب اللہ ہونے پر اور اپنے اعلیٰ درجہ کی فضیلت پر پیش کی ہین ایک بزرگ دلیل وہ ہے جسکی بسط اور تفصیل کیلئے ہمنے اس کتاب کو تالیف کیا ہے جوام الا

کے پاک چشمہ سے پیدا ہوتی ہے جسکا آب زلال ستاروں کی طرح چمکتا اور ہر ایک معرفت کے پیاسے کو یقین کے پانی سے سیراب کرتا اور شکوک و شبہات کی میلوں سے صاف کر دیتا ہے یہ دلیل کسی پہلی کتاب نے اپنی سچائی کے تائید میں پیش نہیں کی اور اگر وید یا کسی اور کتاب نے پیش کی ہے تو واجب ہے کہ اُسکے پیرو مقابلہ کیوقت پہلے اُس وید کے مقام کو پیش کریں اور خلاصہ مطلب اُس دلیل کا یہ ہے کہ زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔ پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچتی ہے جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں۔ اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کی خوق العادت کمالات پر اطلاع ہو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے **الہامی زبان** صرف عربی ہی ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونیکے لئے صرف عربی زبان ہی **مناسبت** رکھتی ہے کیونکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ کتاب الٰہی جو تمام قوموں کی **ہدایت** کے لئے آئی ہو وہ **الہامی زبان** میں ہی نازل ہو اور ایسی زبان میں ہو جو اُمّ الالسنہ ہو تا اُسکو ہر ایک زبان اور اہل زبان سے ایک فطری مناسبت ہو اور تا وہ الہامی زبان ہونیکی وجہ سے وہ برکات اپنے اندر رکھتی ہو جو اُن چیزوں میں ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے مبارک ہاتھ سے نکلتی ہیں لیکن چونکہ دوسری زبانیں بھی انسانوں نے عمداً نہیں بنائیں بلکہ وہ تمام اُسی پاک زبان سے بحکم ربّ قدیر نکل کر بگڑ گئی ہیں اور اُسی کے ذریات ہیں اِسلئے یہ کچھ نا مناسب نہیں تھا کہ اُن زبانوں میں بھی خاص خاص قوموں کے لئے الہامی کتابیں نازل ہوں ہاں یہ ضروری تھا کہ اقویٰ اور اعلیٰ کتاب عربی زبان میں ہی نازل ہو کیونکہ وہ اُمّ الالسنہ اور اصل الہامی زبان اور خدا تعالیٰ کے مُنہ سے نکلی ہے اور چونکہ یہ دلیل **قرآن** نے ہی بتلائی اور قرآن نے ہی دعوے

کیا اور عربی زبان میں کوئی دوسری کتاب بھی نہیں اسلئے بداہت قرآن کا منجانب اللہ ہونا اور سب کتابوں پر **مہیمن** ہونا ماننا پڑا ورنہ دوسری کتابیں بھی باطل ٹھہرینگی لہذا میںنے اسی غرض سے اس کتاب کو لکھا ہے کہ تا اول بعونہ تعالیٰ تمام زبانوں کا اشتراک ثابت کروں اور پھر بعد ازاں زبان عربی کے اُمّ الالسنہ اور اصل الہامی ہونیکے **دلایل** سناؤں اور پھر عربی کی اس خصوصیت کے بناء پر کہ کامل اور خالص اور الہامی زبان صرف وہی ہے اس آخری نتیجہ کا قطعی اور یقینی ثبوت دوں کہ الٰہی کتابوں میں سے اعلیٰ اور ارفع اور اتم اور اکمل اور خاتم الکتب صرف قرآن کریم ہی ہے اور وہی **اُمّ الکتب** ہے جیسا کہ عربی ام الالسنہ ہے اور اس سلسلہ تحقیقات میں ہمارے ذمہ تین مرحلوں کا طے کرنا ضروری ہوگا۔

پہلا **مرحلہ** زبانوں کا اشتراک ثابت کرنا۔

دوسرا **مرحلہ** عربی کا اُمّ الالسنہ ہونا بپایۂ ثبوت پہنچانا۔

تیسرا **مرحلہ** عربی کا بوجہ کمالات فوق العادت کے الہامی ثابت کرنا۔

مگر چونکہ ہمارے مخالف خوب جانتے ہیں کہ اس تحقیقات سے اگر عربی کے حق میں **ڈگری** ہو گئی تو صرف یہی ماننا نہیں پڑیگا کہ قرآن منجانب اللہ ہے بلکہ یہ بھی اقرار کرنا پڑیگا کہ وہ کتاب جو اصل اور کامل اور الہامی زبان میں نازل ہوئی ہے وہ صرف **قرآن ہی** ہے اور دوسری سب زبانیں اُسکی طفیلی ہیں اسلئے ضرور ہے کہ اس سچائی کے کھلنے سے اُن تمام قوموں میں بہت ہی سیاپا ہو خاص کر قوم **آریہ** میں جنکے زعم باطل میں یہ ہے کہ انہیں کی زبان سنسکرت پرمیشر کی بولی ہے اور وہی نہایت کامل اور الہامی اور ام الالسنہ ہے حالانکہ آج تک کوئی ایک شرتی وید کی بھی پیش نہیں کی گئی جس سے معلوم ہو کہ **وید** نے اپنے منہ سے ایسا دعوے بھی کیا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس سے پہلے دین اسلام کے مقابلہ پر بعض بدزبان اور نادان آریہ بہت سی یاوہ گوئی کر چکے ہیں اور باوجود سخت جہالت اور بےعلمی کے پھر بھی مذہبی مباحثات میں دخل دیتے رہے ہیں اور بعض شریر بے حیا سفلہ طبع نے ناحق وید کی طرفداری

کر کے خدا تعالی کے پاک کلام قرآن مجید کی بےادبیان کین اور جو کچھ منہ اندر بھرا تھا وہ
سب نکالا اور نادانوں کو دھوکا دیا کہ گویا وہ بڑے ویدداں اور ودیا وان ہیں اور گویا انہوں
نے بہت کچھ وید کے فضایل دیکھے تب اُسکی طرف جھک گئے مگر اب یہ علمی تحقیقات ہے جسمیں
کسی ہٹ کا جاہل بول نہیں سکتا۔ کیونکہ اِس جگہ کلام کرنیکے لئے علم کی ضرورت ہے اِسمیں فضول
اور غیر متعلق باتیں کام نہین دیکتین۔ یہ سلسلۂ تحقیقات ایسا کامل ہے جسکی جڑہ زمین مین
اور شاخین آسمان مین ہین یعنے انسان اِس درخت کے اوپر چڑھتا چڑھتا آخر روحانی سچائی
کے پھل کو پالیتا ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے کہ گو شاخون کو جڑھون سے ہی قوت ہے مگر پھل جو
کہائے جاتے ہیں وہ جڑھون میں تو نہیں لگتے بلکہ شاخوں میں لگتے ہین ایسا ہی کل واقعات کا
اصل نتیجہ اِس علم کی شاخون مین ہی ظاہر ہوتا ہے اور جو لوگ اُسکی واقعات پر منصفانہ بحث
کرتے ہیں اور ثابت شدہ حقایق کو اپنے ذہنون میں اچھی طرح محفوظ رکھتے ہیں وہ بہت صفائی
سے اُن پھلوں کو دیکھ لیتے ہیں جنسے شاخین لدی پڑی ہیں ؞

جاننا چاہئے کہ اس معرفت تک پہنچنے کیلئے کہ قرآن منجانب اللہ اور اُم الکتب
ہے صرف تین امور تنقیح طلب ہین جن کو ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں اِس میں کچھ شک نہین کہ جو شخص
ان تینون امروں کو اچھی طرح سمجھ لیگا اُسکی آنکھون سے جہالت کے پردے دور ہو جائینگے اور جو
واقعات سے نتیجہ نکلتا ہے بہر حال اُسے ماننا پڑیگا۔

تنقیح کے تین امرون سے پہلا امر جو **اشتراک اَلسنہ** ہے اُسکا فیصلہ ہماری
اِس کتاب میں ایسی صفائی سے ہوگیا ہے جو اِس سے بڑھکر کسی علمی تحقیقات کے لئے کوئی
کارروائی متصور نہین کیونکہ اشتراک کے ثابت کرنیکے لئے صرف ایک لفظ کا اشتراک دکھلا دینا
کافی ہوتا ہے مگر ہمنے تو اِس کتاب میں ہزارہا الفاظ مشترکہ دکھلائے اور کمال صفائی سے ثابت
کردیا کہ عربی زبان کو ہر یک زبان کے ساتھ اشتراک ہے

دوسرا امر تنقیح کے امرون میں سے یہ ہے کہ مشترکہ زبانوں میں سے صرف

عربی ہی **ام الالسنہ** ہے چنانچہ اسکی وجوہ بجائے خود مفصل لکھی گئی ہیں اور یہی ثابت
کردیا ہے کہ عربی کے کمالات خاصہ میں سے یہ ہے کہ وہ فطری نظام اپنے ساتھ رکھتی ہو
اور الٰہی صنعت کی خوبصورتی اسی رنگ سے دکھلاتی ہے جس رنگ سے خدا تعالیٰ کے اور کام دنیا
مین پائی جاتے ہیں اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ باقی تمام زبانین زبان عربی کا ایک مسخ شدہ
خاکہ ہے جسقدر یہ مبارک زبان اُن زبانون میں اپنی ہیئت مین قایم رہی ہے وہ حصہ تو
لعل کیطرح چمکتا ہے اور اپنے حسن دلربا کے ساتھ دلون پر اثر کرتا ہے اور جس قدر کوئی زبان بگڑ
گئی ہے اُسیقدر اُسکی نزاکت اور دلکش صورت مین فرق آگیا ہے یہ بات تو ظاہر ہے کہ ہر
چیز جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے نکلی ہے جبتک وہ اپنی اصلی صورت میں ہی تبتک اُسمین
خارق عادت شمائل ضرور ہوتے ہیں اور اُسکی نظیر بنانے پر انسان قادر نہیں ہوتا اور جون ہی
وہ چیز اپنی اصلی حالت سے گر جاتی ہے تو معاً اُس کی شکل اور حُسن میں فرق ظاہر ہو جاتا ہے
دیکھو جب ایکدرخت اپنی اصلی حالت پر ہوتا ہے تو کیسا خوبصورت اور پیارا دکھائی دیتا ہے
او کیسی اپنی خوشنما سبزی سے اپنے آرام بخش سایہ سے اپنے پھُولوں سے اپنے پھلون سے
باواز بلند پکارتا ہے کہ انسان میری نظیر بنانے پر قادر نہین اور جب کہ وہ اپنے مقام سے
گر جاتا یا خشک ہو جاتا ہے تو ساتھ ہی اسکے تمام حالات میں فرق آجاتا ہے نہ وہ رنگت اور آب و تاب
باقی رہتی ہے اور نہ وہ خوشنما سبزی دکھائی دیتی ہے اور نہ آیندہ نشو و نما اور پھل لانیکی توقع کر سکتے
ہین یا مثلاً انسان جب زندہ اور جوان ہوتا ہے تو کیسا چہرہ چمکیلا اور تمام قوے عمدگی سے کام
دیتے ہین اور کیسا وہ لباس فاخرہ سے ملبوس ہوتا ہے اور پھر جبکہ جان نکل جاتی ہے تو نہ وہ
ملاحت آنکھوں میں رہتی ہے اور نہ وہ خوشنما چہرہ اور سُننا دیکھنا سمجھنا پہچاننا بولنا پھرنا چلنا کوئی
دیتا ہے بلکہ مناسب باتین رخصت ہو جاتی ہین۔ یہی فرق عربی اور غیر زبانون میں پایا جاتا ہے
زبان عربی اُس لطیف طبع اور زیرک انسان کیطرح کام دیتی ہے جو مختلف ذرایع سے اپنے مدعا کو
سمجھا سکتا ہو مثلاً ایک نہایت ہوشیار اور زیرک انسان کبھی ابرو یا آنکھ یا ہاتھ سے وہ کام

لے لیتا ہے جو زبان نے کرنا تھا یعنی اسباب پر قادر ہوتا ہے کہ باریک باریک اشارات سے
مخاطب کو سمجھاوے یہی طریق زبان عربی کے عادات مین سے ہے یعنی یہ زبان کبھی **الف لام**
تعریف سے وہ کام نکالتی ہے جسمین دوسری زبانین چند لفظون کی محتاج ہوتی ہیں اور کبھی
صرف **تنوین** سے ایسا کام لیتی ہے جو دوسری زبانین طولانی فقرون سے بھی پورا نہیں کر سکتیں
ایسا ہی **زیر زبر پیش** بھی الفاظ کا ایسا کام دیجاتے ہین کہ ممکن نہیں کہ کوئی دوسری
زبان بغیر چند فضول فقروں کے اُن کا مقابلہ کر سکے اِس کے بعض لفظ بھی باوجود بہت چھوٹے
ہونیکے ایسے لمبے معنے رکھتے ہین کہ نہایت حیرت ہوتی ہے کہ یہ معنی کہان سے نکلے مثلاً
عرضت کے یہ معنی ہیں کہ میں مکہ اور مدینہ اور جو اُنکے گرد دیہات ہین سب دیکھ آیا اور **طفلت** کے
یہ معنی ہین کہ مین چینی کی روٹی کہاتا ہون اور ہمیشہ چینی کی روٹی کہانیکے لئے عہد کرچکا ہون اور **جنم** کے یہ معنی ہیں کہ آدھی
رات چلیگئی اور **حیعل** کے یہ معنے ہین کہ آؤ نماز پڑھو وقت نماز ہے اور اسی طرح بہت
سے الفاظ ایسے ہیں کہ صرف وہ ایک حرف ہی ہے مگر اُسکے معنے دو یا تین لفظ پر مشتمل ہین جیسے

فِ - قِ - لِ - عِ - اِ - خ

وفا کر - نگہ رکھ - نزدیک ہو - یاد کر - وعدہ کر - نہ آہستہ چل اور نہ جلدی بلکہ میانہ روی اختیار کر -

شِ - رِ - دِ - ھِ

پھٹ جا کمزور ہو جا - خون بہا دے - بھڑک اور روشن ہو اور آتش زنہ سے نکل اور گندہ ہو جا - اپنے کپڑہ کو منقش کر -

لِن درشت ہو جا) +

اور عربی کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اور متفرق زبانون
میں جسقدر خواص ہیں اسمین وہ سب جمع ہین مثلاً بعض زبانون میں جیسا کہ چینی زبان مین
یہ خاصیت ہے کہ اُسکے سارے الفاظ ایک ہی جُز کے ہین اور ہر یک جُز اپنی اپنی جگہ مستقل
معنی رکھتی ہے سو یہ خاصیت بھی بعض حصہ عربی مین پائی گئی ہے۔ ایسا ہی بیان کیا گیا ہے
کہ **امریکہ** کی اصل زبان کے الفاظ کئی کئی اجزا سے مرکب بنے ہوئے ہوتے ہین اور اُن اجزا کے

خود کچھ معنے نہیں ہوتے سو یہ خاصیت بھی عربی کے بعض حصوں میں موجود ہے۔ پھر **امریکہ** اور **سنسکرت** زبان میں معانی کے تغیر کے اظہار کے لئے گردانیں ہیں۔ سو وہ گردانیں عربی زبان میں بھی پائی جاتی ہیں اور **چینی** زبان میں گردانیں نہیں ہیں بلکہ وہاں نئے خیال کے اظہار کے لئے علیحدہ لفظ ہے سو بعض الفاظ میں یہ صورت بھی عربی میں موجود ہے۔ پس جبکہ غور کرنے اور پوری پوری خوض اور عمیق تحقیقات کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت زبان عربی تمام بولیوں کے خواص متفرقہ کی **جامع** ہے تو اس سے بالضرورت ماننا پڑتا ہے کہ تمام زبانیں عربی کی ہی **فروعات** ہیں ٭

بعض لوگ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ اگر تمام زبانوں کی جڑ اور اصل ایک ہی زبان کو تسلیم کیا جائے تو عقل اس بات کو قبول نہیں کر سکتی کہ صرف تین چار ہزار برس تک ایسی زبانوں میں جو ایک ہی اصل سے نکلی تھیں اس قدر فرق ظاہر ہو گیا ہو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض درحقیقت از قبیل بنا فاسد بر فاسد ہے ورنہ یہ بات قطعی طور پر طے شدہ نہیں کہ عمر دنیا کی صرف چار یا پانچ ہزار برس تک گذری ہے اور پہلے اس سے زمین و آسمان کا نام و نشان نہ تھا بلکہ نظر عمیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک مدت دراز سے آباد ہے۔ ماسوا اسکے اختلاف السنہ کے لئے صرف باہمی بعد زمان یا مکان سبب نہیں بلکہ اسکا ایک قوی سبب یہ بھی ہے کہ خط استوا کے قرب یا بعد اور ستاروں کی ایک خاص وضع کی تاثیر اور دوسرے نامعلوم اسباب سے ہر ایک قسم کی زمین اپنے باشندوں کی فطرت کو ایک خاص خلق اور لہجہ اور صورت تلفظ کیطرف میلان دیتی ہے اور وہی محرک رفتہ رفتہ ایک خاص وضع کلام کیطرف لے آتا ہے اسی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض ملک کے لوگ حرف **زا** بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے اور بعض **را** بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے جیسے انسانوں میں ملکوں کے اختلاف سے رنگوں کا اختلاف عمروں کا اختلاف اخلاق کا اختلاف امراض کا اختلاف ایک ضروری امر ہے۔ ایسا ہی یہ اختلاف بھی ضرور ہے کیونکہ انہیں موثرات کے نیچے زبانوں کا بھی اختلاف ہے۔

پس یہ خیال ایک دہوکا ہے کہ یہ اختلاف کیون ہزار ہا برس سے ایک ہی حد تک رہا اُس سے آگے نہ بڑہا کیونکہ موثرات نے جس قدر اختلاف کو چاہا اُسیقدر رہوا اُس سے زیادہ کیونکر ہوسکتا۔ یہ ایسا ہی سوال ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ اختلاف اُنکے بین رنگون اور عمرون اور مرضون اور اخلاق کا اختلاف ہوگیا۔ یہ کیون نہ ہوا کہ کسی جگہ ایک آنکہہ کی جگہ دس آنکہہ ہوجاتین سوا ایسے وہم کا بجز اسکے ہم کیا جواب دے سکتے ہین کہ یہ اختلاف یون ہے بیقاعدہ نہیں تہا بلکہ ایک طبعی قاعدہ کے نیچے تہا سو جس قدر قاعدہ نے تقاضا کیا اُتنی قدر اختلاف بہی ہوا۔ غرض جو کچہہ موثرات سماوی ارضی کیوجہ سے انسان کی بناوٹ خلق یا (نا) خیالات کے طبعی رفتار بین تبدیلی پیدا ہوتی ہے وہ تبدیلی بالضرورت سلسلہ کلمات مین تبدیلی ڈالتی ہے لہذا وہ طبعًا اختلاف پیدا کرنیکے لئے مجبور ہوتی ہین اور اگر کوئی دوسری زبان کا لفظ اُن کی زبان بین پہنچے تو وہ عمدًا اُس مین بہت کچہہ تبدیلی کردیتے ہین پس یہ کیسی اعلے درجہ کی دلیل اِس بات پر ہے کہ وہ اپنی خلقت کے لحاظ سے جو موثرات ارضی سماوی سے متاثر ہے قطعًا تبدیل کے محتاج ہین ماسوا اسکے عیسائیوں اور یہودیون کو تو ضرور یہہ بات ماننی پڑتی ہے کہ اُمّ الالسنہ عربی ہے کیونکہ **توریت** کی نص صریح سے یہ بات ثابت ہے کہ ابتدا مین بولی ایک ہی تہی۔ پہر خدا تعالی نے بمقام **بابل** اُنہین اختلاف ڈال دیا دیکہو توریت پیدائش باب ۱۱ اور یہہ بات ہر ایک فریق کے نزدیک مسلّم ہے کہ بابل اُسی سرزمین پر شہر آباد تہا کہ جہان اب **کربلا** ہے پس اِس سے تو توریت کے بیان کا ماحصل یہی نکلا کہ تمام زبانون کی مان عربی ہے - باتفاق انگریز محققون اور اسلامی محققون کے یہ بات ثابت ہے کہ بابل جسکی آبادی کا طول دو سو میل تک تہا اور وہ اپنی آبادی بین شہر لنڈن جیسے پانچ شہرون کے برابر تہا اور نہایت عجیب اور پرتکلف باغ بہی اُسمین تہے اور دریائے **فرات** اُسکے اندر بہتا تہا وہ **عراق** عرب کے اندر تہا اور جب وہ ویران ہوا تو اُسکی اینٹون سے **بصرہ** اور **کوفہ** اور **حلہ** اور **بغداد** اور **مداین** آباد ہوئے اور یہ تمام شہر اسکی حدود کے

قریب قریب ہین پس اِس تحقیق سے ثابت ہو کہ بابل عرب کی سرزمین میں تہا چنانچہ **عرب** کے نقشہ ہین جو حال ہیں **بیروت** میں چہپا ہے بابل کو عراق عرب میں ہی دکہلایا ہو دیکہو ۔

اصل توریت عبرانی کتاب پیدائش آیت ایک میں یہ عبارت ہو **ویہی کُل ہارص شفہ آحت ودبریم اَحدیم** ۔ اور تہی تمام زمین ہونٹ ایک اور باتین یکسان ۔ واضح ہو کہ اِس تمام زمین سے مُراد صرف بابل کی زمین نہین ہوسکتی جو **سنعار** کے نام سے موسوم ہے کیونکہ یہ آیت اُس قصہ سے پہلے اور اِن قصّون سے متعلق ہے جو دسوین باب مین گذر چکی ہین پس آیت مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ تمام وہ قومین جو زمین میں ہنی تہین اُنکی ایک ہی زبان تہی اُسوقت تک کہ ایک گروہ اُن مین سے بابل مین نہین پہنچا تہا پہر بابل مین پہنچنے کے بعد خدا تعالی نے اُنکی زبانین متفرق کر دین ۔ اور زبانون میں اختلاف یون ڈالا گیا کہ بابل کے رہنے والے مختلف ملکون مین نکال دئے گئے جیسا کہ اِسی باب کی یہ آٹھوین آیت اُسپر دلالت کرتی ہو اور وہ یہ ہے **ویفص یہوہ آتم مشّم عَل بنی کل ہارص** ۔ یعنی خدا نے اُن کو وہان سے سب زمین پر پریشان کر دیا ۔ اب ظاہر ہے کہ وہ لوگ بابل سے متفرق ہوکر ہر ایک ملک مین چلے گئے پس کل ہارص کا لفظ جو پہلی آیت میں اس بات کے ظاہر کرنیکے لئے آیا ہو کہ ساری دُنیا کی ایک بولی تہی وہی لفظ آٹھوین آیت مین اِس بات کے لئے مستعمل ہوا کہ بابل کے رہنے والے مورد غضب الٰہی ہوکر کل دُنیا میں متفرق ہوگئے پس ان دونون آیتون کے تظاہر سے اور نیز گذشتہ باب پر نظر ڈالنے سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ مطلب اِن آیات کا یہی ہے کہ بابل کے واقعہ سے پہلے دُنیا مین ایک ہی بولی تہی اور یہی متفق علیہ عقیدہ یہود اور نصاریٰ کا ہے ۔ اور جس نے اِس بارے میں شک کیا اُس نے سخت غلطی کہائی ہے یہ **مسئلہ** توریت کی نصوص صریحہ مین سے ہی جو قدیم سے اہلکتاب مین مسلّم چلا آتا ہے ہان یہ ماننا پڑتا ہے کہ جبکہ بموجب آیت اوّل گیارہوین باب پیدائش کے کُل دُنیا کی بولی ایک ہی تہی تو پہر یہہ بیہودہ خیال ہوگا کہ ہم ایسا سمجہین کہ کُل بنی آدم اپنی اپنی ولائتون سے کوچ کرکے بابل میں ہی آٹہرے تہے اور اسکی کوئی وجہ معلوم

نہین ہوتی کہ کیوں اُنہوں نے اپنی ولائتوں کو چھوڑ دیا تہا بلکہ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے
کہ چونکہ **نوح** کے طوفان کے بعد خدا تعالی کا ارادہ تہا کہ بہت جلد دنیا اپنی توالد تناسل مین
ترقی کرے اسلئے اُس قادرِ مطلق نے ایک مدت اُن کو صحت اور امن کی حالت مین چھوڑ دیا تہا
تب وہ بہت بڑہے اور پہولے اور ایک خارق عادت طور پر اُنہین ترقی ہوئی تب بعض قومون
نے اپنے ملک مین گنجایش کم دیکھ کر **سنعار** کی زمین کیطرف جو بابل کی زمین تہی حرکت کی
اور اس جگہ آکر اِس شہر کو آباد کیا اور اس قدر کثرت ہو گئی جسکی نظیر کسی زمانہ مین ثابت نہیں ہوئی
پہر وہ دوسرے شہرون کیطرف متفرق ہو گئے اور تمام دنیا میں بولیون کا تفرقہ پڑنے کا موجب ہوئے
لیکن اگر یہ اعتراض پیش ہو کہ زبان عربی جو اُمّ الالسنہ قرار دی گئی ہے اِسکی نسبت تمام
زبانون کی نسبت مساوی نہیں ہے بلکہ بعض سے کم اور بعض سے زیادہ ہے **مثلاً** عبری زبان
پر اونٹے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تہوڑے سے تغیّر کے بعد عربی زبان ہی ہے۔ لیکن
سنسکرت یا یورپ کی زبانون کے ساتھ وہ تعلق پایا نہیں جاتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ گو **عبری** اور
دوسری شاخین اِسکی درحقیقت **عربی** کے تہوڑے سے تغیر سے پیدا ہوئی ہین اور **سنسکرت**
وغیرہ دُنیا کی کل زبانین تغیرات بعیدہ سے نکلی ہین تاہم کامل غور کرنے اور قواعد پر نظر ڈالنے سے
صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اِن زبانون کے کلمات اور الفاظ مفردہ عربی سے ہی بدلا کر طرح
طرح کے قالبوں میں لائے گئے ہیں +

اور عربی کے فضایل خاصہ سے جو اُسی زبان سے خصوصیت رکھتے ہیں جنکی ہم انشاءاللہ
اپنے اپنے محل تشریح کرینگے اور جو اُسکے اُمّ الالسنہ اور کامل اور **الہامی زبان** ہونے پر قطعی
دلیل ہے **پانچ خوبیاں** ہین جو مفصلہ ذیل ہین۔

پہلی خوبی ۔ عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے یعنی انسانی ضرورتون کو وہ مفردات پوری
مدد دیتے ہیں دوسرے لغات اِس سے بے بہرہ ہین۔

دوسری خوبی عربی میں اسماء باری و اسماء ارکان عالم و نباتات و حیوانات و جمادات و اعضاء انسان اپنی اپنی وجہ تسمیہ

بڑے بڑے علوم حکمیہ پر مشتمل ہین دوسری زبانین ہرگز اسکا مقابلہ نہیں کر سکتین -

تیسری خوبی - عربی کا اطراد مواد الفاظ بھی پورا نظام رکھتا ہے اور اُس نظام کا دائرہ تمام افعال اور اسماء کو جو ایک ہی مادہ کے ہین ایک سلسلہ حکمیہ مین داخل کر کے اُن کے باہمی تعلقات دکھلاتا ہے اور یہ بات اس کمال کے ساتھ دوسری زبانون مین پائی نہیں جاتی -

چوتھی خوبی - عربی کی تراکیب مین الفاظ کم اور معانی زیادہ ہین یعنے زبان عربی الف لام اور تنوینون اور تقدیم تاخیر سے وہ کام نکالتی ہے جسمین دوسری زبانین کئی فقرون کے جوڑنیکی محتاج ہوتی ہیں +

پانچوین خوبی - عربی زبان ایسے مفردات اور تراکیب اپنے ساتھ رکھتی ہے جو انسان کے تمام باریک در باریک ضمائر اور خیالات کا نقشہ کھینچنے کے لئے کامل وسایل ہین ؛

اب چونکہ یہ بھاری ثبوت ہمارے ذمہ ہے کہ ہم عربی کے مفردات کا ایسا نظام کامل ثابت کرین جو دوسری کتابین اُسکے مقابلہ سے عاجز رہین اور نیز اُسکی باقی چار خوبیون کو بھی اسی طرح بپایہ ثبوت پہنچاوین - لہذا ہمارے لئے ضروری ہوا کہ ہم ان مباحث کو عربی زبان ہی مین لکھین کیونکہ ہمارا یہ فرض ہے کہ یہ تمام خوبیان مخالف کو دکھلاوین اور اگر وہ کسی اور زبان کو الہامی اور ام الالسنہ قرار دیتا ہے تو اُس سے ان خوبیون کا مطالبہ کرین اور چونکہ یہ بڑا بھاری کام ہے اسلئے ہمنے قرین مصلحت سمجھا کہ مخالف کو پورے پورے طور پر ملزم اور ساکت کرنیکے لئے کوئی ایسی تدبیر کیجائے جس سے اِن سب جھوٹے عذرات کا استیصال ہو جائے جو ایک مخالف مقابلہ سے عاجز آکر محض بیہودہ حیلہ سازی کے طور پر پیش کر سکتا ہے مثلاً ایک آریہ مخالف اپنا پیچھا چھوڑانے کے لئے کہہ سکتا ہے کہ ان **فضائل خمسہ** مین عربی کی خصوصیت کا دعوے بیدلیل ہے - کیونکہ یہ دعویٰ اُسوقت صحیح ٹھہر سکتا ہے کہ جبکہ تمہین سنسکرت کی پوری واقفیت ہوتی اب جبکہ سنسکرت کی ایسی واقفیت نہین ہے تو یہ دعویٰ صرف یکطرفہ خیال ہے اور ممکن ہو کہ یکطرفہ خیال تحقیق کیوقت غلط نکلے اور گو ہم اِس ناکارہ خیال کا جواب دے چکے ہین کہ ہماری یہ تحقیقاتین ایک

جماعت کی تحقیقات ہیں جنہیں سنسکرت دان بہی ہیں۔ لیکن اب ہم پورے طور پر اتمام حجت کیلئے ایک ایسا طریق فیصل لکھتے ہیں جس سے کوئی گریز نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے کہ اگر ہم اس دعوے میں کاذب ہیں کہ عربی میں وہ پانچ فضائل خصوصیت کے ساتھہ موجود ہیں جو ہم لکھ چکے ہیں اور کوئی سنسکرت دان وغیرہ اس بات کو ثابت کرسکتا ہے کہ اُنکی زبان بہی اُن فضایل میں عربی کی شریک مساوی ہے یا اُس پر غالب ہے تو ہم اُسکو پانچہزار روپیہ بلا توقف دینے کیلئے قطعی اور حتمی وعدہ کرتے ہیں۔ اور یاد رہے کہ یہ وعدہ انعام ہمارا عام لوگوں کے بیہودہ اشتہارات کیطرح نہیں تا کوئی یہ خیال کرے کہ صرف کہنے کی باتیں ہیں کِسنے دینا اور کِس نے لینا۔ بلکہ ہم اعلان دیتے ہیں کہ ایسا شخص جس طرح چاہے اپنی تسلّی کرلے اور اگر چاہے تو یہہ روپیہ بنک سرکاری میں رکہا جائے اور چاہے تو کسی آریہ مہاجن کے پاس یہ روپیہ جمع کرادیا جائے اگر ہم اسکی درخواست کے موافق جمع نہ کرادیں یا درخواست کے شائع ہونے اور بذریعہ رجسٹری شدہ خط کے ہم تک پہنچنے کے بعد ایک ماہ تک ہم روپیہ کو جمع نہ کرادیں تو بیشک ہم کاذب اور لاف زن ٹھہرینگے اور ہماری ساری کارروائی پایۂ اعتبار سے گرجائیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ جو شخص جمع کرانیکی درخواست کرے وہ اُس درخواست میں یہ بہی تحریر کردے کہ وہ فلان مدت تک اِس کام سے عہدہ برا ہوگا اور اس بات کا اقرار کردے کہ اگر وہ اُس مدت تک عہدہ برا نہ ہوا اور مقابلہ کرکے نہ دکہلاسکا تو جو کچھہ حرجانہ منصفوں یا عدالت کی تجویز سے ایک تجارتی روپیہ کی مدت مذکورہ تک بند رہنے سے متصوّر ہے تو وہ بلا عذر وحیلہ ادا کردیگا۔

اور واضح ہو کہ یہ کتاب قریباً ڈیڑہ مہینہ کی محنت اور کوشش سے ہمنے طیار کی ہے چنانچہ اپریل ۱۸۹۵ء کے کچھہ دن گذرے یہ کام شروع ہوا اور مئی ۱۸۹۵ء کو ابہی کچھہ باقی رہتا تہا کہ انجام کو پہنچ گیا اور اِس محنت کے دنوں میں پورا دن اِس کام کے لیئے کبہی نہیں لگا بلکہ زیادہ سے زیادہ تیسرا یا چوتھا حصہ اِس فکر میں خرچ آتا رہا اور اگر تمام روز محنت کی جاتی تو شاید ہفتہ عشرہ تک ہی یہ کام انجام تک پہنچ جاتا۔ لیکن اب بالمقابل لکہنے والوں کیلئے یہ محنت راہ میں نہیں جو

ہہین کرنی پڑے کیونکہ ہمارے لئے ضروری نہا کہ تمام زبانون پر ایک عمیق نظر ڈالین اور عربی زبان کا اُن سے اشتراک ثابت کرین اور پہر بعد ثبوت اشتراک یہ ضروری نہا کہ عربی کے فضایل خاصہ اور فوق العادت کمالات سے اُسکا الہامی اور اُمّ الالسنہ ہونا بپایہ ثبوت پہنچاوین لیکن ہمارے مخالفون کے لئے یہ ضروری نہین کہ اِس قدر محنت کرین۔ بلکہ ہم اس بات پر راضی ہین کہ صرف عربی کے فضائل کے مقابل پر اپنی زبان کے فضایل دکہلاوین اور جس قدر ہمنے عربی زبان کی خوبیان اِس کتاب مین ثابت کی ہین وہ تمام خوبیان اپنی زبان مین ثابت کرکے پیش کرین اور جیسا کہ ہمنے نمونہ کے طور پر عربی زبان کے مفردات کو عبارات کے سلسلہ مین مندرج کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ عربی مفردات کا نظام کامل ہے اور ہر ایک قسم کے خیالات کے ادا کردینے پر قادر ہے یہی نمونہ اپنی زبان کی مفردات سے وہ بہی دکہلاوین اور یہ کام نہایت تہوڑا اور صرف چند روز کا ہے۔ پس اس صورت مین محنت کا کام نہایت کم رہگیا بلکہ مثلاً ویدک سنسکرت کا واقف صرف دو چار روز مین یہ نمونہ پیش کرسکتا ہے بشرطیکہ سنسکرت مین ایسا نمونہ بہی ہو۔ افسوس ہم غیر زبان والون سے کیا مانگتے ہیں صرف یہی کہ وہ یہ خوبیان جو ہمنے زبان عربی مین ثابت کی ہین اپنی زبان مین ثابت کرکے دکہلاوین۔ مثلاً یہ بات ظاہر ہے کہ کامل زبان کے لئے مفردات کا کامل نظام ضروری ہے یعنی یہ واجبات سے ہی کہ کامل زبان جو الہامی اور اُمّ الالسنہ کہلاتی ہے انسانی خیالات کو الفاظ کے قالب مین ڈالنے کے وقت پورا ذخیرہ مفردات کا اپنے اندر رکہتی ہو ایسے طور سے کہ جب انسان مثلاً ایک توحید کے مضمون کے متعلق یا شرک کے مضمون کے متعلق یا حقوق اللہ کے متعلق یا حقوق عباد کے متعلق یا عقاید دینیہ کے متعلق یا اُن کے دلایل کے متعلق یا محبت اور مخالطت کے متعلق یا بغض اور نفرت کے متعلق یا خدا تعالیٰ کی مدح اور ثنا اور اسکے اسماء مطہرہ کے متعلق یا مذاہب باطلہ کے ردّ کے متعلق یا قصص اور سوانح کے متعلق یا احکام اور حدود کے متعلق یا علم معاد کے متعلق یا تجارت اور زراعت اور نوکری کے متعلق یا نجوم اور ہیئت کے متعلق یا طبعی اور طبابت اور منطق وغیرہ

کے متعلق کوئی بسط کلام کرنا چاہئے تو اُس زبان کے مفردات اُسکو ایسے طور سے مدد دے سکیں کہ ہر یک خیال کے مقابل پر جو دل میں پیدا ہو ایک لفظ مفرد موجود ہو تا یہ امر اس بات پر دلیل ہو کہ جس ذات کامل نے انسان اور اُسکے خیالات کو پیدا کیا اُسی نے اِن خیالات کے ادا کرنیکے لئے قدیم سے وہ مفردات بھی پیدا کر دئے اور ہمارا دلی انصاف اس بات کے قبول کرنیکے لئے ہمیں مجبور کرتا ہے کہ اگر یہ خصوصیت کسی زبان میں پائی جائے کہ وہ زبان انسانی خیالات کے قد و قامت کے موافق مفردات کا خوبصورت پیرایہ اپنے اندر طیار رکھتی ہے اور ہر یک باریک فرق جو افعال میں پایا جاتا ہے وہی باریک فرق اقوال کے ذریعہ سے دکھاتی ہے اور اُسکے مفردات خیالات کے تمام حاجتوں کے متکفل ہیں تو وہ زبان بلاشبہ الہامی ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے جو اس نے انسان کو ہزارہا طور کے خیالات ظاہر کرنیکے لئے مستعد پیدا کیا ہے پس ضرور تھا کہ اُنہیں خیالات کے اندازہ کے موافق اُسکو ذخیرہ قولی مفردات بھی دیا جاتا تا خدا تعالیٰ کا قول اور فعل ایک ہی مرتبہ پر ہو لیکن حاجت کے وقت ترکیب سے کام لینا یہ بات کسی خاص زبان سے خصوصیت نہیں رکھتی۔ ہزارہا زبانوں پر یہ عام آفت اور نقص درپیش ہے کہ وہ مفردات کی جگہ مرکبات سے کام لیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ ضرورتوں کے وقت وہ مرکبات انسانوں نے خود بنالئے ہیں۔ پس جو زبان اُن آفتوں سے محفوظ ہوگی اور اپنی ذات میں مفردات سے کام نکالنے کی خصوصیت رکھیگی اور اپنے اقوال کو خدا تعالیٰ کے فعل کے مطابق یعنے خیالات کے جوشوں کے مطابق ادا کرنیکے ہمورن دکھلائے گی بلاشبہ وہ ایک خارق العادات مرتبہ پر ہو کر اور تمام زبانوں کی نسبت ایک خصوصیت پیدا کر کے اس لائق ہو جائیگی کہ اُسکو اصل الہامی زبان اور فطرت اللہ کہا جائے اور جو زبان اِس مرتبہ عالیہ سے مخصوص ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کے مُنہ سے نکلی اور فوق العادات کمالات سے مختص اور اُم الالسنہ ہے اِسکی نسبت یہ کہنا ایمانداری کا فرض ہوگا کہ وہی ایک زبان ہے جو حقیقی طور پر اِس لائق ٹھہرائی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کا اعلیٰ اور اکمل الہام اُسی میں نازل ہو اور دوسرے الہام اس الہام کی ایسی ہی فرع ہیں جیسا کہ دوسری بولیاں اس بولی کی فرع ہیں لہٰذا ہم اِس بحث کے

بعد اس بحث کو لکھین گے کہ وہ حقیقی اور کامل اور اتم اور اکمل وحی جو دنیا مین آنیوالی تھی وہ صرف قرآن شریف ہے اور انہیں مقدمات سے اس نتیجہ کو بتفصیل ظاہر کرینگے کہ عربی کے ام الالسنہ اور الہامی ماننے سے نہ صرف یہی ماننا پڑتا ہے کہ قرآن خدا تعالی کا کلام ہو بلکہ یہ بھی ضروری طور پر ماننا پڑتا ہے کہ صرف قرآن ہی ہے جسکو حقیقی وحی اور اکمل اور اتم اور خاتم الکتب کہنا چاہئے۔ اور اب ہم مفردات کا نظام دکھلانیکے لئے اور نیز دوسری خوبیون کے لحاظ سے اس کتاب کا عربی حصہ شروع کریں گے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وھو العلی العظیم

تنبیہ

قبل اسکے جو ہم اس کتاب کے عربی حصہ کو شروع کرین یہ بات ظاہر کرنا ضروریات سے ہے کہ پہلے ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صرف عربی کے الفاظ مفردہ جمع کرکے دکھلا وین لیکن پھر ہمنے سوچا کہ اس صورت مین شاید بعض لوگ ہمارے مدعا کو صفائی سے نہ سمجھ سکین کیونکہ بظاہر تھوڑی بہت مفردات ہر یک قوم کے پاس ہین۔ مثلاً اگرچہ سنسکرت مفردات کا ذخیرہ بہت ہی کم رکھتی ہے چنانچہ اس زبان کے فاضل بیان کرتے ہین کہ انمین چار سو روٹ سے زیادہ نہیں مگر تاہم اگرچہ صرف چار سو ہے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ کچھ بھی نہین اور عربی کے محققون نے تحقیق کیا ہے کہ اسکے مفردات ستائیس لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہین لیکن جب تک ایک دشمن متعصب کو ایک قاعدہ کے ساتھ ملزم نہ کیا جائے وہ اپنے بخل اور شرارت اور چون وچرا سے باز نہین آتا لہذا ہمیں یہہ تجویز نہایت معقول معلوم ہوئی کہ ہر یک مضمون میں مفردات کا نظام طلب کیا جائے اور نظام مفردات سے مطلب ہمارا یہہ ہے کہ ہر یک مضمون جہانتک کہ طبعی طور پر ختم ہو اسکو محض ایسی عبارت سے جو مفردات سے ہی ترکیب پاتی ہو انجام تک پہنچایا جائے اور پھر مخالفون سے اسکی نظیر مانگی جائے یہ ایک ایسا طریق ہے جس سے بڑی صفائی سے فیصلہ ہو جائیگا اور

ہر ایک زبان کی بلاغت فصاحت کا بہی اندازہ ہو جائیگا ماسوا اسکے چونکہ مفردات کا نظام ثابت
کرنیکے لئے ہر ایک فریق کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ صرف متفرق مفردات پیش نہ کرے
بلکہ اِن ضروری مضامین کے رنگ میں پیش کرے جو ہمارے مضامین کے مقابل
لکھے جائین گے۔ لہذا اِس فاضلانہ بحث مین ہر ایک جاہل جو علم سے بے بہرہ ہو دخل
نہیں دے سکے گا اور جیسا کہ پہلے اِس سے مثلاً آریہ سماج والون نے ایک نہایت ذلیل نادان
اور سخت درجہ کے احمق اور جاہل لیکھرام نام ایک ہندو کو اسلام کے مقابل پر کہڑا کر دیا تہا
اور وہ صرف گالیون سے کام نکالتا تہا اور عیسائیون کا چیلہ بن کر انکے بیہودہ اعتراض جو
اُنکے جاہلوں نے اسلام پر کئے ہیں پیش کرتا تہا۔ اس بحث مین ایسا نہ ہوگا کیونکہ یہ علمی
بحث ہے اب ایسے حرامی سیرت گندہ طبع اور بد خو اور ساتھ اسکے سخت درجہ
کے نادان اور بیعلم کو بولنے کی گنجائش نہین ہوگی اور لوگ دیکھ لینگے کہ ان لوگونکی اصل حقیقت کیا ہی
اور ہم اِس جگہ اپنے اُن دوستون کا شکر ادا کرنے سے رہ نہین سکتے جنہون نے
ہمارے اِس کام مین زبانون کا اشتراک ثابت کرنیکے لئے مدد دی ہے ہم نہایت خوشی سے
اِس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے مخلص دوستون نے **اشتراک السنہ** ثابت
کرنیکے لئے وہ جان فشانی کی ہے جو یقیناً اُسوقت تک اس صفحہ دُنیا مین یادگار رہیگی جبتک
کہ یہ دنیا آباد ہے اِن **مردان خدا** نے بڑی بہادری سے اپنے عزیز وقتون کو ہمین دیا ہے اور
دن رات بڑی محنت اور عرق ریزی اُٹھا کر اِس **عظیم الشان** کام کو انجام دیدیا ہے۔
میں جانتا ہوں کہ اِن کو جناب الٰہی میں بڑا ہی ثواب ہوگا کیونکہ وہ ایک ایسے جنگ میں
شریک ہوئے جسمین عنقریب اسلام کیطرف سے فتح کے نقارے بجین گے۔ پس ہر ایک
اُنہین سے **الٰہی تمغہ** پانے کا مستحق ہے۔ میں اِس کیفیت کو بیان نہین کرسکتا کہ وہ کیونکر
ہر ایک جلسہ مین اشتراک نکالنے کے لئے اندر ہی اندر صدہا کوس نکل جاتے تہی اور پہر کیونکر
کامیابی کے ساتھ واپس آکر کسی لفظ مشترک کا تحفہ پیش کرتے تہے یہان تک کہ اسی طرح دُنیا

کی زبانیں ہمارے پاس جمع ہوگئیں میں کبھی اسکو فراموش نہیں کرونگا کہ اس عظیم الشان کام
میں ہمارے مخلص دوستون نے وہ مددی جو میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن کے
ذریعہ سے میں اسکا اندازہ بیان کرسکون. اور میں دعا کرتا ہون کہ خدا تعالیٰ یہ اُن کی
محنتیں قبول فرماوے اور ان کو اپنے لئے قبول کرلیوے اور گندی زیست سے ہمیشہ دور
اور محفوظ رکھے اور اپنا اُنس اور شوق بخشے اور اُنکے ساتھ ہو آمین ثم آمین +

ان احباب کے نام نامی یہ ہیں -

(۱) اخویم حکیم مولوی **نور دین** صاحب بھیری - (۲) اخویم مولوی **عبدالکریم** صاحب سیالکوٹی
(۳) اخویم منشی غلام قادر صاحب سیالکوٹی - (۴) اخویم خواجہ **کمال الدین** صاحب بی اے لاہوری
(۵) اخویم مرزا خدابخش صاحب اتالیق نواب محمد علیخان صاحب کوٹلہ مالیر (۶) اخویم مفتی محمد صادق صاحب بھیروی
(۷) اخویم منشی **غلام محمد** صاحب سیالکوٹی (۸) اخویم میان **محمد خان** صاحب کپورتھلہ ریاست

اور خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس کی کوششیں اس کام میں زیادہ ہیں اور وہ کسی
مخلص کی محنت کو ضایع نہیں کریگا مگر جہانتک ہمارا علم اور رویت ہمیں جتلاتا ہے وہ
یہ ہے کہ سب سے زیادہ کوشش **اخویم حکیم مولوی نور دین صاحب** اور
اخویم مولوی **عبدالکریم** صاحب کی ہیں جو تمام تعلقات چھوڑ کر کئی مہینوں سے
اس کام کے لئے میرے پاس موجود ہیں - اور حضرت مولوی
نور دین صاحب نے نہ صرف اتنی ہی مددی بلکہ اس کام کے لئے
عمدہ عمدہ کتابیں انگریزی اپنی قیمت سے خرید کر منگوا دیں
اور اسی مطلب کیلئے قیمتی کتابوں کا ذخیرہ اکٹھا کیا - جزاھم اللہ خیرا -
واللہ لا یضیع اجر المحسنین امین



الحمد لله الرّب الرحمان - ذی المجد والفضل والاحسان خلق

تمام تعریفیں اُس اللہ کو جو رب اور رحمٰن ہے - بزرگی اور فضل اور احسان اُسی کی صفات ہیں - انسان

الانسان - علمه البیان ثم جعل من لسان واحدة السنة

پیدا کیا اور اسکو بولنا سکھلایا - پھر ایک زبان سے کئی زبانیں شہروں میں

فی البلدان - کما جعل من لون واحد انواع الالوان - وجعل

کر دیں جیسا کہ ایک رنگ سے کئی رنگ انواع اقسام کے بنا دئیے اور عربی

العربیة اُمّا لکل لسان - وجعلها کالشمس بالضوء واللمعان -

کو ہر ایک زبان کی ماں ٹھہرایا - اور اسکو چمک اور روشنی میں سورج کی طرح بنا دیا

هو الذی نطق بحمده الثقلان - واقرّ بربوبیته الانس

وہی ہے جسکی حمد آدمی اور جن کر رہے ہیں - اور اُس کے رب ہونیکا اقرار کرتے

والجان - تسجد له الارواح والابدان - والقلب واللسان

ہیں روحیں اور بدن اُسکو سجدہ کرتی ہیں - دل اور زبان اُسکی تعریف

یحمدان - سبحان ربّنا ربّ ما یوجد وما یکون وکان - یفعل

میں لگے ہوئے ہیں - ہمارا رب پاک ہے جو موجودہ زمانہ اور آیندہ اور گذشتہ کا رب ہے - جو چاہتا ہے

ما یشاء وکل یوم هو فی شان - یسبّح له کل ناطق وصامت -

کرتا ہے اور ہر یک دن وہ ایک کام میں ہے - ہر یک بولنے والا اور نا بولنے والا اسکی تسبیح میں مشغول ہے

ویبغی رحمہ کل زائغ وسامت ۔ وھو رب العالمین لہ الحمد والمجد

اور ہر یک کج رو اور راست رو اس کا رحم طلب کرتا ہے اور وہ رب العالمین ہے ۔ اسی کیلئے تعریف اور

وھو مولی النعم فی الاولیٰ والاخرۃ ۔ والصلوٰۃ والسّلام علیٰ

بزرگی مسلم ہے اور وہ دونوں جہانوں میں آقائے نعمت ہے ۔ اور سلام اور صلوٰۃ اُسکے رسول پر جو رسولوں

رسولہ سید الرسل ونور الامم وخیر البریّۃ واصحابہ الھادین

کا سردار اور اُمتوں کا نور اور تمام مخلوق سے بہتر ہے اور اُسکے اصحاب پر جو ہادی اور مہتدی

المھتدین ۔ واٰلہ الطیبین المطھرین وجمیع عباد اللہ الصّالحین

ہیں اور اُسکے آل پر جو طیب اور طاہر ہیں اور تمام خدا کے نیک بندوں پر ۔

امّا بعد فیقول عبد اللہ الاحد احمد عافاہ اللہ

اسکے بعد خدائے واحد کا بندہ احمد کہتا ہے (خدا اُسے عافیت میں رکھے اور تائید

وایّد انی کنت مولعًا من شرخ الزمان بتحقیق المذاھب والادیان ۔

میں رہے) کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ سے ہی مذہب کی تحقیق میں مشغول رہا ہوں ۔

ومارضیت قط ببادرۃ الکلمات وما قنعت بطافی من الخیالات

اور کبھی میں اسبات پر راضی نہ ہوا کہ سرسری کلمات پر ہی بس کروں اور کبھی میں نے سطحی خیالات پر قناعت نہ کی

ککل غبیّ اسیر الجھلات ومحبوس الخزعبلات وما اصررت

جیسا کہ ہر یک کُند ذہن جو جہل اور باطل میں مقید ہو قناعت کرتا ہے ۔ اور کبھی میں نے بے اصل

علی باطل لکل جھول ضنین ۔ وما حرّکنی الی امر الا عین التحقیق

باتوں پر اصرار نہ کیا جیسا کہ ہر یک نافہم بخیل کی عادت ہے ۔ اور کبھی کسی چیز نے بجز تحقیق کی آنکھوں کے کسی امر کیطرف مجھ جنبش

وماجرّنی الی عقیدۃ الا قائد التعمیق ۔ وما فھمنی الا ربّی

اور بجز عمیق بینی کے کشش کے اور کسی نے مجھکو کسی عقیدہ کیطرف نہیں کھینچا ۔ اور بجز خدا کے مجھکو کسی نے نہیں سمجھایا اور

الذی ھو خیر المفھمین ۔ وانہ کشف علیّ اسرارًا من الحقائق

وہ سب سمجھانیوالوں سے بہتر ہے ۔ اس نے حقایق کے کئی اسرار مجھ پر کھولے ۔

وانزل علیّ عهاد المعارف والدقائق واعطانی ما یعطی المخلصین

اور معارف اور دقائق کی بارشیں میرے پر کیں اور مجھ وہ نعمتیں دیں جو مخلصوں کو دیا کرتا ہے۔

فلما وجدت الحق بفیضانه وربّیت بلبانه رئیت شکر هذه الآلاء

پس جبکہ میں نے اُسکے فیضان سے حق کو پالیا اور اُسکے دودھ سے میں پرورش کیا گیا تو میں نے اِن نعمتوں کا شکر اس

فی ان اموت خدمة الدین والشریعت الغراء واری الناس نور الدین

بات میں دیکھا کہ دین کی خدمت میں اور شریعت کی تائید میں اپنے پر مشقت گوارا کروں۔ اور دین متین کا نور

المتین۔ واری ملکوته بعساکر البراهین۔ وارعی شئون صدوق

لوگوں کو دکھلاؤں۔ اور اسکی بادشاہت براہین کے لشکروں کے ساتھ ظاہر کروں۔ اور صدوق امین کے کاموں کی حفاظت

امین۔ وما هذا الا فضل ربی انه ارانی سبل الصادقین۔ وعلمنی

کروں اور یہ خاص فضل الٰہی ہے اُسی نے مجھ کو صادقوں کی راہیں دکھلائیں۔ اور اُس نے مجھ کو

فاحسن تعلیمی وفهمنی فاکمل تفهیمی وعصمنی من طرق

سکھلایا اور اچھا سکھلایا اور سمجھایا اور کامل سمجھایا اور خطا کی راہوں سے مجھے

الخاطئین۔ واوحی الیّ ان الدین هو الاسلام وان الرسول هو

بچالیا۔ اور مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول

المصطفی السید الامام رسول امّی امین۔ فکما ان ربنا احد یستحق العبادة

مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم سردار امام ہے جو رسول امی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لئے

وحده فکذلک رسولنا المطاع واحد لا نبی بعده ولا شریک معه وانه

مسلّم ہے اور وہ واحد لا شریک ہے اسیطرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اُسکی پیروی کیجاوے اور اس بات میں واحد ہے

خاتم النبیین۔ فاهتدیت بهداه ورئیت الحق بسناه ورفعتنی

کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔ پس میں نے اسکی ہدایت سے ہدایت پائی اور اسکی روشنی سے میں نے حق کو دیکھا اور اسکے

یداه وربانی ربی کما یربی عباده المجذوبین۔ وهدانی وادرانی

دونو ہاتھوں نے مجھے اٹھالیا اور میرے رب نے میری ایسی پرورش کی جیسا کہ وہ ان لوگوں کی پرورش کرتا ہے جنکو اپنی طرف

وأراني ما أراني حتى عرفت الحق بالدلائل القاطعة ووجدت الحقيقة

اور علم بخشا اور دکھلایا جو دکھلایا یہان تک کہ مینے دلایل قاطعہ کے ساتھہ حق کو پہچان لیا اور روشن

بالبراهين الساطعة ووصلت الى حق اليقين - فأخذني الأسف

براہین کے ساتھہ حقیقت کو پالیا اور مین حق الیقین تک پہنچ گیا - تب مجھے اُن دلون پر سخت افسوس

على قلوب فسدت وأنظار زاغت وعقول فالت وآراء مالت

ہوا جو بگڑ گئے اور اُن نظرون پر دل دُکھا جو ٹیڑھی ہو گئین اور اُن عقلون پر جو ضعیف ہو گئین

وأهواء صالت وأوباء شاعت من إفساد المفسدين

اور اُن رایون پر جو راستی کیطرف سے جھک گئین اور ان نفسانی خواہشون پر جنہون نے حملہ کیا اور اُن وباؤن پر جو مفسدون کے فساد سے پھیل گئین

ورئيت أن الناس أكبوا على الدنيا وزينتها فلا يصغون إلى

اور مینے دیکھا کہ لوگ دُنیا اور اسکی زینت پر گرے ہوئے ہیں اور مذہب حق اور اُسکے دلا(ل)

الملّة وأدلّتها ولا ينظرون إلى نضارها ونضرتها ويعرضون كأنهم

کیطرف توجہ نہین کرتے اور اس کی زر خالص اور تازگی کو نہین دیکھتے اور اس طرح کنارہ کرتے ہین کہ گویا

مرتابون وليسوا بمرتابين - ولكنهم آثروا الدنيا على الدين لا يقبلون

شک مین ہین اور وہ دراصل شک مین نہین - بلکہ انہون نے دنیا کو دین پر اختیار کر لیا ہے اپنی نابینائی کی

لعميهم دقائق العرفان ولا يرون علاء البراهين - وكيف وإنهم

وجہ سے معرفت کی باریک باتون کو قبول نہین کرتے اور براہین کے اونچے مقام کو دیکھہ نہین سکتے - اور کیونکر دیکھین

يؤثرون سبل الشيطان ويصرّون على التكذيب والعدوان

انہون نے تو شیطان کی راہین اختیار کر رکھی ہین اور ظلم اور تکذیب پر اصرار کر رہے ہین -

ولا يسلكون محجة الصّادقين - فطفقت أدعو الله ليؤتيني حجة تفحم

اور صادقون کی راہون پر چلنا نہین چاہتے - سو مینے جناب الٰہی مین اس غرض سے دعا کرنا شروع کیا تاکہ

كفرة هذا الزمان وتناسب طبائع الحدثان لا تبكت سفهائهم

وہ مجھے ایسی حجت عنایت کرے جو اس زمانہ کے کافرون کو لاجواب کر دیوی اور جو اس زمانہ کے نوجوانون کی طبائع کے مناسب

حال ہو اور اُن کے کم عقلون

وعقلاءهم باحسن البيان وتتم الحجة على المجرمين۔ فاستجاب

اور عقلمندوں کو ایک عمدہ بیان کے ساتھ ملزم کردوں اور تا کہ مجرموں پر حجت پوری ہو۔ پس میرے رب نے میری دعا

ربّي دعوتي وحقق لي منيتي وفتح علي بابها كما كانت مسئلتي

کو قبول کیا اور میری آرزو کو میرے لئے موجود کردیا اور میرے پر میری آرزو کا دروازہ ایسے طور پر کھولدیا جو

ومرادي ومُهجتي واعطاني الدلائل الجديدة البينة والحجج القاطعة

میرا مدعا تھا اور مجھے نئے اور کھلے کھلے دلایل عطا فرمائے اور یقینی اور قاطعہ دلیلیں عنایت کیں۔

اليقينية فالحمد لله المولى المعين۔

سو اس اللہ کو سب تعریف جو مددگار آقا ہے۔

وتفصيل ذلك انه صرف قلبي الى تحقيق الألسنة

اور اس مجمل کی تفصیل یہ ہے کہ اُس نے زبانوں کی تحقیق کی طرف میرے دل کو پھیر دیا

واعان نظري في تنقيد اللغات المتفرقة وعلمني ان العربية اُمّها

اور میرے نظر کو متفرق زبانوں کے پرکھنے کے لئے مدد کی۔ اور مجھ کو سکھلایا کہ عربی تمام زبانوں کی

وجامع كيفها وكمّها وانها لسان اصليّ لنوع الانسان ولغتُ

اور انکی کیفیت کمیت کی جامع ہے اور وہ نوع انسان کیلئے ایک اصلی زبان اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے

الهامية من حضرة الرحمان وتتمة لخلقة البشر من احسن الخالقين

ایک الہامی لغت ہے اور انسانی پیدائش کا تتمہ ہے جو احسن الخالقین نے ظاہر کیا ہے۔

ثم علّمت من كلام الله ذي القدرة ان العربية مخزن

پھر مجھے خدا قادر کی کلام سے معلوم ہوا کہ عربی دلایل نبوت رسول اللہ

دلائل النبوة ومجمع شواهد عظمة هذه الشريعة فخررت

صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ذخیرہ ہے اور اس شریعت کے لئے بڑی بڑی شہادتوں کا مجموعہ ہے سو میں اس

ساجدًا للخبير المنعمين۔ وقادني داعي الشوق الى التوغل

خیر المنعمین کے آگے سجدہ میں گر پڑا۔ اور شوق کے جاذب نے مجھے اِس طرف کھینچا کہ میں عربی میں توغل

فی العربیة والتبحر فی هذه اللهجة فوردت لجّتها بحسب الطاقة

کروں اور اس زبان میں تبحر حاصل کروں پس میں طاقت بشری کے اندازہ پر اُسکو بڑی پانی میں داخل ہوا

البشریة ودخلت مدینتها بالنصرة الالٰهیة وشرعت الاخترق

اور خدا تعالیٰ کے مدد سے اُسکے شہر میں داخل ہوا اور میں نے اُسکی راہوں اور سڑکوں میں

فی سُبلها ومسالکها والانصلات فی طرقها وسککها لاستعرف

چلنا شروع کیا اور اس کی گذرگاہوں اور کوچوں میں چلنے لگا تا میں اُس کے خانہ پرورده

ربیبة خدرها واذوق عصیدة قدرها واجتنی ثمار اشجارها

پردہ نشین کو پہچان لوں اور اسکی ہنڈیا کے طعام کو چکھ لوں اور اُسکے درختوں کا پھل چن لوں

واخرج درر بحارها فصرت بفضل الله من الفائزین۔ ولم یفُتْنی

اور اُسکے دریاؤں میں سے موتی نکال لوں پس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابوں میں سے ہو گیا۔ اور کسی چڑھائی میں

بها مطلع ولا خلا منی مرتع ورئیت نضرتها ورعیت خضرتها

میں ناکام نہ رہا اور کسی چراگاہ سے میں خالی نہ رہا۔ میں نے اسکی تازگی کو دیکھا اور میں نے اسکے سبزہ کو چرا

واعطیت من ربّی حظًّا کثیرًا ودخلًا کبیرًا فی عربیّ مبین

اور مجھے میرے رب کی طرف سے زبان عربی میں بہت سا حصہ اور ایک بھاری دخل دیا گیا

حتی اذا حصلت لی دُرُرها ودَرّها وکشف علی معدَنها ومقرّها

یہانتک کہ جب مجھے اُسکے موتی اور اُس کا دودھ مل گیا اور میرے پر اُسکے معدن اور مقام کھولے گئے

وارانی ربی انها وحی کریم واصل عظیم لمعرفة الدّین وان

اور میرے خدا نے مجھے دکھلا دیا کہ وہ ایک ذوالکرم وحی اور دین کے پہچاننے کیلئے اصل عظیم ہے اور اُسکی

شهبها ترجم الشیاطین۔ ومع ذٰلک رئیت لغاتٍ اُخری کخضراء

آگ کی روشنی شیطانوں کو سنگسار کرتی ہے۔ اور باوصف اسکے میں نے دوسری زبانوں کو دیکھا کہ گندگی کے سبزہ کی طرح

الدمن ووجدت دارها خربة واهلها فی المحن ووجدتها شادة الرحال

ہیں اور میں نے انکے گھروں کو ویران پایا اور اُنکے اہل کو مصیبتوں میں دیکھا اور دیکھا کہ وہ زبانیں مسافروں کی طرح

للطعن كالمتغربين - فألقى في روعي ان اُولّف كتابا في هذا

کوچ کرنیکے لئے تیار ہین - پس میرے دل مین ڈالا گیا کہ اس باب مین ایک کتاب تیار کرون

الباب واضع الحق اما م اعين الطلاب واحسن الى الخلق كما

اور سچائی کے طالبون کے سامنے حق کو رکھ دون اور خلق اللہ پر احسان کرون جیسا کہ خدا تعالیٰ نے

احسن اليّ رب الارباب لعل الله يهدى به نفسًا الى امور

میرے پر احسان کیا تا ہو کہ کوی اس سے صواب کی راہ اختیار کرے - اور مین اس خدمت سے خدا تعالیٰ

الصواب وما ابتغي به الّا رضا الرب الوهاب وهو مقصودي

کی رضا کے بغیر اور کچھ نہین چاہتا اور وہی میرا مقصود ہے

لا مدح العالمين - وانّى ما خرجت شيئًا من عيبتي فبايّ حق اطلب

نہ لوگون کی تعریف اور مینے اپنی لیاقت سے کچھ نہین نکالا - پس مجھے یہ حق حاصل نہین کہ مین اپنی

محمدتي - ووالله ما خرجت من فمّي كلمة وما انكشفت علىّ حقيقة

تعریف کا مطالبہ کرون - اور بخدا میرے منہہ سے کوئی کلمہ نہیں نکلا اور نہ کوی حقیقت مجھہ پر کھلی مگر اس طرح پر

الا بتفهيمه وما علمت شيئًا الا بتعليمه والله يعلم وهو خير الشاهدين

کہ خدا ہی نے مجھے سمجھایا اور خدا نے ہی مجھ کو سکھلایا اور اس امر کا خدا کو علم ہے اور وہ سب گواہون سے بہتر گواہ ہے

فلا تثن على يا صالح في هذه الخطة واشكروا الله فان كلها من حضرة

پس ای پڑھنے والے اس بارہ مین میری کچھہ تعریف نہ کرنا اور خدا کا شکر کرو کیونکہ یہ سب اسی کی طرف سے حاصل ہوا

العزة هو الذى احسن اليّ وهو خير المحسنين -

اس نے میری پر احسان کیا اور وہ ان سب سے بہتر ہے جو نیکوکار ہین اور وہ ارحم الراحمین ہے -

واني رتّبت هذا الكتاب على مقدمة وابواب

اور مینے اس کتاب کو ایک مقدمہ اور کئی باب اور ایک خاتمہ پر حق کے

وخاتمة لطلاب ولا قوة الا بكريم ذى قوة ولا قدرة الا بقدير

طالبون کے لئے منقسم کیا ہے اور بجز فضل کریم ذی قوت کے کچھ بھی قوت نہین اور بجز قدرت اس قادر ذی عظمت

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۸

چونکہ اصلی غرض عربی عبارتوں کے املا سے یہ دکہلانا ہے کہ یہ زبان علاوہ اِس صفت خاص کے کہ الہیات اور دینی تعلیم کے تمام شاخوں کی کامل طور پر خادم ہے ہر یک قصہ اور خطبہ اور مبادی اور مقاصد کے بیان کرنے میں اور ہر یک نازک سے نازک مضمون کے ادا کرنے کیوقت صرف مفردات سے کام لیتی ہے

اور اسکے خزانہ میں وہ مفردات کا نظام موجود ہے جو ہر یک قصہ کے نظام سے برابر آجاتا ہے اور مرکبات کیطرف حاجت نہیں پڑتی اِسلئے ہمنے اِس خطبہ اور تمہید کیوقت اور ایسا ہی اور چند مضامین میں جو بعد میں آئینگے یہ ارادہ کیا ہے کہ ناظرین کو عربی کے **اِن صفات خاصہ** کیطرف توجہ دلاوین تا اگر ممکن ہو تو ہمارے مخالف اِسکا مقابلہ کرکے دکہلاوین اور اگر ہو سکے تو اپنی زبان کو اِس ہتک سے پاک کر دین کہ وہ ہر یک امر ذی شان کے بیان کرنے میں صرف مفردات سے کاربراری کرنے سے قاصر ہے اور ایسا نہ کرسکین تو گو وہ سنسکرت کے حامی ہوں یا کسی اور زبان کی اُنہیں اِسبات سے شرم کرنی چاہئے کہ وہ کبھی کسی مجلس مین عربی زبان کے مقابل پر اپنی زبانوں کا نام ہی لیوین یا کبھی بہولے بسرے بہی منہہ پر لاوین کہ ہماری زبان الٰہی زبان ہے اور اسی مین خدا کا کلام نازل ہوا ہے۔

اب واضح ہو کہ اِس خطبہ اور تمہید مین تین سو کلمے ہین جو کلمات مفردہ ہین اور بعض ایسے کلمے ہمنے چہوڑ بہی دئیے ہیں جو ایک ہی مادہ سے نکلے ہین اور یہ کلمات صدہا عجائب اور لطائف پر مشتمل ہین اور اگر ہم اُنکے عجائب **خواص** کا بیان کرین تو اُن تمام کا لکہنا فی الواقعہ **ایک دفتر** چاہتا ہے۔ لہذا ہم اِس جگہ بالفعل صرف دو لفظ کی خوبیاں بطور نمونہ پیش کرینگے۔ اور پہر وقتاً فوقتاً انشاء اللہ پیش کرتے جائینگے لیکن پہلے اِس سے اِس نہایت مفید قاعدہ کا لکہنا واجبات سے ہے کہ صحیفہ **قدرت** پر نظر ڈالنے سے یہ بات ضروری طور پر ماننی پڑتی ہے کہ جو چیزین خدا تعالی کے ہاتھ سے پیدا ہوئین یا اُس سے صادر ہوئین انکی اول علامت یہی ہے کہ اپنے اپنے مرتبہ کے موافق خداشناسی کے راہوں کے خادم ہوں اور اپنے وجود کی اصلی غرض زبان قال یا حال سے یہی ظاہر کرین کہ وہ معرفت باری کا ذریعہ اور اُسی کے راہ کے خادم ہیں کیونکہ تمام مخلوقات کی افراد پر ایک

نظر غور ڈالنے سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ کائنات کا تمام سلسلہ انواع اقسام کے پیرایوں میں اسی کام میں لگا ہوا ہے کہ تا وہ خدا تعالیٰ کے پہچاننے اور اسکی راہوں کے جاننے مین ایک ذریعہ ہو پس چونکہ عربی زبان خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی اور اسکے منہہ سے نکلی ہے لہذا ضرور تہا کہ اسمین بہی یہ علامت موجود ہوتا یقینی طور پر شناخت کیا جائے کہ وہ فی الواقعہ اُن چیزون مین سے ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی کوششون کے محض خدا تعالیٰ سے ظہور پذیر ہوئی ہیں سو الحمد للہ والمنہ کہ عربی زبان میں یہ **علامت** نہایت بدیہی اور صاف طور پر پائی جاتی ہے اور جیسا کہ انسان کی اور قویٰ کی نسبت مضمون آیۃ **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ** ثابت و متحقق ہے اسی طرح عربی زبان مین جو انسان کی اصلی زبان اور اسکی جزو خلقت ہے یہی حقیقت ثابت ہے اسمین کیا شک ہے کہ انسان کی خلقت اسی حالت میں اتم اور اکمل ٹہر سکتی ہے کہ جب کلام کی خلقت بہی اُسمین داخل ہو کیونکہ وہ چیز جو انسانیت کے جوہر کی جہڑتا ہے وہ **کلام** ہی ہے اور کچہہ مبالغہ نہ ہوگا اگر ہم یہ کہیں کہ انسانیت سے مراد یہی نطق ہے اپنے تمام لوازم کے ساتھ ہے پس خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ مینے انسان کو اپنی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے درحقیقت دوسرے لفظون میں یہ بیان ہے کہ مینے انسانی حقیقت کو جو نطق اور کلام ہے معہ اسکے تمام قویٰ اور افعال کے جو اسکی زیر حکم چلتے ہین اپنے لئے بنایا ہے کیونکہ جب ہم سوچتے ہیں کہ **انسان** کیا **چیز ہے** تو صریح یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک **جاندار** ہے کہ جو اپنی کلام سے دوسرے جانورون سے تمیز کلی رکہتا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ کلام انسان کی اصل حقیقت ہے اور باقی قویٰ اس حقیقت کی تابع اور خادم ہیں۔ پس اگر یہ کہین کہ انسان کا کلام خدا تعالیٰ کیطرف سے نہیں تو یہ کہنا پڑیگا کہ انسان کی انسانیت خدا تعالیٰ کیطرف سے نہیں لیکن ظاہر ہے کہ خدا انسان کا خالق ہے اسلئے زبان کا معلم ہی وہی ہے اور اس جہگڑے کے فیصلہ کیلئے کہ وہ کس زبان کا معلم ہے ابہی ہم لکہہ چکے ہین کہ اسکی طرف سے وہی زبان ہے کہ جو بموجب منطوق **وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** اُسی طرح معرفت الٰہی کی خادم ہو سکتی ہے جیسا کہ انسان کے وجود کی دوسری بناوٹ اور ہم بیان کر چکے ہین کہ ان صفات سے موصوف صرف عربی ہی ہے اور اسکی خدمت یہ ہے کہ وہ معرفت باری تک پہنچانے کے لئے اپنے اندر ایک ایسی طاقت رکہتی ہے جو الٰہیات کے ایک معنوی تقسیم کو جو **قانون قدرت** مین پائی جاتی ہے بڑی خوبصورتی کے ساتہہ اپنے **مفردات** میں دکہاتی ہے اور صفات الٰہیہ کے نازک اور باریک فرقون کو جو **صحیفہ فطرت** میں نمودار ہین اور ایسا ہی توحید کے دلایل کو جو اسی صحیفہ سے مترشح ہیں اور خدا تعالیٰ کے انواع اقسام کے ارادون کو جو اسکے بندون سے متعلق اور صحیفہ قدرت مین **نمایان** ہین

ایسے طور سے ظاہر کر دیتی ہے کہ گویا اُن کا ایک نہایت لطیف نقشہ کہینچکر آگے رکہدیتی ہے اور اُن دقیق امتیازون کو جو خدا تعالیٰ کے **اسماء** اور **صفات** اور **افعال** اور ارادون میں واقع ہیں جنکی شہادت اسکا قانون قدرت دیرہا ہے ایسی صفائی سے دکہادیتی ہے کہ گویا اُنکی تصویر کو آنکہون کے سامنے لے آتی ہے چنانچہ یہ بات بداہت معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے صفات اور افعال اور ارادون کی چہرہ نمائی اور نیز اپنے فعل اور قول کے تطبیق کے لئے **زبان عربی** کو ایک متکفل خادم پیدا کیا ہے اور ازل سے یہی چاہا ہے کہ الہیات کے **سرّ مکتوم** اور مقفل کے لئے یہی زبان کنجی ہو۔ اور جب ہم اس **نکتہ** تک پہنچتے ہین اور یہ عجیب عظمت اور خصوصیت عربی کی ہمپر کہلتی ہے تو دوسری تمام زبانین سخت تاریکی اور نقصان مین پڑی ہوئی دکہائی دیتی ہین کیونکہ جس طرح زبان عربی صفات الٰہیہ اور اُسکی تمام تعلیمون کے لئے **مرایا متقابلہ** کیطرح واقع ہے اور الہیات کے قدرتی نقشہ کا ایک سیدہا انعکاسی خط عربی میں پڑا ہوا دکہائی دیتا ہے یہ صورت کسی دوسری زبان میں ہرگز موجود نہین اور جب ہم عقل سلیم اور فہم مستقیم سے صفات الٰہیہ کی اُس تقسیم پر نظر ڈالتے ہین جو قدیم سے اور ازل سے صحیفہ عالم مین قدرتی طور پر پائی جاتی ہے تو وہی تقسیم عربی کے مفردات مین ہمین ملتی ہے۔ مثلاً جب ہم غور کرتے ہین کہ خدا تعالیٰ کا رحم عقلی تحقیق کی رو سے اپنی ابتدائی تقسیم مین کتنے حصون پر مشتمل ہوسکتا ہے تو اس قانون قدرت کو دیکہ کر جو ہماری نظر کے سامنے ہے صاف طور پر ہمین سمجہ آجاتا ہے کہ وہ رحم دو قسم پر ہے یعنی قبل از عمل و بعد از عمل کیونکہ بندہ پروری کا **نظام** باواز بلند گواہی دے رہا ہے کہ **رحمت الٰہی** نے دو قسم سے اپنی ابتدائی تقسیم کے لحاظ سے بنی آدم پر ظہور و بروز فرمایا ہے۔

اول وہ رحمت جو بغیر وجود عمل کسی عامل کے بندون کے ساتھ شامل ہوئی جیسا کہ زمین اور آسمان اور شمس اور قمر اور ستارے اور پانی اور ہوا اور آگ اور وہ تمام نعمتین جن پر انسان کی بقا اور حیات موقوف ہے کیونکہ بلاشبہ یہ تمام چیزین انسان کے لئے رحمت ہین جو بغیر کسی استحقاق کے محض فضل اور احسان کے طور سے اُسکو عطا ہوئے ہیں اور یہ ایسا فیض خاص ہے جو انسان کے سوال کو بھی اس مین دخل نہین بلکہ اُسکے وجود سے بھی پہلے ہے اور یہ چیزین ایسی بزرگ رحمت ہے جو انسان کی زندگی انہین پر موقوف ہے اور پہر باوصف اسکے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یہ تمام چیزین انسان کے کسی نیک عمل سے پیدا نہین ہوئین بلکہ انسانی گناہ کا علم بھی جو خدا تعالیٰ کو پہلے سے تہا ان رحمتون کے ظہور سے مانع نہین ہوا۔ اور کوئی **اواگون** کا قائل یا **تناسخ** کا ماننے والا گو کیسا ہی اپنے تعصب اور جہالت مین غرق ہو مگر یہ بات تو وہ منہہ پر نہین لاسکتا

کہ انسان ہی کے نیک کاموں کا پہل اور نتیجہ ہے کہ اُسکے آرام کے لئے زمین پیدا کی گئی یا اسکی تاریکی دور کرنیکے لئے آفتاب اور ماہتاب بنایا گیا یا اسکی کسی نیک عمل کی جزا مین پانی اور اناج پیدا کیا گیا یا اُسکے کسی زہد اور تقوی کے پاداش مین سانس لینے کے لئے ہوا بنائی گئی کیونکہ انسان کے وجود اور زندگی سے بہی پہلے یہ چیزین موجود ہو چکی ہین - اور جبتک ان چیزون کا وجود پہلے فرض نہ کرلیں تبتک انسان کے وجود کا خیال بہی ایک خیال محال ہے پہر کیونکر ممکن ہے کہ یہ چیزین جنکی طرف انسان اپنے وجود اور حیات اور بقا کے لئے محتاج تہا وہ انسان کے بعد ظہور مین آئے ہون پہر خود انسانی وجود جس احسن طور کے ساتھ ابتدا سے تیار کیا گیا ہے یہ تمام وہ باتین ہین جو انسان کی تکمیل سے پہلے ہین اور یہی ایک خاص رحمت ہے جسمین انسان کے عمل اور عبادت اور مجاہدہ کو کچھ بہی دخل نہین ہو

دوسری قسم رحمت کی وہ ہے جو انسان کے اعمال حسنہ پر مترتب ہوتی ہے کہ جب وہ تضرع سے دعا کرتا ہے تو قبول کیجاتی ہے اور جب وہ محنت سے تخم ریزی کرتا ہے تو رحمت الٰہی اُس تخم کو بڑہاتی ہے یہانتک کہ ایک بڑا ذخیرہ اناج کا اس سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح اگر غور سے دیکھو تو ہمارے ہر ایک عمل صالح کے ساتھ خواہ وہ دین سے متعلق ہے یا دُنیا سے رحمت الٰہی لگی ہوئی ہے اور جب ہم ان قوانین کے لحاظ سے جو الٰہی **سُنتون** مین داخل ہین کوئی محنت دُنیا یا دین کے متعلق کرتے ہین تو فی الفور **رحمت الٰہی** ہماری شامل حال ہو جاتی ہے اور ہماری محنتون کو سرسبز کردیتی ہے یہ **دونون** رحمتین اِس قسم کی ہین کہ ہم انکے بغیر جی ہی نہین سکتے - کیا اُنکے وجود مین کسیکو کلام ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین بلکہ یہ تو اجلی بدیہیات مین سے ہین جن کے ساتھ ہماری زندگی کا تمام **نظام** چل رہا ہے پس جبکہ ثابت ہو گیا کہ ہماری تربیت اور تکمیل کے لئے دو رحمتون کے **دو چشمے** قادر کریم نے جاری کر رکہے ہین اور وہ اُسکی **دو صفتین** ہین جو ہمارے درخت وجود کی آبپاشی کے لئے دو رنگون مین ظاہر ہوئے ہین تو اب دیکہنا چاہئے کہ وہ دو چشمے زبان عربی مین منعکس ہو کر کس کس نام سے پکارے گئے ہین پس واضح ہو کہ پہلے قسم کی رحمت کے لحاظ سے زبان عربی مین خدا تعالیٰ کو **رحمٰن** کہتے ہین اور دوسرے قسم کی رحمت کے لحاظ سے زبان موصوف مین اسکا نام **رحیم*** ہے اسی خوبی کے دکہلانیکے لئے ہم عربی **خطبہ** کے پہلی ہی سطر مین رحمان کا لفظ لائے ہین سو اب اِس نمونہ سے دیکہ لو کہ چونکہ یہ رحم کی صفت اپنی ابتدائی تقسیم کے لحاظ سے الٰہی قانون قدرت کے دو قسم پر مشتمل تہی لہذا اسکے لئے زبان عربی مین دو مفرد

* حاشیہ - کتاب دساتیر مجوس مین یہ فقرات ہین "بنام ایزد بخشایندہ بخشایشگر مہربان دادگر" جو بظاہر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے مشابہ ہین لیکن جو لفظ رحمان اور رحیم مین پر حکمت فرق ہے وہ فرق اِن لفظون مین موجود نہین اور جو اللہ کا اسم وسیع معنی رکہتا ہے وہ ایزد کے لفظ

لفظ موجود ہین اور یہ قاعدہ طالب حق کیلئے نہایت مفید ہوگا کہ ہمیشہ عربی کے باریک فرقون کے پہچاننے کے لئے صفات اور افعال الٰہیہ کو جو صحیفہ قدرت مین نمایان ہین **معیار** قرار دیا جائے اور انکے اقسام کو جو قانون قدرت سے ظاہر ہون عربی کے مفردات مین ڈہونڈا جائے اور جہان کہین عربی کے ایسے مترادف لفظون کا باہمی فرق ظاہر کرنا مقصود ہو جو صفات یا افعال الٰہی کے متعلق ہین تو صفات یا افعال الٰہی کی اس تقسیم کیطرف متوجہ ہون جو نظام قانون قدرت دکہلا رہا ہے کیونکہ عربی کی اصل غرض الٰہیات کی خدمت ہی جیسا انسان کے وجود کی اصل غرض **معرفت باریتعالیٰ** ہے اور ہر یک چیز جس غرض کیلئے پیدا کیگئی ہے اُسی غرض کو سامنے رکہہ کر اُسکے عقدے کہل سکتے ہین اور اُسکے جوہر معلوم ہو سکتے ہین مثلاً بیل صرف کلبہ رانی اور بارکشی کیلئے پیدا کیا گیا ہے پس اگر اِس غرض کو نظر انداز کر کے اُس سے وہ کام لینا چاہین جو شکاری کُتّون سے لیا جاتا ہی تو بیشک وہ ایسے کام سے عاجز آجائیگا اور نہایت نکما اور ذلیل ثابت ہوگا لیکن اگر اصلی کام کے ساتھ اسکی آزمائش کرین تو وہ بہت جلد اپنے وجود کی نسبت ثابت کریگا کہ سلسلہ وسایل معیشت دنیوی کا ایک بہاری بوجھ اُسکے سر پر ہے غرض ہر یک چیز کا ہنر اُسیوقت ثابت ہوتا ہی جب اسکا اصلی کام اُس سے لیا جائے سو عربی کے ظہور اور بروز کا اصلی مقصود الٰہیات کا روشن چہرہ دکہلانا ہی مگر چونکہ اس نہایت باریک اور دقیق کام کا ٹہیک ٹہیک انجام دینا اور غلطی سے محفوظ رہنا انسانی طاقتون سے بڑہکر تہا لہذا خداوند کریم اور رحیم نے قرآن کریم کو عربی زبان کی بلاغت و فصاحت دکہلانیکے لئے اور مفردات کی نازک فرق اور مرکبات کا خارق عادت ایجاز ظاہر کرنیکے لئے بطور ایسے اعجاز کے بہیجا کہ تمام گردنین اُسکی طرف جہک گئین اور عربی کی بلاغت کو اُسکے مفردات اور مرکبات کی نسبت جو کچھہ قرآن نے ظاہر کیا اُسکو اُسوقت کے اعلےٰ درجہ کے زباندانون نے نہ صرف قبول ہی کیا بلکہ مقابلہ سے عاجز آکر یہہ بہی ثابت کر دیا کہ انسانی قوتین اِن حقایق اور معارف کے بیان کرنے اور زبان کا سچا اور حقیقی حسن دکہلانے سے عاجز ہین اسی مقدس کلام سے رحمان اور رحیم کا باہمی فرق معلوم ہوا جسکو ہمنے بطور نمونہ خطبہ مذکورہ مین لکہا ہی اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہر یک زبان مین بہت سی مترادف الفاظ پائے جاتے ہین لیکن جبتک آنکہہ کہولکر اُنکے باہمی فرقون پر اطلاع نہ پاوین اور وہ الفاظ علم الٰہی اور دینی تعلیم میں سے نہ ہون تبتک انکو علمی مد شمار نہین کر سکتے یہ بات بہی یاد رہے کہ انسان اپنی طرف سے ایسے مفردات پیدا نہین کر سکتا ہان اگر قدرت قادر سے پیدا شدہ ہین تو انہین غور کر کے اُنکے باریک فرق اور محل استعمال معلوم کر سکتا ہے مثلاً صرف اور نحو

بقیہ حاشیہ: ہین ہرگز پائی نہین جاتے لہذا یہ ترکیب پارسیون کی بسم اللہ سے کچھہ مناسبت نہین رکہتی غالباً یہ الفاظ پیچہے سے بطور سرقہ لکہے گئے ہین بہرحال یہ نقص دلالت کرتا ہی کہ یہ انسان کا قول ہے - منہ

کے بانیون کو دیکھو کہ اُنھون نے کوئی نئی بات نہین نکالی اور نہ نئے قواعد بنا کر کسی کو اُن پر چلنے کے لئے مجبور کیا بلکہ اُسی طبیعی بولی کو ایک بیدار نظر کے ساتھ دیکھ کر تاڑ گئے کہ یہ بول چال قواعد کے اندر آسکتی ہے تب مشکلات کے سہل کرنیکے لئے قواعد کی بنا ڈالی سو قرآن کریم نے ہر یک لفظ کو اپنے محل پر رکھ کر دنیا کو دکھلا دیا کہ عربی کے مفردات کس کس محل پر استعمال پاتے ہین اور کیسے وہ الٰہیات کے خادم اور نہایت دقیق امتیاز باہمی رکھتے ہین۔ اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ **قرآن** کریم دس قسم کے نظام مفردات پر مشتمل ہے

(۱) ایسے مفردات کا نظام جنمین بیان وجود باری اور دلایل وجود باری اور نیز خدا تعالٰی کی ایسی صفات اور اسماء اور افعال اور سنن اور عادات کا بیان ہے کہ جو باہمی امتیازون کے ساتھ اللہ جلشانہٗ کی ذات سے مخصوص ہین اور نیز وہ کلمات جو اُسکی اُس کامل مدح اور ثنا کے متعلق ہین جو بیان جلال اور جمال اور عظمت اور کبریائی کے بارے میں ہین۔

(۲) اُن مفردات کا نظام جو توحید باری اور دلایل توحید باری پر مشتمل ہیں۔

(۳) اُن مفردات کا نظام جنمین وہ صفات اور افعال اور اعمال اور عادات اور کیفیات روحانیہ نفسانیہ بیان کی گئی ہین جو باہمی امتیازون کے ساتھ خدا تعالٰی کے سامنے اسکی مرضی کے موافق یا خلاف مرضی بندون سے صادر ہوتی ہین یا ظہور و بروز مین آتی ہین۔

(۴) اُن مفردات کا نظام جو وصایا اور تعلیم اخلاق اور عقاید اور حقوق اللہ اور حقوق العباد اور علوم حکمیہ اور حدود اور احکام اور **اوامر اور نہی** اور حقائق اور معارف کے رنگ مین خدا تعالٰی کیطرف سے کامل ہدایتین ہیں۔

(۵) اُن مفردات کا نظام جنمین بیان کیا گیا ہی کہ نجات حقیقی کیا شے ہی اور اُسکے حصول کیلئے حقیقی وسایل اور ذرایع کیا کیا ہیں اور نجات یافتہ مومنون اور مقربون کے آثار اور علامات کیا ہیں

(۶) اُن مفردات کا نظام جنمین بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کیا شے ہی اور کفر اور شرک کیا شی ہے اور اسلام کی حقیقت پر دلایل اور نیز اعتراضات کی مدافعت ہی

(۷) ایسے مفردات کا نظام جو مخالفین کے تمام عقاید باطلہ کا رد کرتے ہین

(۸) ایسے مفردات کا نظام جو انذار اور تبشیر اور وعد اور وعید اور عالم معاد کے بیان کے رنگ مین یا معجزات کی صورت مین یا مثالون کے طور پر یا ایسی پیشگوئیون کی صورت مین جو موجب زیادت ایمان یا اور

مصالح پر مشتمل ہون یا ایسے قصون کی طرز مین جو تنبیہ یا ڈرانے یا خوشخبری دینے کی غرض سے ہون مرتب کیا گیا ہو
(۹) ایسے مفردات کا نظام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور پاک صفات اور آنجناب کی پاک زندگی کے اعلیٰ نمونہ پر مشتمل ہین جنمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلایل کاملہ بہی ہین۔
(۱۰) ایسے مفردات کا نظام جو قرآن کریم کے صفات اور تاثیرات اور اسکے ذاتی خواص کو بیان کرتے ہین۔
یہ دس نظام وہ ہین جو اپنے کمال تام کی وجہ سے دس **دائرون** کیطرح قرآن مین پائے جاتے ہین جن کو دوائر عشرہ سے موسوم کرسکتے ہین

اِن دس دائرون مین خدا تعالی نے قرآن کریم مین ایسے پاکیزہ اور باہمی امتیاز رکھنے والی مفردات سے کام لیا ہے جو عقل سلیم فی الفور گواہی دیتی ہے کہ یہ اکمل اور اتم سلسلہ مفردات کا اسی لئے عربی مین مقرر کیا گیا تہا کہ تا قرآن کا خادم ہو یہی وجہ ہے کہ یہ سلسلہ مفردات کا قرآن کریم کی تعلیمی نظام سے جو اکمل اور اتم ہے بالکل مطابق آگیا۔ لیکن دوسری زبانون کے مفردات کا سلسلہ اُن کتابون کے تعلیمی نظام سے ہرگز مطابق نہین آتا۔ جو آلہی کتابین کہلاتی ہین اور جن کا اُن زبانون مین نازل ہونا بیان کیا گیا اور نہ دوائر عشرہ مذکورہ اُن کتابون مین پائے جاتے ہین۔ پس ان کتابون کے ناقص ہونیکی وجوہ سے یہی ایک بہاری وجہ ہے کہ وہ دوائر ضروریہ سے بے بہرہ اور نیز زبان کے مفردات اُن کتابون کی تعلیم سے وفا نہین کرسکے اور اسمین بہید یہی ہے کہ وہ کتابین **حقیقی کتابیں** نہین تہین بلکہ وہ صرف چند روزہ کارروائی تہی حقیقی کتاب **دنیا میں ایک ہی** آئی جو ہمیشہ کے لئے انسانون کی بہلائی کے لئے تہی لہذا وہ **دوائر** عشرہ کاملہ کے ساتھ نازل ہوئی اور اُسکے مفردات کا نظام **تعلیمی** نظام کا بالکل ہمون اور ہمپلہ تہا اور ہر ایک دائرہ اُسکا **دوائر عشرہ** مین سے اپنے طبیعی نظام کے اندازہ اور قدر پر مفردات کا نظام ساتھ رکہتا تہا جسمین الٰہی صفات کے اظہار کے لئے اور اقسام اربعہ مذکورہ کے مدارج بیان کرنیکی غرض سے الگ الگ الفاظ مفردہ مقرر تہے اور ہر ایک تعلیم کے دائرہ کے موافق مفردات کا کامل دائرہ موجود تہا۔ اب ہم اسی پر اکتفا کرکے ایک اور لفظ کی چند خوبیان بیان کرتے ہین سو وہ لفظ **ربّ** کا ہے جو قرآنی الفاظ مین سے پہنے لیا ہے یہ لفظ قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ کا اور پہلی ہی آیت مین آتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے **الحمد للّٰہ رب العالمین** **لسان العرب** اور **تاج العروس** مین جو لغت کی نہایت معتبر کتابین ہین لکہا ہے کہ زبان عرب مین ربّ کا لفظ **سات** معنون پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہین

مالک ۔ سید ۔ رب ۔ مربی ۔ قیم ۔ منعم ۔ متمم ۔ چنانچہ اِن سات معنون مین سے تین معنی خدا تعالی کے ذاتی عظمت پر دلالت کرتے ہین منجملہ اُن کے **مالک** ہے اور مالک لغت عرب مین اُسکو کہتے ہین جسکا اپنے مملوک پر قبضہ تامہ ہو اور جس طرح چاہے اپنے تصرف مین لاسکتا ہو اور بلا اشتراک غیر اُسپر حق رکہتا ہو اور یہ لفظ حقیقی طور پر یعنی بلحاظ اُسکے معنون کے بجز خدا تعالی کے کسی دوسرے پر اطلاق نہین پاسکتا کیونکہ قبضہ تامہ اور تصرف تام اور حقوق تامہ بجز خدا تعالی کے اور کسی کے لئے مسلم نہین اور **سیّد** لغت عرب مین اُسکو کہتے ہین جسکا تابع ایک ایسا سواد اعظم ہو جو اپنے دلی جوش اور اپنی طبعی اطاعت سے اُسکے حلقہ بگوش ہون سو بادشاہ اور سید مین یہ فرق ہے کہ بادشاہ سیاست قہری اور اپنے قوانین کی سختی سے لوگون کو مطیع بناتا ہے اور سید کے تابعین اپنی دلی محبت اور دلی جوش اور دلی تحریک سے خود بخود متابعت کرتے ہین اور سچی محبت سے اُسکو **سیّدنا** کرکے پکارتے ہین اور ایسی متابعت بادشاہ کی اُس وقت کی جاتی ہے کہ جب وہ بہی لوگون کی نظر مین سید قرار پاوے ۔ غرض سید کا لفظ بہی حقیقی طور پر بلحاظ اُسکے معنون کے بجز خدا تعالے کے کسی دوسرے پر بولا نہیں جاتا کیونکہ حقیقی اور واقعی جوش سے اطاعت جسکے ساتھ کوئی شائبہ اغراض نفسانیہ کا نہ ہو بجز خدا تعالی کے کسی کے لئے ممکن نہین ۔ وہی ایک ہے جسکی سچی اطاعت روحین کرتی ہین کیونکہ وہ اُنکی پیدائش کا حقیقی مبدا ہے اِسلئے طبعًا ہر ایک روح اُسکو سجدہ کرتی ہے ۔ بُت پرست اور انسان پرست بہی اُسکی اطاعت کیلئے ایسا ہی جوش رکھتے ہین جیسا کہ ایک موحد راستباز مگر اُنہون نے اپنی غلطی سے اور قصور طلب سے اُس زندگی کے سچے چشمہ کو شناخت نہیں کیا بلکہ نابینائی کی وجہ سے اس اندرونی جوش کو غیر محل پر وضع کر دیا تب کسینے پتہرون کو اور کسینے رامچندر کو اور کسینے کرشن کو اور کسینے نعوذ باللہ ابن مریم کو خدا بنالیا ۔ لیکن اسی دہوکہ سے بنایا کہ شاید وہ جو مطلوب ہے یہی ہے ۔ سو یہ لوگ مخلوق کو حق اللہ دیکر ہلاک ہو گئے ۔ ایسا ہی اُس حقیقی **محبوب** اور سید کی روحانی طلب مین ہوا پرستون نے دہوکے کہائے ہیں کیونکہ اُنکے دلون مین بہی ایک محبوب اور ایک حقیقی سید کی طلب تہی مگر اُنہون نے اپنے دلی خیالات کو اچہی طرح شناخت نہ کرکے یہ خیال کیا کہ وہ حقیقی محبوب اور سید جسکو روحین طلب کر رہی ہیں اور جسکی اطاعت کے لئے جانین اُچہل رہی ہین وہ دُنیا کے مال اور دنیا کے املاک اور دُنیا کی لذات ہی ہین مگر یہ اُنکی غلطی تہی بلکہ روحانی خواہشون کا محرک اور پاک جذبات کا باعث وہی ایک ذات ہے جس نے فرمایا ہے **وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** یعنے جن اور انس کے پیدائش اور انکی تمام قوی کا یہی ہی مقصود ہون وہ اِسی لئے مینے پیدا کئے کہ تا مجہے پہچانین اور میری عبادت کرین ۔

سو اُس نے اِس آیت مین اشارہ کیا جن وانس کی خلقت مین اسکی طلب و معرفت اور اطاعت کا مادہ رکھا گیا ہے اگر انسان مین یہ مادہ نہ ہوتا تو نہ دنیا مین ہوا پرستی ہوتی نہ بت پرستی نہ انسان پرستی - کیونکہ ہر ایک خطا صواب کی تلاش مین پیدا ہوا ہے - غرض **سیادت حقیقی** اُسی ذات کیلئے مسلم ہے اور وہی واقعی طور پر ستیدہے - اور منجملہ ان نین نامون کے جو خدا تعالی کی عظمت پر دلالت کرتے ہین **مُدبِّر** بھی ہے اور تدبیر کے معنی ہین کہ کسی کام کے کرنیکے وقت تمام ایسا سلسلہ نظر کے سامنے حاضر ہو جو گذشتہ واقعات کے متعلق یا آیندہ نتائج کے متعلق ہے اور اس سلسلہ کے لحاظ سے وضع شے فی محلہ ہو اور کوئی کارروائی حکمت عملی سے باہر نہ ہو اور یہ نام بھی اپنے حقیقی معنون کے رو سے بجز خدا تعالی کے کسی غیر پر اطلاق نہین پاسکتا کیونکہ کامل تدبیر غیب دانی پر موقوف ہی اور وہ بجز خدا تعالی کے کسی کے لئے مسلم نہین ؀

اور چار باقی نام یعنے **مربی - قیم - منعم - متمم** خدا تعالی کے اُن فیوض پر دلالت کرتے ہین جو بلحاظ اسکی کامل ملکیت اور کامل سیادت اور کامل تدبیر کے اُس کے بندون پر جاری ہین - چنانچہ **مربی** کا لفظ بظاہر معنے پرورش کرنیوالے کو کہتے ہین اور کامل طور پر تربیت کی حقیقت یہ ہے کہ جس قدر خلقت انسان کے شعبے باعتبار جسم اور روح اور تمام طاقتون اور قوتون کے پائے جاتے ہین اُن تمام شاخون کی پرورش ہو اور جہانتک بشریت کی جسمانی اور روحانی ترقیات اُس پرورش کے کمال کو جا سکتے ہین ان تمام مراتب تک پرورش کا سلسلہ ممتد ہو ایسا ہی جس نقطہ سے بشریت کا نام اور اسم یا اسکی مبادی شروع ہوتے ہین اور جہان سے بشری نقش یا کسی دوسری مخلوق کا نقش وجود عدم سے ہٹنے کیطرف حرکت کرتا ہے اُس اظہار و ابراز کا نام بھی پرورش ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ لغت عرب کے رو سے ربوبیت کے معنے نہایت ہی وسیع ہین اور عدم کے نقطہ سے مخلوق کے کمال تام کے نقطہ تک ربوبیت کا لفظ ہی اطلاق پاتا ہے اور خالق وغیرہ الفاظ **رب** کے اسم کی فرع ہین - اور **قیم** کے معنی ہین نظام کو محفوظ رکھنیوالا - اور **منعم** کے یہ معنی ہین کہ ہر ایک قسم کا انعام اکرام جو انسان یا کوئی دوسری مخلوق اپنی استعداد کی رو سے پاسکتی ہے اور بالطبع اُس نعمت کے خواہان ہے وہ انعام اُسکو عطا کرے تا ہر ایک مخلوق اپنے کمال تام کو پہنچ جائے جیسا کہ اللہ جلشانہ ایک جگہ فرماتا ہے **ربنا الذی اعطی کل شیٔ خلقہ ثم ھدی** یعنے وہ خدا جس نے ہر ایک چیز کو اُسکے مناسب حال کمال خلقت بخشا اور پھر اُسکو دوسرے کمالات مطلوبہ کیلئے رہنمائی کی پس یہ انعام ہے کہ ہر ایک چیز کو اول اُسکے وجود کی رو سے

وہ تمام قوےٰ وغیرہ عنایت ہوں جنکی وہ چیز محتاج ہے پہر اُسکے حالات مترقبہ کے حصول کے لئے اُس کو راہیں دکہائی جائیں۔ اور **منعم** کے یہ معنی ہیں کہ سلسلہ فیض کو کسی پہلو سے بہی ناقص نہ چہوڑا جائے اور ہریک پہلو سے اُسکو کمال تک پہنچایا جائے ٭ سو **ربّ** کا اسم جو قرآن کریم میں آیا ہے جسکو ہم اقتباس کے طور پر اس خطبہ کے اوّل میں لائے ہیں ان وسیع معنوں پر مشتمل ہے جنکو ہمنے بطور اختصار اس مضمون میں ذکر کیا ہے ٭

اب ہم نہایت افسوس سے لکہتے ہیں کہ ایک ناسمجہ **انگریز عیسائی** نے اپنی ایک کتاب میں لکہا ہے کہ اسلام پر عیسائی مذہب کو یہ فضیلت ہے کہ اُسمیں خدا تعالےٰ کا نام **باپ** بہی آیا ہے اور یہ نام نہایت پیارا اور دلکش ٭ ہے اور **قرآن** میں یہ نام نہیں آیا۔ مگر ہمیں تعجب ہے کہ اس معترض نے اس تحریر کے وقت پر یہ خیال نہیں کیا کہ لغت نے کہانتک اِس لفظ کی عزت اور عظمت ظاہر کی ہے کیونکہ ہریک لفظ کو حقیقی عزت اور بزرگی لغت سے ہی ملتی ہے اور کسی انسان کو یہ اختیار نہیں کہ اپنی طرف سے کسی لفظ کو وہ عزت دی جو لغت اُسکو دے نہیں سکے اِسی وجہ سے خدا تعالیٰ کا کلام بہی لغت کے التزام سے باہر نہیں جاتا اور تمام اہل عقل اور نقل کے اتفاق سے کسی لفظ کی عزت اور عظمت ظاہر کرنیکے وقت اول لُغت کیطرف رجوع کرنا چاہئے کہ اُس زبان نے جس زبان کا وہ لفظ ہے یہ خلعت کہانتک اُسکو عطا کی ہے اب اِس قاعدہ کو اپنی نظر کے سامنے رکہہ کر جب سوچیں کہ **اَبْ** یعنے باپ کا لفظ لُغت کی رو سے کس پایہ کا لفظ ہے تو بجز اِسکے کچہہ نہیں کہہ سکتے کہ جب مثلاً ایک انسان فی الحقیقت دوسرے انسان کے نطفہ سے پیدا ہو مگر پیدا کرنے میں اس نطفہ انداز انسان کا کچہہ بہی دخل نہ ہو۔ تب اُس حالت میں کہیں گے کہ یہ انسان فلان انسان کا **اَبْ** یعنے **باپ** ہے اور اگر ایسی صورت ہو کہ خدائے **قادر مطلق** کی یہہ تعریف کرنی منظور ہو جو مخلوق کو اپنے خاص ارادہ سے خود پیدا کرنیوالا خود کمالات تک پہنچانیوالا اور خود رحم عظیم سے مناسب حال اُسکے انعام کرنیوالا اور خود اُسکا **حافظ** اور **قیوم** ہے تو لغت ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ اس مفہوم کو اب یعنی باپ کے لفظ سے ادا کیا جاسے بلکہ لغت نے اُسکے لئے ایک دوسرا لفظ رکہا ہے جسکو **ربّ** کہتے ہیں جسکی اصل تعریف ابہی ہم لغت کی رو سے بیان کر چکے ہیں۔ اور ہم ہرگز مجاز نہیں کہ اپنی طرف سے لُغت تراشیں بلکہ ہمیں انہیں الفاظ کی پیروی لازم ہے جو قدیم سے خدا تعالیٰ کیطرف سے چلے آئے ہیں۔ پس اِس تحقیق سے ظاہر ہے کہ **اب** یعنے باپ کا لفظ خدا تعالیٰ کی نسبت استعمال کرنا ایک **سوء ادب**

٭ نوٹ۔ یاد رہے کہ لفظ اب یا باپ یا فادر کی مفہوم میں ہرگز محبت کے معنے ماخوذ نہیں جس وقت کہ شروع سے انسان یا کوئی حیوان باپ کہلاتا ہے اُسوقت یہ خیال ہرگز نہیں ہوتا بلکہ محبت تو دیکہنے اور اُنس کرنیسے بعد میں رفتہ رفتہ پیدا ہوتی ہے لیکن ربوبیت کیلئے محبت ابتداسے ہی ایک لازمہ ذاتی ہے۔ منہ

اور ہجو میں داخل ہے اور جن لوگون نے حضرت **مسیح** کی نسبت یہ الزام گھڑا ہے کہ گویا وہ خدا تعالے
کو اب کرکے پکارتے تھے اور درحقیقت جناب الہی کو اپنا باپ ہی یقین رکھتے تھے اُنہون نے نہایت مکروہ اور
جھوٹا الزام **ابن مریم** پر لگایا ہے کیا کوئی عقل تجویز کرسکتی ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح ایسی نادانی کے
مرتکب ہوئے کہ جو لفظ اپنے لغوی معنون کی رو سے ایسا حقیر اور ذلیل ہو جسمین ناطاقتی اور کمزوری اور
بے اختیاری ہر یک پہلو سے پائی جائے وہی لفظ حضرت مسیح اللہ جلشانہ کی نسبت اختیار کرین۔
ابن مریم علیہ السلام کو یہ اختیار ہرگز نہین تہا کہ اپنی طرف سے لغت تراشی کرین اور لغت تراشی بھی ایسی بیہودہ
جس سے سراسر جہالت ثابت ہو۔ پس جس حالت میں لغت نے اَبْ یعنی باپ کے لفظ کو اِس سے زیادہ وسعت
نہین دی کہ کسی نر کا نطفہ مادہ کے رحم مین گرے اور پہر وہ نطفہ نہ گرانیوالے کی کسی طاقت سے بلکہ ایک اور
ذات کی قدرت سے رفتہ رفتہ ایک جاندار مخلوق بنجائے تو وہ شخص جس نے نطفہ گرایا تہا لغت کی رو سے
اب یا باپ کے نام سے موسوم ہوگا اور اَب کا لفظ ایک ایسا حقیر اور ذلیل لفظ ہے کہ اوس میں کوئی حصہ
پرورش یا ارادہ یا محبت کا شرط نہین۔ مثلاً ایک بکرہ جو بکری پر جست کرکے نطفہ ڈالدیتا ہے یا ایک سانڈ بیل
جو گائی پر جست کرکے اور اپنی شہوات کا کام پورا کرکے پہر اُس سے علیحدہ بہاگ جاتا ہے جس کے یہ خیال
مین بہی نہین ہوتا ہے کہ کوئی بچہ پیدا ہو۔ یا ایک سور جسکو شہوات کا نہایت زور ہوتا ہے اور بار بار وہ اسی
کام مین لگا رہتا ہے اور کبہی اُسکے خیال مین بہی نہین ہوتا کہ اس بار بار کے شہوانی جوش سے یہ مطلب ہے
کہ بہت سے بچے پیدا ہون اور خنزیر زادے زمین پر کثرت سے پہیل جائین اور نہ اُسکو فطرتی طور پر یہ شعور
دیا گیا ہے۔ تاہم اگر بچے پیدا ہو جائین تو بلاشبہ سؤر وغیرہ اپنے اپنے بچون کے باپ کہلائیں گے۔
اب جبکہ اَبْ کے لفظ یعنے باپ کے لفظ مین دُنیا کی تمام لُغتون کی رو سے یہ معنی ہرگز مراد نہین کہ وہ باپ
نطفہ ڈالنے کے بعد پہر بہی نطفہ کے متعلق کچھہ کارگذاری کرتا ہے تا بچہ پیدا ہو جائے یا ایسے کام کے وقت
مین یہ ارادہ بہی اُسکے دل مین ہو اور نہ کسی مخلوق کو ایسا اختیار دیا گیا ہے بلکہ باپ کے لفظ مین بچہ پیدا ہونیکا
خیال بہی شرط نہین اور اُسکے مفہوم مین اِس سے زیادہ کوئی امر ماخوذ نہین کہ وہ نطفہ ڈالدے بلکہ وہ اسی
ایک ہی لحاظ سے جو نطفہ ڈالتا ہے لغت کی رو سے اَبْ یعنے باپ کہلاتا ہے تو کیونکر جائز ہو کہ ایسا ناکارہ
لفظ جسکو تمام زبانون کا اتفاق ناکارہ ٹہراتا ہے اُس قادر مطلق پر بولا جائے جس کے تمام کام کامل
ارادون اور کامل علم اور قدرت کاملہ سے ظہور مین آتے ہین اور کیونکر درست ہو کہ وہی ایک لفظ جو بکرہ

پر بولا گیا - بیل پر بولا گیا - سؤر پر بولا گیا - وہ خدا تعالیٰ پر بہی بولا جاوے یہ کیسی بے ادبی ہے جس سے **نادان عیسائی** باز نہین آتے نہ اُن کو شرم باقی رہی نہ حیا باقی ہے نہ انسانیت کی سمجھہ باقی رہی **کفارہ** کا مسئلہ کچہہ ایسا اُن کے انسانی قوتون پر فالج کیطرح گرا کہ بالکل نکما اور نکمّی کر دیا - اب اس قوم کے کفارہ کے بہروسہ پر یہان تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ اچہا چال چلن بہی اُنکے نزدیک بیہودہ ہے حال مین یعنے ۲۱ جون ۱۸۹۵ء کو پرچہ نور افشان لدہیانہ مین جو عیسائی مذہب کا ایک اصول کفارہ کی نسبت چہپا ہے وہ ایسا خطرناک ہے جو جرایم پیشہ لوگون کو بہت ہی مدد دیتا ہے اُسکا ماحصل یہی ہے کہ ایک سچے عیسائی کو کسی نیک چلنی کی ضرورت نہین کیونکہ لکہا ہے کہ اعمال حسنہ کو نجات مین کچہہ بہی دخل نہین جس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کوئی جزو رضامندی آلہی کی جو نجات کی جڑ ہے اعمال سے حاصل نہین ہو سکتی بلکہ کفارہ ہی کافی ہے - اب سوچنے والے سوچ سکتے ہین کہ جبکہ اعمال کو الہٰی رضامندی مین کچہہ بہی دخل نہین تو پہر عیسائیون کا چال چلن کیونکر درست رہ سکتا ہے جبکہ چوری اور زنا سے پرہیز کرنا موجب ثواب نہین تو پہر یہ دونو فعل موجب مواخذہ بہی نہین اب معلوم ہوا کہ عیسائیون کا بیباک ہو کر بدکاریون مین پڑنا اسی اصول کے تحریک سے ہے بلکہ اس اصول کے بنا پر قتل و نیز حلف دروغی سب کچہہ کر سکتے ہین کفارہ جو کافی اور ہر ایک بدی کا مٹانے والا ہوا - حیف ایسے دین و مذہب پر *

اب سمجہنا چاہئے کہ اَبْ یا باپ کا لفظ جسکو ناحق بے ادبی کی راہ سے عیسائی نادان خداتعالیٰ پر اطلاق کرتے ہیں **لغات مشترکہ** مین سے ہے یعنی اُن عربی لفظون میں سے ہے جو تمام اُن زبانون مین پائے جاتے ہین جو عربی کی شاخین ہین اور تہوڑے تغیر و تبدل سے انہین موجود ہین چنانچہ درحقیقت **فادر** اور **پتا** اور **باپ** اور **پدر** وغیرہ اسی عربی لفظ کی خراب شدہ صورتین ہین جسکو ہم انشاء اللہ اپنے محل پر بیان کرینگے اور لغت کی رو سے یہ لفظ چار مادون کے لحاظ سے بنایا گیا ہے -

(۱) **اباء** سے کیونکہ اباء اس پانی کو کہتے ہیں جو ختم نہ ہو چونکہ نطفہ کا پانی مدت دراز تک مرد مین پیدا ہوتا رہتا ہے اور اسی پانی سے حکیم ذوالجلال بچہ پیدا کرتا ہے اسلئے اس پانی کا منبع **اب** کے نام سے موسوم ہوا اسی لحاظ سے عرب کے لوگ عورت کی شرمگاہ کو بہی **ابو دارس** کہتے ہین اور دارس حیض کا نام ہے یعنی حیض کا باپ چونکہ حیض بہی ایک مدت دراز تک منقطع نہین ہوتا

اِسلئے اُسکو بہی بطریق مجاز ایک پانی تصور کرکے عورت کی شرمگاہ کا نام ابو دارس رکہا گیا ہے گویا وہ بہی ایک کنوان ہے جسکا پانی منقطع نہین ہوتا اور **دوسری ابی** کے لفظ سے نکالا گیا ہے کیونکہ ابی کے معنی لغت مین رُک جانے اور بس کر جانیکے بہی ہین چونکہ اِس کام مین نر جو باپ کہلاتا ہے صِرف نطفہ ڈالنے پر بس کرجاتا ہے اور آگے اُسکا کوئی کام نہین بلکہ **اُم** جسکے معنی اَبْ کی نسبت بہت وسیع ہین اپنے رحم مین اُس نطفہ کو لیتی ہے اور اسی کے خون سے وہ نطفہ پرورش پاتا ہے پس اَبْ کی وجہ تسمیہ مین یہ امر بہی ملحوظ ہے۔ **تیسرے** ابا کے لفظ سے مشتق ہے کیونکہ ابا سرکنڈہ کو کہتے ہین۔ چونکہ نر کا عضو تناسل سرکنڈے سے مشابہت کہتا ہے اِسلئے اسکا نام اب یعنے **باپ** ہوا۔ **چوتھی۔ ابی** کے لفظ سے جو سقوط اشتہا کو کہتے ہین چونکہ فراغت کے بعد مرد کی خواہش منقطع ہو جاتی ہے اِسلئے یہ جزو بہی وجہ تسمیہ اَبْ مین ماخوذ ہے۔

غرض یہ چار جزو ہین جو اُس قانون قدرت مین پائی جاتی ہین جو باپ سے متعلق ہے لہذا انہین کے بنا پر **اب** کا نام اب رکہا گیا۔ اور جبکہ اب کا وجہ تسمیہ معلوم ہو چکا تو دوسری زبانون مین جو جو اُسکے عوض مین نام بولا جاتا ہے جیسا کہ باپ یا فادر یا پدر یا پتا وغیرہ انکی وجوہ تسمیہ بہی ساتہہ ہی معلوم ہوگی کیونکہ وہ سب اسی زبان سے نکلی ہین اور وہ الفاظ بہی درحقیقت عربی بگڑی ہوئی ہے۔ اب ذرا **شرم اور حیا** سے سوچنا چاہئے کہ کیا ایسا لفظ جسکی وجوہ تسمیہ یہ ہین خدا تعالی پر اطلاق کر سکتے ہین۔

اور اگر یہہ سوال ہو کہ پہر پہلی کتابون نے کیون اطلاق کیا تو اِسکا جواب یہ ہے کہ اول تو وہ تمام کتابین محرف و مبدل ہین اور اُن کا ایسا بیان جو حق اور حقیقت کے برخلاف ہے ہرگز پذیرائی کے لائق نہین کیونکہ اب وہ کتابین **ایک گندے کیچڑ** کیطرح ہین۔ جس سے پاک طبع انسان کو پرہیز کرنا چاہئے اور پہر اگر فرض بہی کرلین کہ توریت مین بعض جگہ ایسے لفظ موجود تہے تو ممکن ہے کہ انکے اور بہی معنے ہون جو باپ کے معنی سے بالکل مخالف ہون۔ کیونکہ الفاظ کے معنون مین وسعت ہوا کرتی ہے پہر اگر قبول بہی کرین کہ اِس لغت کے ایک ہی معنے ہین تو اُسوقت یہ جواب ہو سکتا ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل اور بعد مین اُنکی اور شاخین اُس زمانہ مین نہایت تنزل کی حالت مین تہین اور وحشیون کیطرح وہ زندگی بسر کرتی تہی اور اس پاک اور کامل معنی کو نہین سمجہتی تہی جو **رَبْ** کے مفہوم مین ہے اِسلئے الہام الٰہی نے انکی پست حالت کے موافق ایسے لفظون سے انکو سمجہایا جنکو وہ بخوبی سمجہہ سکتے تہے اور اسکی ایسی ہی مثال ہے

جیسا کہ توریت میں عالم معاد کی اچھی طرح تصریح نہین کیگئی اور دنیا کے آرامون کی طمع دیگئی اور دنیا کی آفتون سے ڈرایا گیا کیونکہ اُسوقت وہ قومین عالم معاد کی تفاصیل کو سمجھہ نہین سکتی تہین پس جیسا کہ اس اجمال کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک قوم قیامت کی منکر یہود مین پیدا ہو گئی ایسا ہی باپ کے لفظ کا آخر کار یہ نتیجہ ہوا کہ ایک نادان قوم یعنی عیسائیون نے ایک **عاجز بندہ کو خدا بنادیا** مگر یہ تمام محاورات تنزل کے طور پر تہے چونکہ ان کتابون کی تعلیم محدود تہی اور خدا تعالی کے علم مین وہ تمام تعلیمین جلد منسوخ ہونے والی تہین۔ اِسلئے ایسے محاورات ایک سفلہ اور پست خیال قوم کے لئے جایز رکہے گئے۔ اور پہر جب وہ کتاب دنیا مین آئی **جو حقیقی نور** کہلاتی ہے تو اُس روشنی کی کچھہ حاجت نہ رہی جو تاریکی سے ملی ہوئی تہی اور زمانہ اپنی اصلی حالت کیطرف رجوع کر آیا اور تمام الفاظ اپنی اصل حقیقت پر آگئے یہی بہید تہا کہ قران کریم بلاغت فصاحت کا اعجاز لیکر آیا کیونکہ دنیا کو سخت حاجت تہی کہ زبان کی اصل وضع کا علم حاصل ہو۔ پس **قران کریم** نے **ہر ایک لفظ** کو اُسکے محل پر رکھہ کر دکہلا دیا اور **بلاغت** اور فصاحت کو ایسے طور سے کہولدیا کہ وہ بلاغت اور فصاحت دین کی **دو آنکہیں** بنگئین۔ پہلی قومین اس بات سے بہت ہی غفلت مین رہین کہ وہ زبان کو دینی اسرار کے حل کرنیکی خادم بناتین۔ لیکن وہ اسمین بے اختیار او مجبور بہی تہی کیونکہ اُنکے پاس صرف بگڑی ہوئین اور خراب حالت کی زبانین تہین جو **مفردات** اور اسماء کی **وجوہ تسمیہ** بیان کرنے میں گونگی تہین مفردات کا کچھہ نظام نہ تہا اطراد مواد کا کچھہ بھی سرمایہ نہ تہا۔ ایک گری ہوئی **عمارت** کیطرح **اینٹین** پڑی تہین جنکی ترتیب طبعی کا کوئی بہی نشان باقی نہ تہا پس انکو ایسی نالایق زبانین کیونکر الہیات مین مدد دیسکتی تہین اِسلئے وہ تمام قومین ہلاک ہوگئین پہر قران کریم ایک ایسی کامل زبان مین نازل ہوا جسمین یہ سارا سامان نظام موجود تہا اِسلئے دین اسلام بگڑنیسے محفوظ رہا۔ اور خدائے قادر کی جگہ مخلوق نے نہیں لی

اب اسکے بعد اگرچہ ہمارا ارادہ تہا کہ چند اور کلمات کی بہی تشریح کیجائے اور دکہلایا جائے کہ عربی کے مفردات کس قدر حقایق عالیہ اپنے اندر رکہتے ہین مگر افسوس کہ طول کے خوف سے بالفعل ہم اِس مضمون کو اِسی جگہ چہوڑتے ہین لیکن یہ تین سو لفظ جو ہم لکھہ چکے ہین یہ اِسی غرض سے لکھے گئے ہین تا ہمارے مخالف بہی ایسی ہی عبارتین اپنی اپنی زبانون مین بناکر مثلاً ایسا ہی خطبہ اور اُس کے بعد ایسی ہی تمہید کلمات مفردہ کا مین ہمکو لکھہ کر دکہلا دین تا ہم بہی دیکہین انکی

اِس جگہ ہم میکسملر کے بعض شبہات اور وساوس کو بھی دور کرنا قرین مصلحت سمجھتے ہیں جو اوس نے اپنی کتاب لیکچر جلد اول علم اللسان کی بحث کے نیچے لکھے ہین چنانچہ بطرز **قولہ** و **اقول** کے ذیل میں تحریر ہیں

قولہ ترقی علم کے موانعات مین سے ایک یہ بھی ہو کہ بعض قومون نے دوسری قومون کو استخفاف اور تحقیر کی نگہ سے دیکھنے کیلئے اُنکی نسبت حقارت آمیز القاب تراشے اسلئے وہ اُن محقر قومون کی لغات کے سیکھنے سے قاصر رہے اور جبتک یہ الفاظ جنگلی اور عجمی کہنے کے انسان کی لغات اور فرہنگ سے نہ نکالے گئے اور بجائے اسکے لفظ برادر قایم نہ ہوا ایسا ہی جبتک تمام قومون کا یہ استحقاق تسلیم نہ کیا گیا کہ وہ ایک ہی نوع یا جنس کے ہین اُس وقت تک ہمارے اِس علم اللسان کا آغاز نہ ہوا۔ **اقول** صاحب راقم کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ درصل اُنکو اہل عرب پر اعتراض ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ عرب کے لوگ جو دوسری زبان والون کو عجمی بولتے ہین یہ لفظ محض بخل اور تعصب کے راہ سے دوسری قومون کی تحقیر کی غرض سے تراشا گیا ہے لیکن یہ غلطی محض اسوجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ اُنکی عیسائیت کا بخل اُنکو اس بات کی دریافت سے مانع ہوا کہ آیا عجم اور عرب کا لفظ انسان کی طرف سے یا خدا تعالی کیطرف سے ہے حالانکہ وہ اپنی کتاب مین خود اقرار کر چکے ہین کہ مفردات زبان کا اپنی طرف سے بنا لینا کسی انسان کا کام نہین - اب ہم اُنپر اور اُنکے ہمخیالون پر واضح کرتے ہین کہ زبان عرب میں دو لفظ ہین جو ایکدوسرے کے مقابل پر واقع ہین - ایک تو عرب جس کے معنی فصیح اور بلیغ کے ہیں اور دوسرا عجم جو اسکے مقابل پر واقع ہے جسکے معنے غیر فصیح اور بستہ زبان ہے اگر میکسملر صاحب کے خیال مین یہ دو لفظ قدیم نہین ہین اور اسلام نے ہی بخل کے راہ سے انکو ایجاد کیا ہے تو انکو اُن لفظوں کا نشان دینا چاہئے جو انکی رائے میں اصلی لفظ تھے کیونکہ یہ تو ممکن نہین کہ کسی قوم کا قدیم سے کوئی بھی نام نہ ہو اور جب قدیم ماننا پڑا تو ثابت ہوا کہ یہ انسانی بناوٹ نہین بلکہ وہ قادر عالم الغیب جس نے مختلف استعدادون کے ساتھ انسانون کو پیدا کیا ہے اُس نے مختلف لیاقتون کے لحاظ سے یہ دو نام آپ مقرر کردئے ہین - پھر دوسری دلیل یہ بھی ہو کہ اگر یہ دو نام عرب اور عجم کسی انسان نے محض تعصب اور تحقیر کے لحاظ سے آپ ہی گھڑ لئے ہین تو بلا شبہ یہ لغات کے برخلاف ہونگے اور محض دروغ بیفروغ ہوگا لیکن ہم اِس کتاب مین ثابت کر چکے ہین کہ عرب کا لفظ درحقیقت اسم بامسمی ہے اور واقعی طور پر یہ بات سچ ہے کہ زبان عربی اپنے نظام مفردات اور لطافت ترکیب اور دیگر عجائب و غرایب کے لحاظ سے ایسے اعلے مقام کے مرتبہ پر ہے کہ یہی کہنا پڑتا ہے کہ دوسری زبانین اِسکے مقابل پر گونگے کیطرح ہین اور نہ صرف یہی بلکہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری تمام زبانین جمادات کی طرح بحس و حرکت پڑی ہین اور اطراد مواد کی حرکت ایسی اُنسے مفقود ہے کہ گویا وہ بالکل بیجان ہین تو ہمین مجبوری

یہ ماننا پڑتا ہے کہ درحقیقت وہ زبانین نہایت تنزل کی حالتمین ہین اور عربی زبان مین یہ بات نہایت نرم لفظون مین کہی گئی ہے کہ عرب کے مقابل کے لوگون کا نام عجم ہے ورنہ اس نام کا استحقاق بہی اُن زبانون اور ان لوگون کو حاصل نہ تہا اور اگر ٹہیک ٹہیک اُن کے تنزل کا حال ظاہر کیا جاتا تو یہ لفظ نہایت موزون تہا کہ اُن زبانون کا نام مردہ زبانین رکہا جاتا بہر حال اب ہم اس مقدمہ کو صرف دعوی کی صورت مین پیش نہین کرتے ہم نے اِس جہگڑے کے طے کیلئے **پانچہزار روپیہ کا اشتہار** اس کتاب کے ساتھ شائع کیا ہے پس اگر کوئی اس بیان کا مکذب ہے میکسمولر ہون یا کوئی اور ہو تو اُنکے لئے سیدہی راہ یہی ہے کہ وہ اپنی اس لاف وگزاف کو دلایل شافیہ کے ساتہہ ثابت کرکے دکہلادین اور پانچہزار روپیہ نقد ہم سے لیلین۔ اور ہمین میکسمولر صاحب پر نہایت افسوس ہی کہ اُنہون نے عیسائی کہلا کر اپنی کُتب مقدسہ کے برخلاف اعتراض پیش کر دیا ہے کیونکہ اُنکی مقدس کتابون نے عرب کے نام کو عرب کے لفظ سے ہی بیان کیا ہی ٭ کیا اُن کو اس جوشِ تعصب کے وقت انجیل بہی یاد نہ رہی۔ رسولون کے اعمال کو دیکہین کہ اُن کے خدا نے عرب کے لفظ کو عرب کے نام سے ہی یاد کیا ہے پس جبکہ اُنکی مقدس کتابین بہی عرب کے لفظ کی وہ عزت بحال رکہتی ہین جس کے مقابل پر عجم واقع ہے تو بڑا افسوس ہی کہ اُنہون نے عیسائی کہلا کر اس نام کی عزت کو قبول کرنا گوارا سمجہا ہے اور نیز مقابل کے نام کو بہی تسلیم نہین کیا انکو سوچنا چاہئے تہا کہ اُنکی مقدس کتابون نے عرب کے اس پاک مفہوم کو تصدیق کر لیا ہے نہی تو عرب کو عرب کے نام سے ہی جو فصاحت کی خصوصیت کی طرف اشارہ کر رہا ہے جابجا موسوم کیا ہے چنانچہ انجیل کے وجود سے پہلے بائبل مین بہی جابجا عرب کا لفظ موجود ہے اور جن نبیون نے عرب کے بارے مین نبوت کی ہی اُنہون نے عرب کا لفظ استعمال کیا ہی اگر عرب کا لفظ خدا تعالی کیطرف سے نہین تو لازم آئیگا کہ انجیل اور تمام وہ کتابین جو کتب مقدسہ کہلاتی ہین خدا تعالی کیطرف سے نہین تو اس صورتمین اس تخل کیوجہ سے ان تمام کتابون کو چہوڑنا پڑیگا۔

قولہ میرے نزدیک واقعی آغاز علم اللسان کا پینتیکوست کے پہلے روز سے ہوا۔ **اقول**۔ چونکہ رسولون کے اعمال مین حواریون کا طرح طرحکی بولی بولنا لکہا ہے اِسلئے میکسمولر صاحب اس سے یہ حجت پکڑتے ہین کہ بولیونکی تحقیق کی بناء عیسائی مذہب نے ڈالی ہے۔ اب اہل نظر سوچین کہ صاحب راقم ایسے بے اصل کلمات کے ساتہہ کس قدر تعصب سے کام لے رہے ہین یہ بات سوچنے کے لایق ہی کہ اعمال کے دوسرے باب مین اِس بات کی تصریح کی ہی کہ حواریون نے اُس روز وہی بولیان بولین جو یروشلم کے یہودی بولتے تہے یہ نہین لکہا کہ اُنہون نے اُسوقت چینی زبان یا سنسکرت یا جاپان کی بولی مین باتین کرنا شروع کر دیا تہا بلکہ صاف لکہا ہی کہ اُن تمام بولیون کو یہودی سمجہتے تہے کیونکہ یروشلم مین وہ سب بولیان بولی جاتی تہین پس اس صورت مین حواریون کی کرامات کیا ہوئی بلکہ ایسی باتون کا اِس زمانہ مین پیش کرنا قابل شرم ہے کیا ممکن نہین کہ وہ بولیان جو اُسی شہر مین حواریون کی قوم اور برادری مین بکثرت مستعمل تہین حواریون کو بہی یاد ہون جبکہ ایک ہی قوم ایک ہی شہر ایک ہی برادری تہی اور تمدن کا سلسلہ چاہتا تہا کہ بوجہ رشتہ اور تعلق اور دن رات کی ملاقات اور معاملات کی بعض بعض کی بولیون سے واقف ہو جائین تو اس بات مین کونسا استبعاد ہے کہ حواری بہی اپنے عزیز بہائیون کی بولیون سے واقف ہون پس ایسی کرامت اُس کرامت سے کچہہ زیادہ معلوم نہین ہوتی کہ جولاہو رکے سادہو بہی دکہلا دیا کرتے ہین ہان اگر میکسمولر یہ لکہتے کہ علم اللسان کا آغاز مسیح کے جانی دشمنون سے ہوا ہے اور اُنہون نے اول اول اسکی بنا ڈالی تو یہ بات

کا پیدا کرنا اور بولیون اور رنگون کا اختلاف ہی درحقیقت خداشناسی کیلئے یہ بڑا نشان ہین مگر اُن کے لئے جو اہل علم ہین اب دیکہو کہ کسقدر تحقیق السنہ کیطرف توجہ دلائی ہی کہ اسکو خداشناسی کا مدار ٹہرا دیا ہی کیا کوئی ایسی آیت انجیل مین بہی موجود ہی؟ مین دعوی سے کہتا ہون کہ ہرگز نہین پس جائے شرم ہی ٭

٭ نوٹ دیکہو یسعیاہ ۲۱ باب ۔ النبوۃ فی العرب +

ذی عظمة۔ نرجو فضله ونطلب رحمه وهو ارحم الراحمين وانا شرعنا باسمه

کی کچھ بھی توانائی نہیں ہے۔ ہم اسکے فضل کو ڈھونڈھتے ہیں اور اسکے رحم کو طلب کرتے ہیں اور وہ ارحم الراحمین ہے اور ہمنے اسکے نام سے

ونختم ان شاء الله بفضله وهو خير المتفضلين۔ وهو المولى المعين فاياه نعبد

شروع کیا ہے اور انشاء اللہ اسکے فضل سے ختم کرینگے اور وہ سب فضل کرنیوالوں سے بہتر ہے اور وہ آقا مدد کرنیوالا ہے پس ہم اسی کی

واياه نستعين ونريد ان نزين محامده على راحلة قصيدة ونزينها بزهر اشعار حمد

پرستش کرتے اور اسکی مدد چاہتے ہیں اور ہم ارادہ کرتے ہیں کہ ہم اسکی محامد کو ایک قصیدہ کی سواری پر دکھلاویں اور ان محامد کو تازہ شعروں کے

مع نعت رسول هادی كل نفس سعيدة لعل الله يقبل هذه الهدية ويجعل فی كتابی

پھولوں سے روشن کریں اس امید سے کہ خداتعالی اس ہدیہ کو قبول فرماوے اور اس کتاب میں برکت رکھدیوے اور جو

البركة والله يعطى من يطلب فبشرى للطالبين

ڈھونڈھتا ہے خدا اسے دیتا ہے سو ڈھونڈھنے والوں کو خوشخبری ہو

القصيدة فی حمد حضرة العزة ونعت خير البرية

قصیدہ جناب باری کے حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں

يا من احاط الخلق بالآلاءِ نثنى عليك وليس حول ثناءِ

انظر الیّ برحمةٍ وعطوفةٍ يا ملجئى يا كاشف الغماءِ

انت الملاذ وانت كهف نفوسنا فی هذه الدنيا وبعد فناءِ

انا رئينا فی الظلام مصيبة فارحم وانزلنا بدار ضياءِ

تعفو عن الذنب العظيم بتوبة تنجى رقاب الناس من اعباءِ

انت المراد وانت مطلب مهجتی وعليك كل توكلی ورجائی

اعطيتنی كاس المحبة ريقها فشربت روحاً علی روحاءِ

انی اموت ولا يموت محبتی يدرى بذكرك فی التراب ندائی

ما شاهدت عينی كمثلك محسنا يا واسع المعروف ذا النعماءِ

انت الذی قد كان مقصد مهجتی فی كل رشح القلم والاملاءِ

لما رئيت كمال لطفك والندا ذهب البلاء فما احس بلائی

انی تركت النفس مع جذباتها لما اتانی طالب الطلباءِ

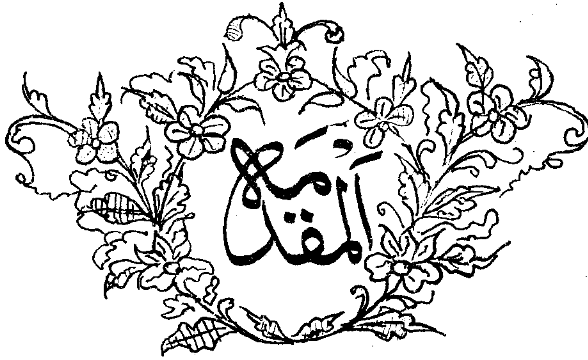
متنا بموت لا يراه عدونا بعدت جنازتنا من الاحياءِ

لو لم يكن رحم المهيمن كافلی كادت تعفينی سيول بكائی

نتلو ضياء الحق عند وضوحه	لسنا بمبتاع الدجى ببراءِ
نفسى نأت عن كل ما هو مظلم	فأنخت عند منورى وجنائى
لما رئيت النفس سد محجتى	اسلمتها كالميت فى البيداءِ
انى شربت كئوس موت للهدى	فرئيت بعد الموت عين بقائى
فقدت مرادات بزمن لذاذة	فوجدتها فى فرقة وصلاءِ
لولا من الرحمن مصباح الهدى	كانت زجاجتنا بغير صفاء
انى ارى فضل الكريم احاطنى	فى النشأة الاخرى وفى الابداء
الله اعطانى حدائق علمه	لولا العناية كنت كالسفهاءِ
وقد اقتضت زفرات مرضى مقدمى	فحضرت حالا كئوس شفاء
الله خلاقى ومهجة مهجتى	حِبّى فدته النفس كل فداء
وله التفرد فى المحامد كلها	وله علاء فوق كل علاءِ
فانهض له ان كنت تعرف قدره	واسبق ببذل النفس والاعداء
ملكوته تبقى بقوة ذاته	وله التقدس والسنا بغناء
غلبت على قلبى محبة وجهه	حتى رميت النفس بالالقاءِ
وارى الوداد انار باطن باطنى	وارى التعشق لاح فى سيمائى
مابقى فى قلبى سواه تصورا	غمرت اياد الله وجه رجائى
هو جاءنى فنهضت اثارت محرقى	فقد احبنى صولات الهوجاء
ابرى الهموم بمشرفية فضله	والله كافٍ لى ونعم الراعى
ماشم انفى مرغما فى مشهد	واثرت نقع الموت فى الاعداء
يارب امنا بانك واحد	رب السماء وخالق الغبراء
امنت بالكتب التى انزلتها	وبكل ما اخبرت من انباء
ياملجائى ادرك فانك موئلى	يا الهى اعصمنى من الشنعاء
يارب ايدنى بفضلك وانتقم	ممن يدس الدين تحت عفاء
لا يعلمون نكات دين المصطفى	وتهالكوا فى بخلهم ورياء
يؤذوننى قوم اضاعوا دينهم	نجس المقاصد مظلم الاراء
خشوا ولا يخشى الرجال شجاعة	فى نائبات الدهر والهيجاءِ
زعم الاناس حمقون كثعلب	يؤذوننى بتحوب ومواءِ

حسدوا فسبوا حاسد نزول ترل ... ذو الفضل حسده ذوو الاهواء
صالوا بابداء النواجذ كالعدا ... لمقالة ابن بطالة وشاء
ان اللئام يكفرون وذمهم ... مازادني الا مقام سناء
نضوا السياب ثياب تقوى كلهم ... ما بقى الالبسة الاغواء
ما ان ارى غير العمائم واللحى ... او انفا زاغت بفرط مراء
وارى تغيظهم يفور كالجنة ... موج كموج البحر في الغلواء
كلم اللئام اسنة مذروبة ... اعرى بواطنهم لباس عواء
من مخبر عن ذلتي ومصيبتي ... مولاى ختم الرسل اهل رباء
يا طيب الاخلاق والاسماء ... جئناك مظلومين من جهلاء
ان المحبة لا تضاع وتشترى ... انا محبك يا ذكاء سخاء
انت الذي جمع المحاسن كلها ... انت الذي قد جاء للاحياء
انت الذي ترك الهدون لربه ... ونخير المولى على الحوباء
يا كنز نعم الله والالاء ... يسعى اليك الخلق للاركاء
يا بدر نور الله والعرفان ... تهوى اليك قلوب اهل صفاء
يا شمسنا يا مبدء الانوار ... نورت وجه المدن والبيداء
انى ارى في وجهك المتهلل ... شانا يفوق شيون وجه ذكاء
ما جئتنا في غير وقت ضرورة ... قد جئت مثل المزن في الرمضاء
انى رئيت الوجه وجه محمد ... وجه كبدر الليلة البلماء
شمس الهدى طلعت لنا من مكة ... عين الندا نبعت لنا بحراء
ضاهت اياة الشمس بعض ضيائه ... فاذا رئيت فهاج منه بكائى
اعلى المهيمن همهمنا في دينه ... نبنى منازلنا على الجوزاء
نسعى كفتيان بدين محمد ... لسنا ككرحل فاقد الاعضاء
نلنا ثريا السماء وسمكه ... لنرد ايمانا الى الصيداء
انا جعلنا كالسيوف فندمغ ... رأس اللئام وهامة الاعداء
واها لاصحاب النبي وجنده ... حفدوا اليه بشدة ورخاء
غمسوا ببركات النبي وفيضه ... في النور بعد تمزق الاهواء
قاموا باقدام الرسول بغزوه ... حضروا جناب امامنا لفداء

فدم الرجال لصدقهم في حبهم   تحت السيوف أُرِق كالاطلاء
بلغ القلوب الى الحناجر كربته   فتخيروا لله كل عناء
دخلوا حديقة ملة غرّاء   عذب الموارد مثمر الشجراء
وفنوا بحب المصطفى فحبه   قطعوا من الآباء والابناء
قبلوا لدين الله كل مصيبة   حتى رضوا بمصائب الاجلاء
قد آثروا وجه النبي ونوره   وتباعدوا من صحبة الرفقاء
في وقت ظلمات المفاسد نوّروا   وجدوا السنا في الليلة الليلاء
نهب اللئام نشوبهم فمليكهم   اعطى جواهر حكمة وضياء
واهاً لهم قُتلوا لعزة ربهم   ما نواله بصداقت وصفاء
شهدوا المعارك كلها حتى قضوا   لرضا المهيمن نحبهم بوفاء
ما فارقوا سبل الهدى وتخيروا   جور العدا وبوائق الهيجاء
هذا رسول قد اتينا بابه   بمحبة وطاعة ورضاء
ياليت شُق جنانی المتموّج   لأُرى الخلائق بحرها كالماء
انا قصدنا ظلّه بهواجر   كالطير اذ يأوي الى الدفواء
يا من يكذب ديننا ونبيّنا   وتسبّ وحب المصطفى بجفاء
والله لست بباسل يوم الوغى   ان لم اشن عليك يا ابن بغاء
انا نشاهد حسنه وجماله   وملاحة في مقلة كحلاء
بدر من الله الكريم بفضله   والبدر لا يغشو بلغى ضراء
لا يبصر الكفار نور جماله   والموت خير من حيات عشاء
انا براء في مناهج دينه   من كل زنديق عدوّ دهاء
نختار آثار النبي وامره   نقفوا كتاب الله لا الآراء
يا مكفري ان العواقب للتقى   فانظر مآل الامر كالعقلاء
اني اراك تميس بالخيلاء   انسيت يوم الطعن والاسراء
تب ايها الغالي وتاتي ساعة   تمسي تعض يمينك الشلاء
افتضربن على الصفات زجاجة   هوّن عليك ولا تمت باباء
غرتك اقوال لغير بصيرة   سترت عليك حقيقة الانباء
ان السموم لشر ما في العالم   ومن السموم غوائل الآراء
جاوزت يا للكفير عن حد التقى   اشفقت قلبي او رثيت خفائي
تاتيك ابياتي فتعرف وجهها   فاصبر ولا تترك طريق حياء
ان المقرب لا يضاع بفتنة   والاجر يكتب عند كل بلاء
يا ربنا افتح بيننا بكرامة   يا من يرى قلبي ولبّ لحائي
يا من ارى ابوابه مفتوحة   للسائلين فلا ترد دعائي



فی ذکر اسباب تالیف الکتاب وبیانِ ما علّمنا من اللہ الوھاب

اعلم حفظك اللہ القیّوم۔ وایّدك فی خیرٍ تروم۔ انّ ھذا

اے پڑھنے والے اِس کتاب کے خدائے قیوم تجھے غلطیوں سے نگاہ رکھے اور ہر ایک نیک مقصد میں تیرا مددگار ہو جائے

الزّمان ھو الزمان الظلوم کانہ الیوم المسموم۔ او البلاد الجروم

کہ یہ زمانہ نہایت ستمگار زمانہ ہے گویا وہ ایک نہایت گرم دن ہے یا ایسا ملک ہے جسمیں سخت گرمی پڑتی ہے

ضاعت فیہ المعارف والعلوم۔ وشاعت البدعات والرسوم۔

اس زمانہ میں علم اور معارف ضائع ہو گئے اور رسوم اور بدعات پھیل گئے

وخلصت للدّنیا الھمم والھموم۔ وحمئت ببار الطبائع ونزح

اور سارے غم اور ساری ہمتیں دنیا کیلئے خالص ہو گئیں اور طبیعتوں کے کوئیں میں سیاہ مٹی

الجموم۔ وحسبوا الزقّوم کانہ الزّقوم۔ وقلّ المؤمنون وکثر اللئام

پڑ گئی اور بہت پانی والا کنواں خشک ہو گیا اور اس زمانہ کے لوگوں نے درخت زقوم کو ایسا سمجھ لیا کہ گویا وہ کھجوریں اور

الخصوم - وجعلوا المسیح الٰہاً وقد رأوا انہ المسکین الجہوم

اور مسیح کو خدا بنا دیا حالانکہ جانتے تھے کہ وہ مسکین اور عاجز ہے -

وکذلك جاءت الایام الحسوم فنشکوا الی اللہ رب العالمین

اور اسی طرح ایسے ہی منحوس دن متواتر آگئے سو ہم یہ گلہ جناب الٰہی مین کرتے ہین جو رب العالمین ہے

والذی نور الشہب وازجی للمطر السحب وخلق السموات طباقاً

اور اس خدا کی قسم ہے جسنے تارون کو روشن کیا اور بارش کیلئے بادلون کو چلایا اور آسمانون کو طبقہ بعد طبقہ بنایا

وطبقہا اشراقاً - ان الظلمت کثرت فی ھذا الزمان - وحلت فی

اور ان کو روشنی سے بھر دیا کہ یہ بات درحقیقت سچ ہے کہ اس زمانہ مین تاریکی بہت زیادہ ہو گئی ہے اور مردون اور

جذر قلوب الرجال والنسوان - ومالت الطبائع الی الضیم والزور

عورتون کے دلون کے اندر بیٹھ گئی ہے اور طبیعتین ظلم اور جھوٹ کی طرف میل کر گئین -

واختارت سبل الفسق والفجور - وترك الناس طرق الدیانة

اور بدکاری اور دروغ اور بے اعتدالی کے طریقون کو اختیار کر لیا ہے اور لوگون نے دیانت اور امانت کی

والامانة - ورضوا بانواع الفریة والخیانة وقلبوا امور الدین -

طریق کو چھوڑ دیا ہے - اور جھوٹ اور خیانت پر راضی ہو گئے ہین - اور دین کے احکام کو بدل ڈالا ہے

یتخذون الجد عبثاً - ویحسبون التبرج حسناً - ولا یمشون الا زائغین

حق اور حکمت کی باتون کو عبث سمجھتے ہیں اور سنگار کو ایک بھلی قرار دے رہے ہیں اور جب چلتے ہین تو ٹیڑھے چلتے ہین

سلب منہم الفہم الذی یصقل الخواطر ویدری الہامر والماطر

انکا وہ فہم ہی جاتا رہا جو دلون کو صاف کرتا اور برسنے والے اور نہ برسنے والے بادل کے

فبرزوا کالانعام راتعین لا یعرفون الزمان والوقت الذی

نشان معلوم کر لیتا ہے سو وہ چارپایون کیطرح صرف چرنے والے ہی ثابت ہوئے زمانہ کو نہیں پہچانتے

قد حان - ولا یسلکون مسلك الحق والحقیقة - ولا یستقرون

اور نہ اس وقت کو کہ آگیا - وہ حق اور حقیقت کی راہون پر نہیں چلتے اور اس راہ کی کنجی کو نہیں

مفتاح الطريقة ولا يتدبرون القرآن منصفين۔ ولا يستوكفون

ڈھونڈتے اور قرآن میں منصفوں کی طرح نہیں سوچتے - اور الہی فیضان کے مینہ

صيب الفيضان ويتيهون في موماة الخسران كالعمين۔ يوذون

کا برسنا نہیں چاہتے اور زبان کاری کے ایسے جنگلوں میں پھرتے ہیں جنہیں نہ دانہ نہ پانی ہے - تیز

بحدة الكلمات ولا كحد الظباة۔ ولا يبالون مكانة الصادقين۔

کلموں کے ساتھ دکھ دیتے ہیں اور وہ کلمے ایسے تیز نہیں جیسا کہ تلواریں بلکہ اُن سے بڑھکر ہیں اور یہ لوگ سچوں کی شان کی

واذا قيل لهم لا تفسدوا۔ واتقوا الله واهتدوا۔ قالوا انما نحن

کچھ پرواہ نہیں رکھتے - اور جب کہا جائے کہ فساد مت کرو اور خدا سے ڈرو اور ہدایت پذیر ہو جاؤ - تو ان کا جواب یہ ہے کہ ہم تو

اول المصلحين۔ فيما كانوا يكذبون۔ ولا يتركون الفساد ويزورون

اول درجہ کے مصلح ہیں پس اسلئے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور فساد کو نہیں چھوڑتے اور جھوٹ کی بندشوں

ختم الله على قلوبهم۔ وسقاهم سم ذنوبهم فما وفقوا وصاروا

میں مشغول ہیں خدا نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی اور اُنہیں کے گناہوں کی زہر اُنہیں پلا دی پس وہ توفیق یاب نہ ہوئے

من الهالكين۔ وقد نصحوا فاكدى النصيحة ووعظوا فما نفع الموعظة

اور ہلاک ہوگئے اور اُنکو نصیحت کی گئی پس نصیحت نے کچھ فایدہ نہ بخشا اور اُنکو وعظ کیا گیا مگر وعظ نے کچھ نفع نہ دیا

وما اروا الا العناد وما زادوا الا الفساد وتريهم يعثون في

اور اُنہوں نے بجز عناد کے کچھ نہ دکھلایا اور بجز فساد کے کچھ زیادہ نکیا - اور تو دیکھتا ہے کہ وہ زمین پر فساد

الارض مفسدين۔ نسلوا من كل حدب وصاروا سبب كل

کرتے پھرتے ہیں - ہر ایک بلندی سے وہ دوڑے اور ہر ایک اثم کا وہ سبب

ذنب۔ وساروا على نجب صايدين۔ واشاعوا الفسق والفجور و

ہوئے اور شکار مارنے کیلئے جلدی جلدی اُنہوں نے قدم اُٹھائے اور اُنہوں نے بدکاری اور بیحیائی اور

الكذب والزور۔ بما كانوا فاسقين۔ فلذالك ترى ان الامانة قلت

جھوٹھ کو پھیلایا کیونکہ وہ خود بدکار تھے - اور اسی لئے تو دیکھتا ہے کہ امانت کم ہو گئی

والخیانة كثرت - والوقاحة افظعت - والضلالة ضنأت -

اور خیانت بہت ہوگئی اور بیحیائی حد سے زیادہ پھیلگئی اور گمراہی کے بہت سے بچے ہوگئے

وكلبة الفسق اجلت - ولغى الشرّ نسأت - وحامل المواعظ ايتنت

اور بدکاری کی کتیا اٹھا بن آئی اور شرارت کے زمانہ کے معمولی دن ٹل گئے اور نصیحتوں کی حاملہ الٹا جنی

وهجان الهجر سمّنت - وعسبرة الحق عبطت - فما بكت عليها عين

اور بیہودہ گوئی کی اونٹ موٹے کئے گئے - اور تیز رو اور نجیب اونٹنی سچائی کی باوجود جوانی اور تازگی اور صحت کے ذبح کیگئی -

وما ذرفت - بل داية الباطل سرحت - فرعت حمى الحق حتى تضلّعت

پس اسپر کوئی بھی نہ رویا اور نہ آنسو بہائے بلکہ باطل کا ٹٹو چراگاہ میں چھوڑا گیا سو وہ سچائی کے مرغزار کو چر گیا یہانتک کہ اسکی کوکھین

فما منعها احد بل ايدى المسلمين فثئت - وسيوف العدا انطلقت فاخذ

پھر کوئی بھی اسکو اسکے منع نہ کیا بلکہ مسلمانوں کے ہاتھ توڑے گئے اور دشمنوں کی تلواریں میان سے باہر نکل آئین سو شریف

الاحرار ولحوم سفّدت ثم نذئت ثم خضمت وقضمت والقيامة قامت

آدمی پکڑے گئے اور ان کے گوشت سیخوں پر چڑھائے گئے پھر بریان کرنیکے لئے آگ پر رکھے گئے پھر انہوں سے چبائے گئے اور پیسے گئے

وهو جاء الفتن اشتدّت - وسيل الشرور غلبت - وانكسر السكر والمصيبة

اور قیامت قایم ہوگئی اور شرارتوں کا سیلاب غالب ہوا اور بند ٹوٹ گیا اور مصیبت بھاری

جلّت - ونزلت النوازل وجيأت - وارض التقوى بردت - وسماء

ہوگئی اور حوادث اترے اور یکمبخنیہ انہوں نے اپکڑا اور تقوی کی زمین پر اولے پڑے - اور نیکی کا آسمان

الصلاح تغيّمت والمعصية امذرت وليلها اجتممت والذنوب

بادل کے نیچے چھپ گیا اور بدکاری بہت لمبی ہوگئی اور اسکی رات آدھی چلی گئی اور گناہوں نے دھاوا

اغارت وصالت حتى جنبت الصلاح واسعطت والنفوس ندّت

مارا اور حملہ کیا یہانتک کہ نیکی کی پسلی توڑ ڈالی اور اسکی سینہ پر نشترہ مارا اور لوگ آوارہ اور بیقید

وعين الانصاف رمدت - وقروح الخبث تذيّاءت - وكل سليطة

اور سرکش ہوگئے اور انصاف کی آنکھیں رمد کی بیماری میں مبتلا ہوئیں اور پلیدی کے زخم بہت خراب ہوگئے

هَرَّتْ - والفتنة تفاقمت - وسهامها من كلّ جهة مطرت والخبائث

اور ہر ایک زبان دراز نے بدزبانی کی اور فتنہ بہت بڑھ گیا اور ہر ایک طرف سے اُسکے تیر برسے اور پلیدی نے

تزوّجت فحملت وكمثلها اجزعت - فجاءتها المتربة وتواردت -

نکاح کر لیا پس اُسے حمل ٹھہر گیا اور اُس نے اپنی شکل جیسی لڑکیاں جنیں پس وہ فقر و فاقہ ساتھ لائیں اور

والبلاد خربت - ورهام المصائب تصوّبت فما نجت نفس اَيَمّمت

ملک ویران ہو گیا۔ اور مصیبتوں کے مینہ برسے پس اُن مصیبتوں سے کوئی شخص نجات نہ پا سکا خواہ وہ کسی طرف

او اشأمت او عرضت - وما عصمت من الفقر وان طفلت وما نزكها

گیا یا شام کی طرف یا مکہ اور مدینہ اور اُنکے گرد کے دیہات کو دیکھ کر واپس آیا اور کوئی فاقہ سے نہ بچا اگرچہ وہ جنیہ یا مکی کا غلہ کھاتا رہا

العدا وان باءت وكم من نفسٍ ارتدت بعد ما هلهلت - وكفرت بعد ما

اور اسی اناج پر ہمیشہ کیلئے قناعت کی اور عہد کے طور پر اسی کا کھانا معمول رکھا اور دشمنوں نے اُسے چھوا اگرچہ اُسنے کہا کہ میرا باپ میر

آمنت وحمدلت - فرئينا في هذه الليلة الليلاء - ما عرفنا جهد البلاء

قربان ہو اور بہت سے مرتد ہو گئے اور بعد اسکے کہ وہ کہتے تھے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دین سے پھر گئے اور ایمان لانے اور الحمد للہ کہنے کے

وقصصنا قصص الاعداء مسترجعين - محوقلين - والذين يقولون

بعد کافر ہو گئے سو ہمنے اس اندھیری رات میں وہ مصیبتیں دیکھیں جنہوں نے ہمیں سمجھا دیا کہ نہایت سخت بلا اسے کہتے ہیں اور ہمنے یہ سب قصے دشمنوں

انّا نحن علماء الاسلام - وفحول ملّة خير الانام - فنرهم الكسالي الآكلين

کے اُسی حال لکھیں جبکہ ہم انا للہ و انا الیہ راجعون کہتے تھے اور لاحول و لا قوۃ الا باللہ پڑھتے تھے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں جو ہم علماء اسلام

كالانعام - لا ينصرون الحق بالاقوال والاقلام - الا قليل من عباد الله

ہیں اور نبی کے دین کے ایک بزرگ عالم ہیں سو ہم انکو ایک سست الوجود اور چارپایوں کی طرح کھانے پینے والے دیکھتے ہیں وہ اپنی باتوں اور قلموں سے

ذي الاكرام - وترى اكثرهم في حقد اهل الحق كاللئام - ما لحبيّهم حق

کچھ بھی حق کی مدد نہیں کرتے بجز اللہ جلشانہ کی ان خاص بندوں کے جو تھوڑے ہیں اور اکثر کو تو ایسا پائیگا کہ اہل حق کا کینہ رکھتے ہونگے کبھی

الا يستعير بينهم الاصطخاب - ولا يدرون ما الحق والصواب لا يبتغون

ایسا نہیں ہوا کہ کوئی حق کی بات سنکر اُنمیں شور و غوغا پیدا نہ ہو - وہ نہیں جانتے کہ حق اور صواب کیا چیز ہے وہ فتنے

من الفتنة ويلبسون الحق بغوائل الزخرفة۔ ليفتنوا من إزرائهم

باز نہین آتے اور حق کے ساتھ باطل باتون کو ملاتے ہیں تا اپنی نکتہ چینی سے جاہلون

قوماً جاهلين۔ والذي اقامه الله لاصلاح الناس يحسبونه

کو دہوکہ مین ڈالین اور وہ شخص جسکو خدا تعالی نے لوگون کی اصلاح کیلئے کہڑا کیا ہے اسکو

كالخناس ويكفرون المؤمنين۔ لا تنقل خطواتهم الا الى التزوير

ایک خناس سمجھتے ہیں اور مومنون کو کافر ٹہراتے ہیں انکے قدم بجز دروغگوی کے کسیطرف حرکت نہین

ولا تميل السنتهم الا الى التكفير۔ ولا يعلمون ما خدمة الدين

کرتے اور انکی زبانین بجز کافر بنانیکے کسیطرف جہکتی نہین اور نہین جانتے کہ دین کی خدمت کیا شے ہے

لبسوا الحق بالباطل وكذلك عيطوا علينا الكذب متعمدين

انہون نے حق کو باطل کے ساتھ ملایا اور دیدہ و دانستہ ہمپر افترا کیا۔

فهذا اعظم المصائب على دين خير البرية ان العلماء خرجوا

پس یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر ایک بڑی مصیبت ہے کہ اس زمانہ کے اکثر علماء دیانت اور امانت

من التدين والامانة۔ وفعلوا افعال اعداء الملة۔ واجترؤا

سے باہر نکل گئے ہین اور دینی دشمنون کی مانند کام کر رہے ہیں اور جہوٹھ پر

على الكذب والفرية۔ ليحفظوها من صول الحق والحكمة۔

گرے جاتے ہین تا اسکو حق کے حملہ سے بچا لین

ولا يبالون ديانا ذا العظمة۔ وينصرون الكفرة كالمعاندين۔

اور خداوند ذو الجلال کی کچھ بھی پرواہ نہین کرتے اور عناد رکھنے والون کیطرح کافرون کو مدد دے رہے ہین

واحتكأ في انفسهم انهم على الصواب وما يسلكون الا مسالك

اور اپنے دلون مین یہ بات بٹھا لی ہے کہ وہی حق پر ہین حالانکہ سراسر ہلاکت کی راہ پر چلتے

التباب ولا يعلمون الا الاماني۔ ولا يبتغون المعاني وما كانوا

ہین وہ صرف اپنی نفسانی آرزون کو جانتے ہین اور معانی کو نہین ڈھونڈھتے اور نہ غور کرتے ہیں۔

ممعنین۔ یسمعون الحق فیابون۔ کانہم الی الموت یدعون

سچی بات کو سنکر پہر سرکشی کرتے ہین گویا وہ موت کیطرف بلائے جاتے ہین اور دیکھتے

ویرون ان الدنیا غدور والدھر عثور۔ ثم یکبون علیہا کالعاشقین

ہیں کہ دنیا سخت بیوفا ہے۔ اور زمانہ منہ کے بل گرنیوالا ہے پہر دنیا پر عاشقون کیطرح گرتے ہین۔

ولھم عمل یعملون فی الدار۔ وعمل اٰخر للانظار فویل للمرائین +

اور بعض اُنکے کام وہ ہین جو گہر مین کرتے ہیں اور بعض وہ کام ہین جو دکہلانیکے لئے ہین سو ریاکارون پر واویلا ہے

وقد رأوا افساد الکفار وعلموا ان الدین صار غرض الاشرار۔ ودیس

اُنہون نے خوب دیکھہ لیا کہ کافرون کا فساد کیسا بڑہ گیا ہے اور وہ خوب جانتے ہین کہ دین شریرون کا نشانہ بنگیا اور حق

الحق تحت ارجل الفجار ثم ینومون نوم الغافلین۔ ولا یلتفتون الی

بدکارون کے پیرون کے نیچے کچلا گیا۔ پہر غافلون کیطرح پڑے سوتے ہین اور دین کی ہمدردی کے لئے کچھہ

مواسات الدین یسمعون کل صیحۃ موذیۃ ثم لا یبالون قول کفرۃ

بہی توجہ نہین کرتے ہر ایک دُکہہ دینے والی آواز کو سُنتے ہین۔ پہر کافرون ناپاکون کی باتون کی کچھہ بہی

فجرۃ ولا یقومون کذی غیرۃ بل یتقلون کالحبالی وما ھم بحبالی

پرواہ نہین رکہتے اور ایک ذی غیرت انسان کیطرح نہین اُٹہتے بلکہ حملدار عورتونکی طرح اپنے تئین بوجہل بنالیتے

واذا قاموا الی خیر قاموا کسالی۔ وما تجد فیھم صفت المجاھدین

ہین حالانکہ وہ حملدار نہین۔ اور جب کسی نیکی کیطرف اُٹہتے ہین تو سست اور ڈہیلے اُٹہتے ہین اور تو محنت کشون

واذا رأوا حظ انفسھم فتراھم یھرعون الیہ واثبین

کے لچھن اُنہین نہین پائیگا اور جب کوئی نفسانی خط دیکہین تو دیکھے گا کہ اسکی طرف دوڑتے بلکہ اچہلتے چلے جاتے ہین

ھذا حال علماءنا الکرام۔ واما الکفار فیجاھدون لاطفاء الاسلام

یہ تو ہمارے بزرگ علماء کا حال ہے مگر کافر تو اسلام کے مٹانیکے لئے سخت کوشش کر رہے ہین اور اُن کے تمام مشورے

وما کان نجواھم الا لھذا المرام وما کانوا منتہین۔ حرفوا کتبا

اسی مقصد کیلئے ہین اور باز نہیں آتے۔ کتابون اور

واخباراً ومكروا مكراً كبّاراً - وزوّروا اطواراً واهلكوا خلقاً كثيراً

اخبارون کو بدل ڈالا اور ایک بڑا مکر کیا اور کئی طور سے جھوٹھہ کو آراستہ کیا اور ایک دنیا کو جاہلون

من الجاهلين - قتلوا زمراً كثيرة وابدوا مكيدة كبيرة - فما نبّ سيفهم

بین سے ہلاک کیا بہت سی لوگون کو قتل کیا اور ایک عجیب مکر ظاہر کیا سو انکی تلوار نے

نبوة ووردوا الديار متبوّءين - وما تركوا دقيقة الفساد - وجهروا

کبھی خطا نہ کیا اور وہ اس نیت سی ملکون ہین گئے کہ اگر انکو اپنی مرضی پر پاوین تو وہین ڈیرے جمالین اور فساد کا

بالذحل من العناد - وقلبوا امور الحق والسداد وصافوا الشيطان

کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور عناد کی وجہ سے اپنے کینہ کو کہلے کہلے طور پر ظاہر کر دیا اور حق اور صلاحیت کی باتون کو بدلا دیا اور

متنافين وما نكبوا عنهم بغض الصادقين - بل نجد كل فرد

شیطان کے زانو بزانو بیٹھہ کر اس سے صلح کر لی - اور اپنے تئین سچون کے بغض سی علیحدہ نہ کر سکے بلکہ ہم ہر ایک کو انہین سے

ذا حنق ومصرّاً على نجس ورهق وما نجدهم الا مفترين - لا يعلمون

جھگڑالو اور غضبناک پاتے ہین اور انکو نقصان رسانی اور حق پوشی پر مصر دیکھتے ہین اور ہمنے انہین بجز افترا کرنیکے اور کچھہ نہین پایا

الا الاكل والنيك ولا يؤثرون الا الزينة والصيك ولا يمشون

وہ بجز کہلنے اور جماع کے اور کچھہ نہین جانتے اور بجز زینت اور خوشبو کے اور کچھہ اختیار نہین کرتے اور بجز تکبر کی چال

الا مستكبرين - فحملنا بهم انواع الاحمال - لو حملت مثلها راسيات

کے اور کوئی چال نہین چلتے - پس ہمنے ان سے انواع اقسام کے بوجھہ اٹھائے اور ایسے بوجھہ اٹھائے کہ اگر انکی مانند مضبوط

الجبال لخرّت وانهدّت في الحال - ونآء بها باس الاثقال -

پہاڑون پر چھوڑتے تو فی الفور گر پڑتے اور بوجھہ انکو گرا دیتا اور ایسے گرتے

وسقطت كالساجدين - ولكنّا كنّا محفوظين ؁

جیساکہ کوئی سجدہ کرتا ہے مگر ہم حفاظت کئے گئے تھے ؁

وكان قلبي يقلق وكادت نفسي تزهق لو لم يكن

اور میرا دل بیقراری مین تہا اور قریب تہا کہ میری جان نکل جاتی اگر

معي قوي متين - وانه مولانا ولا مولى للكافرين - وانه يجيب دعائنا

اگر خدای قوی میرے ساتہہ نہ ہوتا اور وہی ہمارا آقا ہے اور کافرون کا کوئی آقا نہین اور وہی ہے جو ہماری دعا کو

ويسمع بكاءنا ويأتينا اذا أتيناه مضطرين - وكذلك اذا خوفني

قبول کرتا اور ہمارے رونیکو سنتا ہے اور جب ہم بیقرار ہوکر اسکی جناب مین آتے ہین تو ہماریطرف آتا ہے اور اسیطرح جب آفات

هجوم الآفات وارعدني ضعف المسلمين والمسلمات - فبكيت في وقت

کے ہجوم نے مجہ کو ڈرایا اور مسلمانون کے ضعف نے میرے بدن پر لرزہ ڈالا پس مین ایک خاص وقت مین رویا

من الاوقات - ودعوت ربي قاضي الحاجات وناديت مولاي

اور اپنے رب کی جناب مین جو قاضی الحاجات ہے دعا کی اور اپنے مولا کو تضرع کرنیوالون کیطرح پکارا

كالمتضرعين - وقلت يا رب انت ملجأنا في كل حين - ونحن

اور مین نے کہا کہ یا الٰہی تو ہر وقت مین ہماری پناہ ہے اور ہم تیری طرف

اليك نشكو وانت احكم الحاكمين - فلا تواخذنا ان نسينا

شکایت کرتے ہین اور تو احکم الحاکمین ہے - پس ہمارے بہولنے اور خطا کرنے پر

او اخطأنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا - ولا

مت پکڑ اور ہمپر بوجہہ مت ڈال جیساکہ تونے اُنپر بوجہہ ڈالا جو ہم سے پہلے تہے اور ہمارے سر پر

تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا

وہ بوجہہ مت رکہہ جسکی اُٹہانیکی ہمین طاقت نہین اور ہم سے درگذر کر اور ہمین ڈہانک لے اور ہمپر رحم کر تو ہمارا آقا ہے

فانصرنا على القوم الكافرين - فاستجاب لي ربي واعطاني اربي

سو ہمین کافرون پر مدد دے سو میرے خدانے میری دعا قبول کی اور میری حاجت مجہے

ونصرني وهو خير الناصرين - فكنت يوما اتذكر قلة البعاع

عنایت کی اور مجہہ کو مدد دی اور وہ بہتر مدد دینے والا ہے - سو مین ایکدن اپنے کمی سرمایہ کو یاد کر رہا تہا اور

وارتعد كاللعاع - واقلق في هذه الاحزان - واقرأ آيات القرآن

نرم اور نوخیز سبزہ کیطرح کانپتا تہا اور انہین غمون مین بیقرار ہو رہا تہا اور قرآن شریف کی آیتین پڑہتا تہا

وافكر فيها بجهد الجنان - وازجي نضو التدبر والامعان - وادعو الله

اور دلی کوشش سے فکر کر رہا تہا اور تدبر اور سوچ کی دُبلی اونٹنی کو چلا رہا تہا اور خدا تعالی سے مانگ

ان يهديني طرق العرفان - ويتم حجتي على اهل العدوان - ويتلافى

رہا تہا کہ مجہے معرفت کی راہ دکہا دے اور اہل ظلم پر میری حجت کو پوری کرے اور اس ظلم کا

ماسلف من جور المعتدين - فبينما انا افتش كالكميش وقد حمي

تدارک کرے جو زیادتی کرنیوالون سے صادر ہو چکا ہے - پس اُس عرصہ مین جو مین ایک سریع الحرکت انسان کیطرح

وطيس التفتيش وانظر بعض الآيات - واتوسّم فحواء البيّنات - اذا

فکر کر رہا تہا اور تفتیش کا تنور گرم تہا اور مین بعض آیتون کو دیکہتا اور اُنکے بینات مین غور کرتا تہا کہ ناگاہ

تلألأت امام عيني آية من آيات الفرقان - وكلآلئ دُرر العمان

میری آنکہون کے سامنے ایک آیت قرآن شریف کی چمکی اور وہ ایسی چمک رہی تہی جیسا کہ عمان کے موتیون کی

فاذا فكرت في فحوائها - واتبعت انواع ضياءها واجزت حمى ارجائها -

بلکہ اُس سے بڑہکر تہی پس جبکہ مینے ان آیتون کے مضمون مین غور کیا اور روشنی کی پیروی کی

وافضيت الى فضائها وجدتها خزينة من خزائن العلوم - ودفينة

اور اُنکے میدان تک پہنچا تو مینے ان آیتون کو مخزن علوم پایا اور چہپے ہوے

من السرّ المكتوم - فهزّ عطفي رؤيتها وتجلت لي كجمرة قوتها - واصبى

بہیدون کا دفینہ دیکہا سو اسکے دیکہنے نے میرے بازو کو ہلا دیا اور اسکی قوت میرے پر شرارہ کیطرح

قلبي نضارها ونضرتها - واغتالت العدا كريهتها وسرّت مهجتي صرّتها

ظاہر ہوئی اور اسکی سبزی اور تازگی نے میرے دل کو کہینچ لیا اور اسکی لڑائی نے یکدفعہ دشمنون کو ہلاک کر دیا اور اسکی

فحمدت وشكرت الله ربّ العالمين - ورأيت بها ما يملأ العين

جماعت نے میرے دل کو خوش کیا سو مینے الحمد للہ کہا اور اللہ تعالی کا شکر کیا اور مینے ان آیات مین وہ عجائبات دیکہے جو آنکہون کو

قرّة - ويعطي من المعارف دولة ويسرّ قلوب المسلمين - وعُلّمت من سرّ

خنکی سے بہر دیتے ہین اور معارف کی دولت بخشتے ہین اور مسلمانون کے دلونکو خوش کر دیتے ہین اور مجہہ کو لغتون کا

اللغات ومثواها۔ وزودت من قصّ الكلمات ونجواها وكذلك

سرّ اور انکی اصل جگہ بتلائی گئی اور کلمات کے پیوند اور اُن کے رازسے میں توشہ دیا گیا اور اسی طرح

اعطيتُ من اسرارٍ عُليا ونكاتٍ عظمى ليزيد يقيني ربّي الاعلٰى۔

بلند بھید مجھکو عطا کئے گئے اور بڑے بڑے نکتے مجھ کو دیئے گئے تا خدا تعالی میرا یقین زیادہ کرے

وليقطع دابر المعتدين۔ وان كنت تحب ان تعرف لاٰية وصولها۔

اور تا تجاوز کرنیوالوں کا پیچھا کاٹ ڈالے اور اگر تو چاہتا ہے کہ آیۃ موصوفہ اور اُس کے حملہ سے نجات

فاقرءْ۔ لتنذر امّ القرٰى ومن حولها۔ وانّ فيها مدح القراٰن وعربي

ہو تو قرآن کے اس مقام کو پڑھ جہاں یہ لکھا ہے لتنذر ام القری ومن حولہا جسکے یہ معنے ہیں کہ ہمنے قرآن کو عربی زبان میں بھیجا

مبين۔ فتدبّرها كالعاقلين۔ ولا تمرّ بها مرور الغافلين۔ واعلم

تا تو اس شہر کو ڈراوے جو تمام آبادیوں کی ماں ہے اور ان آبادیوں کو جو اُسکے گرد ہیں یعنے تمام دُنیا کو اور اسمیں قرآن کی مدح

انّ هذه الاٰية تعظم القراٰن والعربية ومكة۔ وفيها نور مزّق الاعداء

اور عربی کی مدح ہے پس عقلمندوں کیطرح تدبر کر۔ اور غافلوں کیطرح اُن پر سے مت گذر اور جان کہ یہ آیت قرآن اور عربی اور مکہ کی

وبكّت۔ فاقرءها بتمامها وانظر الى نظامها وفتّش كالمستبصرين۔ واني

عظمت ظاہر کرتی ہے اور اسمیں ایک نور ہے جس نے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور لاجواب کر دیا پس تمام آیۃ کو پڑھ اور اسکو نظام

تدبّرتها فوجدت فيها اسرارا۔ ثمّ امعنت فرئيت انوارا۔ ثمّ عمّقت فتبيّنت هذه

کیطرف دیکھ اور دانشمندوں کیطرح تحقیق کر اور میں نے اِن آیتوں میں تدبر کیا پس کئی بھید انہیں پائے۔ پھر ایک گہری غور

مُنزّلًا قهّارًا ربّ العالمين۔ وكُشف عليّ انّ الاٰية الموصوفة والاشارات

کی تو کئی نور اُن میں پائے پھر ایک بہت ہی عمیق نظر سے دیکھا اتارنیوالے قہار کا مجھے مشاہدہ ہوا جو رب العالمین ہے اور میرے پر کھولا گیا

الملفوفة تهدي الى فضائل العربية وتشير الى انها امّ الالسنة۔

کہ آیۃ موصوفہ اور اشارات ملفوفہ عربی کے فضائل کیطرف ہدایت کرتی ہیں اور اس بات کیطرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ امّ الالسنہ

وانّ القراٰن امّ الكتب السابقة وانّ مكة امّ الارضين

ہے اور قرآن پہلی کتابوں کا اُمّ یعنے اصل ہے اور مکہ تمام زمین کا اُمّ ہے

فاقتادني بروق هذه الاٰية الی انواع التنطس والدراية وفهمت

سو مجھے اس آیت کی روشنی نے طرح طرح کے فہم اور درایت کی طرف کھینچا اور مجھ پر یہ بھید سمجھ

سرّ نزول القراٰن فی هذا اللسان وسرّ ختم النبوة علی خیر البريّة

آگیا کہ قرآن کیوں عربی زبان میں نازل ہوا اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبوت ختم ہوئی اسمیں

وختم المرسلین - ثم ظهرت عليّ اٰيات اُخرٰی وايّد بعضها بعضًا

بھید کیا ہے پھر میرے پر اور آیتیں ظاہر ہوئیں اور بعض نے بعض کی متواتر مدد کی

تترا - حتّی جرّني ربّي الی حق اليقين وادخلني فی المستيقنين +

یہانتک کہ میرے خدا نے حق الیقین تک مجھے کھینچ لیا اور یقین کرنیوالوں میں مجھے داخل کیا۔

وظهر عليّ انّ القراٰن هو امّ الكتب الاولٰی - والعربية

اور میرے پر ظاہر ہو گیا کہ قرآن ہی پہلی تمام کتابوں کی ماں ہے اور ایسا ہی عربی تمام

امّ الالسنة من الله الاعلٰی - واما الباقية من اللغات -

زبانوں کی ماں اور خدا تعالی کی طرف سے ہے اور باقی زبانیں اسکی بیٹے

فهي لها كالبنين او البنات - ولا شك انّها كمثل ولدها او ولايدها

بیٹیوں کی طرح ہیں اور کچھ شک نہیں کہ وہ تمام زبانیں ام کے فرزندوں

وكلّ ياكل من اعشارها وموايدها - وكل يجتنون فاكهة هذه اللهجة

یا خانہ زاد کنیزکوں کی طرح ہیں اور ہر یک اسکی دیگوں اور اسی کے خوان میں سے کھا رہا ہے اور ہر یک اسکے پھل چکھ رہا ہے

ويملاؤن البطون بتلك المائدة ويشربون من تلك اللجة ويتخذون

اور اسی خوان سے اپنے پیٹ بھر رہے ہیں اور اسی دریا سے پانی پی رہے ہیں اور اسی حلہ سے انہوں

لباسًا من هذه الحُلّة - فهي مربية اعارها الدست - واختار لنفسها

نے اپنا لباس بنایا ہے اور وہ انکی مربی ہے جس نے بطور عاریت انکو لباس دیا اور اپنے ذات کیلئے

الدست - واما اختلاف الالسنة فی صور التركيب فليس من العجب

مسند اختیار کیا اور یہ بات کہ اگر عربی ام الالسنہ ہے تو زبانوں کی ترکیبوں میں کیوں اختلاف ہے تو یہ کچھ عجیب بات نہیں

وكذلك الاختلاف فی التصريف واطراد المواد ليس من دلايل عدم
اور اسیطرح جو اختلاف تصریف اور اطراد مواد مین ہے وہ بہی عدم اتحاد کی دلیل نہین ٹہر سکتا
الاتحاد ولولا اختلاف بهذا القدر فی التركيبات۔ لامتنع تغاير جيوب
اور اگر یہ تہوڑا سا اختلاف بہی جو ترکیبات کا اختلاف ہی لغات مین باقی نرہی تو وہ تغایر درمیان سے اٹھ جاتا
كثرة اللغات۔ فان وجود التراكيب المختلفة هو الذي غيّر صور
جو کثرت لغات کا موجب ہے کیونکہ مختلف ترکیبون کا زبانون مین پایا جانا ہی تو وہ امر ہے جس نے زبانون کی صورت
الالسنة۔ وهو السبب الاول للتفرقة۔ فلا يسوغ لمعترض ان يتكلم
کو متغایر کر کہا ہی اور وہی تو زبانون کے تفرقہ کا پہلا سبب ہے پس کسی معترض کیلئے جائز نہین جو ایسے کلمے
بمثل هذه الكلمات۔ واين متندحة هذه الاعتراضات فانها
منہہ پر لاوے اور ایسے اعتراضات کے گنجائش کہان ہی کیونکہ یہ مصادرہ علے المطلوب ہے جو مناظرات مین ممنوع ہے
مصادرة من الممنوعات۔ وكفاك ان الالسنة كلها مشتركة
اور تجہے یہ بات کفایت کرتی ہے کہ تمام زبانین بہت سے مفردات مین شریک ہیں
فی كثير من المفردات۔ وما اوغلت بل سأريك كاجلى البديهيات۔
اور مینے یہ مبالغہ سے نہین کہا بلکہ مین عنقریب تجہے بدیہیات کیطرح دکہلاؤن گا
فاستقم كما سمعت ولا تكن من المخطئين۔ واني لما وجدت الدلائل
پس تو قایم اور ثابت قدم ہو جا جیساکہ تونے سن لیا اور خطاکارون مین سے مت ہو اور مینے جب قران کریم سے
من الفرقان واطمئن قلبی بكتاب الله الرحمان اردت ان اطلب
دلایل پائے اور کتاب اللہ کی گواہی سے میرا دل مطمئن ہوگیا تو مینے ارادہ کیا کہ احادیث سے بہی کچہہ
الشهادة من الآثار۔ فاذا فيها كثير من الاسرار۔ ففرحت بها فرحة
دلائل لون پس جبکہ مینے حدیث کو دیکہا تو اُس مین بہت بہید پائے پس مین ایسا خوش
النشوان بالطلاء ووجدت وجد الثمل بالصهباء وشكرت الله نصير
ہوا جیساکہ نشہ پینے والا شراب سے خوشی ہوتا ہی اور جیساکہ مست کو شراب سے خوشی پہنچتی ہے اور خدا تعالی کا شکر

الصادقين ـ ثم بدا لي ان اثبت هذا الامر بالدلائل العقلية ـ لاتم الحجة على

کیا جو سچون کا حامی ہے ـ پھر مجھے یہ خیال آیا کہ اس امر کو دلائل سے ثابت کرون تا سخت ہواپرست اور جھگڑالو پر حجت پوری کردون

كل لجوج شديد الخصومة وابكت قوما مرتابين ـ فلو نزل الاشواق تهيج فكري

اور شک کرنیوالون کو لاجواب کر دون ـ پس میرے شوق ہمیشہ میرے فکر کو جنبش دیتے تھے

وتجيل في عرصاتها حجري ـ حتى فتحت علي ابواب الاستدلال ووقفت

اور اسکے میدانون مین میری عقل کو جولان دیتے تھے یہانتک کہ بہترے دلائل کے دروازے کھولے گئے ـ اور میں اہل

لامضاض زعم اهل الضلال وقوم ضالين ـ ووالله ما عانا بالي في

ضلال کے گمان باطل کو جلانیکے لئے واقف کیا گیا ـ اور بخدا کہ اس راہ مین میرے دل نے کچھ بھی

هذا السبيل وما اخرجت شيئا من الزنبيل وما فارقت كاس الكرى

تکلیف نہیں اٹھائی اور مینے اپنی زنبیل مین سے کچھ بھی نہیں نکالا اور مین خواب کے پیالون سے الگ نہیں ہوا ـ

وما نصصت ركاب السرى ـ بل رزقت كلها من حضرة الكبرياء وقصر

اور مینے رات کیوقت اونٹون کو نہیں چلایا بلکہ یہ سب نعمتین خدا تعالی کی طرف سے مجھ کو ملین اور اس نے

منه طول ليلتي الليلاء ـ وانقضت من حسن قضائه منيتي وما ارقت

میری اندھیری رات کی لمبائی کو کوتاہ کیا ـ اور میری آرزو اسکی حاجت روائی سے پوری ہوی اور کسی رات مین

في ليل مقلتي وما تخبشت غير امتعتي حتى ازلفت لي روضتي واثمرت

میری آنکھ بیدار نہیں رہی اور مینے اپنے سرمایہ کو ادھر ادھر سے کچھ اکٹھا نہیں کیا ـ یہانتک کہ میرا روضہ میرے لئے

شجرتي ـ وذللت علي قطوفها من رب العالمين ـ ووالله ان فوزي

قریب کیا گیا اور میرا درخت پھلدار ہو گیا اور اسکے خوشے میری پر خدا تعالی کیطرف سے جھکائے گئے ـ اور بخدا یہ میری کامیابی میرے

هذا من يد ربي ـ فاحمده واصلي على النبي عربي

رب کیطرف سے ہے پس مین اسکی تعریف کرتا ہون اور نبی عربی پر درود بھیجتا ہون

منه نزلت البركات ومنه اللحمة والسداة وهو هيأ لي اصلي وفرعي

اسی سے تمام برکتین نازل ہوئین اور اسی سے سب تانا بانا ہے اسی نے میرے لئے اصل اور فرع کو میسر کیا ـ

وانبت كلّ بذري وزرعي وهو خير المنبتين - وما كان لي حول

اور اُس نے میرے بیج اور کہیت کو اُگایا - اور وہ بہتر ہے سب اُگانیوالوں سے - اور میری کہاں طاقت تہی کہ مین

أنْ اعفّر العدا - وما هرّتُ إذْ هرّتُ ولكنّ الله هرى - وما رئيتُ

دشمنوں کو خاک مین ملاؤن اور مینے یہ سوٹا نہین چلایا جبکہ چلایا بلکہ خدا نے چلایا اور مینے مشقت نفس

رائحة شقّ النفس وما اشتدّت لي حاجتٌ إلى انضاء العنس -

کی بو نہیں دیکہی اور مجہکو کچہہ ضرورت پیش نہ آئی کہ مین اپنی اونٹنی کو لاغر کرون -

وما اعديتُ هيا كل الانظار وما جريتُ طلقا مع الافكار - وما رئيت

اور مینے قوی گہوڑے نظرون کے نہین دوڑائے اور مین ایک تگ بہی فکرون کے ساتہہ نہیں چلا - اور مینے اونچی

ذات كسور بل طرتُ كطيور او كراكب عيدهور - ووجدت ما تشتهي

نیچی زمین کو نہین دیکہا بلکہ مین پرندونکی طرح اُڑایا ایسے سوار کیطرح جو قوی اونٹ پر سوار ہو اور مینے ہر ایک امر جو جی

الانفسُ وتلذّ الاعين وأُرضعتُ من غير بكاء وانين - فتاليفي هذا

چاہتا ہے اور آنکہین اس سے لذت اُٹہاتی ہین پالیا اور بغیر رونے کے مجہہ کو دودہ پلایا گیا - پس یہہ میری تالیف

امرٌ من لديه - وكل امر يعود اليه وهو احسن المحمودين - واذا ازمعتُ

اسی کیطرف سے ہے اور ہریک امر اسیکی طرف رجوع کرتا ہے اور وہ ان سب لوگون سے جو تعریف کئے جاتے ہین بہتر ہے

لهذه الخطة وفكرت في تلك الآية وكذلك في ايات عُلّمت من حضرة

اور جب مینے اس بزرگ کام کیلئے قصد کیا اور اس آیت مین فکر کیا اور اسی طرح ان تمام آیتون مین جو مجہے حضرت احدیت

الاحديّة - فاحسستُ ان قارعا يقرع باب بالي - ويعلمني من علمٍ

سے سکہلائی گئین سو مجہے احساس ہوا کہ گویا ایک کہٹکہٹانیوالا میرے دل کے دروازے کو کہٹکہٹاتا ہے اور نہایت اونچا علم

عالي وينفخ روح التفهيم والتلقين - فسميت الكتاب منن الرحمان

مجہے سکہلاتا ہے اور تفہیم اور تلقین کی روح پہونکتا ہے پس مینے کتاب کا نام منن الرحمان

بما انعم علي ربّي بانواع الفضل والاحسان وهو خير المحسنين

رکہا کیونکہ کئی قسم کے فضل اور احسان سے خدا تعالی نے میرے پر انعام کیا اور وہ سب سے بہتر احسان کرنیوالا

وما كان هذا أول آلائه بل أني نشأت في نعمائه - وإنه والاني وربّاني

اور یہ اُسکی کچھ پہلی ہی نعمت نہیں بلکہ میں تو اسکی نعمتوں میں ہی پرورش پائی ہے - اور اُسنے مجھے دوست رکھا

وآتاني وتولاني وكفلني وصافاني - ونجّاني وعافاني وجعلني

اور میری پرورش کی اور مجھے دوست رکھا اور میرا متولی اور متکفل ہوا اور مجھے نجات دی اور مجھے محدثین ماموریں

من المحدثين المامورين -

میں سے کیا -

وأمّا تفصيل آيات تؤيّد آية أم القرى وتبيّن

اور ان آیتوں کی تفصیل جو آیت ام القریٰ کی مؤید ہیں اور جو ظاہر کرتی ہیں جو عربی

أن العربية أم الألسنة وإلهام الله الأعلى فمنها آية من الله

ام الالسنہ اور الہام الٰہی ہے سو یہ تفصیل مع دلیل ہے چنانچہ انہیں سے ایک وہ آیت ہے جو سورہ

المنان في سورة الرحمٰن - أعني قوله خلق الإنسان علّمه

رحمان میں ہے یعنی خلق الانسان علمہ البیان جس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور

البيان - فالمراد من البيان اللغت العربية - كما تشير إليه الآية

اُسکو بولنا سکھایا سو بیان سے مراد جسکے معنے بولنا ہے زبان عربی ہے جیسا کہ دوسری آیت

الثانية أعني قوله تعالى عربي مبين - فجعل لفظ المبين وصفًا

اسی کیطرف اشارہ کرتی ہے یعنے عربی مبین سو خدا نے مبین کے لفظ کو عربی کے لئے ایک

خاصًا للعربية وأشار إلى أنه من صفاتها الذاتية - ولا يشترك فيه أحد

خاص صفت ٹھہرایا اور اس بات کیطرف اشارہ کیا کہ یہ لفظ بیان کا عربی کے صفات خاصہ میں سے

من الألسنة كما لا يخفى على المتفكّرين - وأشار بلفظ البيان إلى

ہے اور کوئی دوسری زبان اس صفت میں اسکی شریک نہیں جیسا کہ فکر کرنیوالوں پر پوشیدہ نہیں - اور بیان کے لفظ کے

بلاغت هذا اللسان - وإلى أنها هي اللسان الكاملة وأنها أحاطت

ساتھ اس زبان کی بلاغت کیطرف اشارہ کیا - اور نیز اس بات کیطرف اشارہ کہ یہ زبان کامل اور ہر یک امر کا احتیاج پر محیط ہے

كلما اشتدت اليه الحاجة۔ وتصوبت مطرها بقدر ما اقتضت البلدة

اور اسکا مینہ اسقدر برسا ہی جسقدر زمین کو ضرورت تھی۔ اور دلون کے خیال ظاہر کرنے کے لئے

ووافقت كل لغت فى ابرازما فى الضمائر وساوى الفطرة البشرية كتساوى

ہر ایک زبان فایق ہے۔ اور فطرت بشری سے ایسی برابر ہے جیسا کہ ایک دائرہ دوسرے

الدوائر۔ وكل ما اقتضته القوى الانسانية وابتغته التصورات الانسية

دایرے سے برابر ہو۔ اور وہ تمام امور جنکو انسانی قوی چاہتے ہین اور انسانی تصورات اُنکے خواہشمند ہین۔

وكل ما طلبه حوائج فطرة الانسان۔ فيحاذيها مفردات هذه اللسان۔

اور وہ تمام امور جنکو انسانی فطرت کے حاجتین طلب کرتی ہین سو اس زبان کے مفردات اُنکے مقابل پر واقع ہین۔

مع تيسير النطق والقاء الاثر على الجنان۔ فاتبع ما جاءك من اليقين

اور ساتھ اسکے یہ خوبی ہو کہ بولنے کے طریق کو آسان کیا گیا ہے ایسا کہ دل پر اثر پڑے۔

ثم سياق هذه الاية يزيدك فى الدراية۔ فانه يدل بالدلالة القطعية

پھر اس آیت کا سیاق درایت کو زیادہ کرتا ہے کیونکہ وہ سیاق اُن پوشیدہ بھیدون پر

على ما قلنا من الاسرار الخفية۔ لتكون من الموقنين۔ فتفكر فى اية

دلالت کرتا ہے جو ہم بیان کر چکے ہین تاکہ تو یقین والون ہین سے ہو جائے پس اس آیت میں غور کر

الرحمن علم القرآن۔ فان الغرض فيها ذكر القرآن والحث على التلاوة

یعنی الرحمن علم القرآن کیونکہ اِس آیت میں مقصود دو باتین ہین۔ قرآن کی فضیلت کا ذکر اور اُسکی تلاوت

والامعان ولا يحصل هذا الغرض الا بعد تعلم العربية والمهارة التامة

اور سوچنے پر ترغیب اور یہ غرض بجز اسکے حاصل نہین ہو سکتی کہ عربی کو سیکھین اور اسمین مہارت تامہ حاصل کرین

فى هذه اللهجة۔ فلاجل هذه الاشارة۔ قدم الله اية علم القرآن

پس اسی اشارت کی غرض سے خداتعالی نے آیۃ علم القرآن کو مقدم کیا۔

ثم قفاه اية علمه البيان۔ كانه قال المنة منتان۔ تنزيل القرآن

پھر بعد اسکے آیت علمہ البیان کو لایا پس گویا کہ اُس نے یہ کہا کہ احسان دو احسان ہیں (۱) قرآن کا اُتارنا

وتخصیص العربیۃ باحسن البیان۔ وتعلیمہا لآدم لینتفع بہ نوع الانسان

اور عربی کو بلاغت فصاحت کے ساتھ مخصوص کرنا اور آدم کو عربی کی تعلیم دینا تا نوع انسان اُس سے منتفع ہو

فانّہا مخزن علوم عالیۃ وھدایات ابدیّۃ من المنّان کما لا یخفٰی

کیونکہ عربی علوم عالیہ کی مخزن ہے اور اسمیں خدا تعالیٰ کیطرف سے ابدی ہدایتیں ہیں جیساکہ تدبر کرنیوالوں

علی المتدبّرین ✣

پر پوشیدہ نہیں ✣

فالحاصل انہ ذکر اوّلا نعمۃ الفرقان۔ ثم ذکر نعمۃ اُخرٰی

پس حاصل کلام یہ ہے کہ اول خدا تعالیٰ نے فرقان کی نعمت کو ذکر کیا ہے پھر اس دوسری نعمت کو ذکر کیا

التی ھی لہا کالبنیان۔ واشار الیہا بلفظ البیان لیعلم انّہا ھو العربی

جو اُسکے لئے بنیاد کی طرح ہے اور اس بات کیطرف بیان کے لفظ کے ساتھ اشارہ کیا تا معلوم ہو کہ اس

المبین۔ فان القرآن ما جعل البیان صفۃ احد من الالسنۃ من

صفت سے موصوف عربی زبان ہی ہے کیونکہ قرآن نے بیان کے لفظ کو بجز عربی کے کسی زبان کی صفت نہیں ٹھہرایا

دون ھذہ اللّہجۃ۔ فایّ قرینۃ اقوٰی وادلّ من ھذہ القرینۃ

پس کونسا قرینہ اس قرینہ سے زیادہ قوی اور زیادہ دلالت کرنے والا ہے اگر تم

لو کنتم متفکّرین۔ الا ترٰی ان القرآن سمّٰی غیر العربیۃ اعجمیا

فکر کرنے والے ہو۔ کیا تو نہیں جانتا کہ قرآن نے غیر زبانوں کا نام اعجمی رکھا ہو

فمن الغباوۃ ان تجعلہا للعربیۃ سمیّا۔ فافہم ان کنت زکیا ولا تکن

پس نادانی ہوگی کہ ان زبانوں کو عربی کا ہمنام اور ہمرتبہ ٹھہرایا جائے پس اگر تو زکی ہے تو سمجھ لے

من المعرضین۔ والنص صریح وما ینکرہ الا وقیح من المعاندین

اور کنارہ کرنیوالوں سے مت ہو۔ اور یہ نص صریح ہے اور کوئی اس سے انکار نہیں کریگا مگر بے حیا جو معاندوں میں سے ہوگا

ومنہا ما قال ذو المجد والعزّۃ فی اٰیۃ بعد ھٰذہ

اور ان آیتوں میں سے ایک وہ آیت ہے جو خدائے ذو المجد والعزت نے بعد اس

الآية اعني قول الله الحنّان - الشمس والقمر بحسبان - فانظر

آیت کے ذکر فرمائی ہے یعنے خداے بزرگ اور مہربان کا یہ قول کہ الشمس والقمر بحسبان - پس اس مضمون کو

الى ما قال الرحمان - وفكر كذي العقل والامعان - وتذكّر

سوچ جو خداتعالےٰ نے فرمایا اور عقلمندون اور سوچنے والون کیطرح غور کر اور رشد کے

كالمسترشدين - فانّ هذه الآية تؤيّد آية اولى - ويفسر معناها

طالبونکی طرح یاد کر - کیونکہ یہ آیت پہلی آیت کی تائید کرتی ہے اور ایک کھلی تفسیر کے

بتفسير جلي - كما لا يخفى على المفكّرين - وبيانه ان الشمس والقمر

ساتھ اسکے معنی بیان کرتی ہے جیسا کہ سوچنے والون پر پوشیدہ نہین اور بیان اسکا یہ ہے کہ آفتاب اور چاند

يجريان متعاقبين - ويحملان نورًا واحدًا في اللونين - وكذالك

ایک دوسرے کے پیچھے متعاقب چلتے ہین اور ایک ہی نور کو دو رنگون مین اٹھائے پھرتے ہین اور یہی مثال

العربية والقرآن فانهما تعاقبا واتحد البروق واللمعان - اما القرآن

عربی اور قرآن کی ہے کیونکہ وہ ایکدوسرے کے بعد چل رہی ہیں اور روشنی اور چمک مین اتحاد رکھتی ہین - سو

فهو كالشارق المنير - والعربية كالبدر المستنير - ومع ذلك ترى

قرآن تو مہر تابان کیطرح ہے اور عربی ماہتاب کی طرح - اور باوصف اس کے

العربية اسرع في المسير - واجرى على لسان الصالح والشرير

عربی سیر مین تیز رو ہے اور نیک اور بد کی زبان پر زیادہ جاری ہوگئی ہے

وما كانت شمس القرآن ان تدرك هذا القمر - وكذالك قدر الله

اور قرآن کا آفتاب اسکی حرکت کو نہین پہنچا اور خداتعالیٰ نے اس امر کو

هذا الامر - وانهما بحسبان - ويجريان كما أُجريا ولا يبغيان - بحسبان

اسی طرح مقدر کیا اور وہ دونون ایک حساب پر چل رہے ہین اور جیسا کہ چلایا گیا ویسا ہی چل رہے ہین اور اپنے

مقدر من الرحمن - فترى ان القرآن يجري برعاية انواع الاستعداد

اپنے اندازہ سے کم و بیش نہین ہوتے - سو قرآن تو استعدادون کے لحاظ پر چلتا ہے -

ويكشف على الطالب اسرار المعاد - ويربي الحكماء كما يربي السفهاء -

اور طالب پر معاد کے بھید کھولتا ہے - اور حکیموں کی پرورش ایسا کرتا ہے جیسا کہ بیوقوفوں کی پرورش کرتا ہے

ويعلم العقلاء كما يعلم الجهلاء - وفيه بلاغ لكل مرتبة الفهم - وتسلية

اور عقلمندوں کو اسی طرح سکھلاتا ہے جیسا کہ جاہلوں کو اور اسمیں ہر ایک سمجھ کے مرتبہ کیلئے طریق تبلیغ موجود ہے اور

لكل ارباب الدهاء والوهم - وساوى جميع انواع الادراك - من

ہر ایک دانش اور وہم کیلئے تسلی کا راہ ہے اور ادراک کی تمام قسموں سے وہ برابر ہے - گو

اهل الارض لسائي اهل الافلاك - وانه احاط دوائر فهم الانسان -

کتنے قسم زمین سے آسمان تک ہوں اور وہ انسانی فہم کے تمام دائرہ پر محیط ہے -

مع التزام الحق واقامة البرهان - وانه نور تام مبين - واما اللغة

اور وہ پورا پورا اور ظاہر ہے رہی عربی زبان

العربية فحسبها انها تجري تحت مقاصد القران - وتتم بمفرداتها

سو اسکے چلنے کا طریق یہ ہے کہ وہ قرآن کے مقاصد کے نیچے چلتی ہے اور اپنے مفردات

جميع دوائر دين الرحمان وتخدم سائر انواع التعليم والتلقين - وانها

کے ساتھ دین کے تمام دائروں کو پورا کرتی ہے اور تعلیم اور تلقین کے تمام قسموں کی خدمت کرتی ہے - اور یہ بولی

من اعظم مجالي القدرة الربانية - وخصها الله بنظام فطري من جميع

قدرت ربانی کی عظیم الشان جلوہ گاہوں میں سے ہے اور خدا تعالی نے اسکو تمام زبانوں میں سے نظام فطری کے ساتھ

الالسنة - واودعها محاسن الصنعة الالهية - فاحاطت جميع لطائف

خاص کیا ہے اور اسمیں طرح طرح کی صنعت الٰہیہ کے محاسن رکھے ہیں پس یہ بولی بیان کے تمام لطائف

البيان - وابدى الجمال كاحسن اشياء صدرت من الرحمان - وهذا

پر محیط ہے اور اپنے جمال کو ایسے طور سے ظاہر کیا ہے جو ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو خدا تعالی

هو الدليل على انها ليست من الانسان - وفيها صبغة حكمية من الله

سے صادر ہوئی ہیں اور یہی دلیل اس بات پر ہے کہ یہ بولی انسان کیطرف سے نہیں اور اسمیں خدا تعالی کیطرف سے ایک پر حکمت

المنان۔ وفيها حسن وبهاء وانواع اللمعان۔ وفيها عجائب صانع عظيم

رنگ ہے۔ اور حسن اور خوبصورتی اور قسما قسم کی چمک ہے اور صنعت الٰہی کے عظیم الشان عجائبات

الشان۔ تلمع وجهها بين صفوف السنة شتّى۔ كانها كوكب درّى فى

ہیں السنہ کئی و یا نون کی صفون کے اندر چمک رہا ہے گویا یہ ایک چمکتا ہوا موتی اندھیری

الدجى۔ وانها كروضة طيبة على نهر جار۔ مثمرة بانواع ثمار۔ واما

میں ہے اور یہ اس پاکیزہ باغ کیطرح ہے جو نہر پر جاری ہو جو پھلوں سے لدا ہوا ہو مگر دوسری

الالسن الاخرى۔ فقد غير وجهها قترُ تصرّف النوكى۔ وما بقيت على

زبانیں سو ان کا یہ حال ہے کہ احمقوں کے تصرف کے غبار نے بہت سا حصہ انکا تغیر کر دیا ہے اور

صورتها الاولى۔ فهى كاشجار اجتثّت من مغارسها وبعدت من نواظر

وہ اپنی پہلی صورت پر باقی نہیں ہیں پس وہ اُن درختوں کیطرح ہیں جو اپنی جگہ سے اکھیڑے گئے اور اپنے نگہبان

حارسها۔ ونبذت فى موماة وقفر وفلاة۔ فاصفرّت اوراقها۔

کی آنکھوں سے دور کئے گئے اور ایسے بیابان میں ڈالے گئے جہاں پانی نہیں اور ایسے جنگل میں جہاں کوئی درخت نہیں

ويبست ساقها۔ وسقطت اثمارها۔ وذهبت نضرتها واخضرارها

پس اُسکے پتے زرد ہو گئے اور انکے پھل گر گئے اور اُنکی تازگی اور سبزی جاتی رہی

وترى وجهها كالمجذومين ۔

اور تو دیکھتا ہے کہ اُن کا چہرہ جذامیوں کی طرح ہو گیا ۔

فواها للعربية ما احسن وجهها فى الحلل المنيرة

پس عربی زبان کیا ہی عمدہ ہے اور کیا اچھا اسکا چہرہ ہے جو چمکیلے اور کامل پیرایہ

الكاملة۔ اشرقت الارض بانوارها التامة۔ وتحقق بها كمال الهوية

میں نظر آتا ہے زمین اُسکے پورے نوروں سے چمک اٹھی ہے اور بشری ماہیت کا کمال اُس سے ثابت

البشرية۔ توجد فيها عجائب الصانع الحكيم القدير۔ كما توجد فى كل

ہو گیا ہے اُسمیں عجائب کام خدائے صانع حکیم قادر کی ظاہر ہیں جیسا کہ اُن تمام چیزوں میں

شيءٍ صدر من البديع الكبير۔ واكمل الله جميع اعضائها۔ وما غادر شيئاً

پائی جاتی ہین جو اُس بزرگ بیمثل پیدا کنندہ سے صادر ہوی ہین اور خدا تعالی نے اُسکے تمام اعضا کو کامل کیا ہے اور اسکے حسن

من حُسنها وبهائها۔ فلاجرم تجدها كاملة في البيان۔ محيطة على

اور خوبی سے کوئی چیز اُٹھا نہین رکھی۔ پس اسیوجہ سے تو اسکو بیان مین کامل پائیگا اور دیکھے گا کہ وہ انسان

اغراض نوع الانسان۔ فما من عمل يبدو الى انقراض الزمان۔ ولا من صفةٍ

کی تمام غرضون پر محیط ہے پس ایسا کوئی بھی عمل ان عملوں مین سے نہین کہ جو زمانہ کے اخیر تک ظاہر ہون اور نہ ایسی کوئی

من صفات الله الديّان۔ وما من عقيدةٍ من عقائد البرية الّا ولها

صفت خدا تعالی مین پائی جاتی ہے اور نہ کوئی ایسا عقیدہ لوگون کے عقائد مین سے ہے جس کے لئے

لفظ مفرد في العربية۔ فاختبر ان كنتَ من المرتابين۔ وان كنتَ تقوم

عربی مین لفظ مفرد موضوع نہ ہو پس تو آزمالے اگر تجھے شک ہے اور اگر تو آزمائش کیلئے

للخبرة كطالب الحق والحقيقة۔ فوالله ما تجد امراً من امور صحيفة

اُٹھے جیسا کہ حق اور حقیقت کے طالب اُٹھتے ہین۔ تو بخدا صحیفہ فطرت مین سے کوئی ایسا امر تو نہین دیکھیگا

الفطرة۔ ولا سرّاً من مكتوبات قانون القدرة۔ الّا وتجد بحذائه لفظاً مفرداً

اور نہ کوئی ایسا بھید قانون قدرت کے پوشیدہ بھیدون مین سے دیکھیگا جس کے مقابل پر کوئی لفظ

في هٰذه اللهجة فدقق النظر هل تجد قولي كالمتصلّفين۔ كلا بل انّ

مفرد اِس زبان مین نہ ہو پس ایک باریک نظر سے دیکھ کیا تو لاف زن لوگونکیطرح میری بات کو پاتا ہے۔ ایسا ہرگز

العربيّة احاطت جميع اغراضنا كالدائرة۔ ونجدها وصحيفة الفطرة

نہین بلکہ حق بات یہی ہے کہ زبان عربی ایک دائرہ کیطرح ہماری تمام اغراض پر محیط ہے اور تو زبان عربی اور صحیفہ فطرت کو اُن

كالمرايا المتقابلة۔ وما تجد من اخلاق۔ وافعال وعقائد واعمال۔ ودعوات

دو آئینون کیطرح پائیگا جو ایکدوسرے کے مقابل ہون اور تو ایسا کوئی خلق نہیں پائیگا اور نہ کوئی ایسا عقیدہ اور نہ کوئی ایسی دعائین

وعبادات۔ وجذبات وشهوات الا ونجد بحذائها مفردات ولا تجد

اور نہ ایسی عبادتین اور نہ ایسے جذبات اور نہ ایسی شہوات جن کے مقابل پر زبان عربی مین مفردات نہ پائے جاتے ہین اور

ھذا الکمال فی غیر العربیۃ - فاختبران کنت لا تؤمن بھذہ الحقیقۃ

یہ کمال کسی غیر زبان مین توہرگزنہ پائیگا سو تو اس بات کو آزما لے اگر تو اس حقیقت کو باور نہین کرتا اور

ولا تستعجل کالمعاندین ✤

معاندون کی طرح جلدی مت کر ✤

واعلم ان للعربیۃ - وصحیفۃ القدرۃ تعلقات طبعیۃ

اور یہ بات جان رکہہ کہ عربی اور صحیفہ قدرت مین طبعی تعلقات واقع ہین اور

وانعکاسات ابدیۃ - کانھما مرایا متقابلۃ من الرحمان او توامان متماثلان

ابدی انعکاس ہیں گویا وہ دونون خداتعالی کی طرف سے مرایا متقابلہ ہین یا توام ہین جو ایکدوسرے سے مماثلت رکہتے ہین

او عینان من منبع تجریان تصدغان فانظر ولا تکن کالعمین - فھذہ نصوص قطعیۃ

یا ایک ہی منبع مین سے دوچشمے نکل رہی ہین اور ایکدوسرے کیسے برابر چلی جاتی ہیں پس سوچ اور اندہون کی طرح مت ہو پس یہ قطعی نصوص اور

وحجج یقینیۃ علی ان العربیۃ ھی اللسان - والفرقان ھو النور التام

یقینی حجتین ہین جو اس بات پر دلالت کرتی ہین جو حقیقی زبان عربی ہے اور حقیقی کتاب اللہ قران ہے جو نور تام

الفرقان ففکر ولا تکن من الغافلین - ومن فکر فی القرآن وتدبر کلمات

اور حق و باطل مین فرق کرتا ہو پس سوچ اور غافلون میں سے مت ہو اور جو شخص قران میں غور کرے اور فرقان مین

الفرقان - ففھم ان ھذا قد ثبت من البرھان - وما کتبناہ کالظانین

تدبر کرے وہ سمجہہ لیگا کہ یہ ساری باتین دلیل سے ثابت ہو گئی ہیں اور ہمنے ظن کرنیوالون کیطرح نہین لکہا

بل اوتینا علما کنور مبین ✤

بلکہ ہمکو ایک کہلے کہلے نور کیطرح علم ملا ہے ✤

ثم اعلم یا طالب الرشد والسداد ان التوحید لا یتم الا

پہر اے رشد اور صلاح کے طالب اس بات کو جان کہ توحید بجز اس اعتقاد کے پوری

بھذا الاعتقاد ولا بد من ان نؤمن بکمال الوثوق والاعتماد - بان کل خیر

نہین ہوتی اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم کمال وثوق اور اعتماد سے اس بات پر ایمان لاوین کہ ہر ایک

صدر من رب العباد وهو مبدء كلّ فيض للعالمين ۔ ومن المعلوم

خیر خدا تعالیٰ سے ہی صادر ہوتی ہے اور تمام مخلوقات کے لئے وہی ہر یک فیض کا مبدء ہے ۔ اور جو لوگ صاحب

عند ذوی العرفان ۔ انّ طاقة النطق والبیان ۔ من اعظم کمالات

معرفت ہیں وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ نطق اور بیان کی طاقت نوع انسان کے بزرگتر کمالات

نوع الانسان ۔ بل هی کالارواح للابدان ۔ فکیف یتصور انها ما اعطیت

میں سے ہے بلکہ وہ انسان کے لئے ایسی ہے جیسے بدنوں کے لئے روح ۔ پس کیونکر گمان کریں کہ وہ

من ید المنان ۔ کلا بل هی تتمة الخلقة البشریة وحقیقة الارواح الانسیة

انسان کو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے نہیں ملی یہ بات ہرگز نہیں بلکہ زبان انسان کی پیدائش کا تتمہ ہے اور انسانی روح کی حقیقت ہے

وانها من اعظم نعم حضرة الاحدیة ۔ ولا یتم التوحید الا بعد هذه

اور خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک بہت بڑی نعمت ہے اور توحید بجز اس عقیدہ کے پوری نہیں

العقیدة ای یرضی موحّد بامرٍ فیه نقص حضرة العزة ۔ او فیه شرک کعقائد

ہو سکتی کیا کوئی موحد کسی ایسے امر پر راضی ہو سکتا ہے جسمیں حضرت عزت کی نسبت نقص لازم آوے یا اسمیں مشرکوں

المشرکین ۔ وان الذین یعرفون الله حق العرفان ۔ یعلمون انه فی کل

کے عقیدے کیطرح شرک ہو ۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کو حق پہچاننے کا پہچانتے ہیں ۔ جانتے ہیں کہ وہ ہر یک

خیر مبدء الفیضان ۔ وانه موجد الموجودین ۔ ولا یتکلمون کالدهریین

خیر کا مبدء ہے اور ہر یک موجود کا موجد ہے اور دہریوں اور طبعیوں کی طرح

والطبیعیین ۔ اولئک الذین اوتوا حظًّا من المعرفة ۔ وسقوا من کاسِ

کلام نہیں کرتے یہ لوگ وہی ہیں جن کو معرفت کا حصہ دیا گیا ہے اور توحید کے پیالے

توحید الحضرة وجُعلوا من الفائزین ۔ وان ربنا کامل من جمیع الجهات

پلائے گئے ہیں اور کامیابوں میں سے کئے گئے ہیں اور ہمارا خدا ہر یک جہت سے کامل ہے

ولا یعزیٰ الیه نُقص فی الذات او الصفات ۔ وانه حمید لا یفرط الیه

اور کوئی نقص اسکی ذات اور صفات کیطرف عاید نہیں ہو سکتا اور وہ تعریف کیا گیا ہے کوئی

ذمّ وقدوس لا یلحقه وصم - وهذا هو محجّة الاهتداء ومشرب

بدی اسکی طرف پیشدستی نہیں کرسکتی اور وہ نہایت پاک ہے کوئی عیب اسکے شامل حال نہیں ہوسکتا یہی ہدایت پانی

الاولیاء والاصفیاء - وصراط الذین انعم الله علیهم وسبیل الّذین

کی راہ ہے اور اولیا اور اصفیا کا مشرب ہے - اور ان لوگوں کی راہ ہے جن کو آنکھیں دی گئیں

نوّر عینهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین - فوالله الّذی هو

مگر جن پر خدا کا غضب اور گمراہ ہیں انکی یہ راہ نہیں پس اس خدا کی قسم ہے جو

ذو الجلال والاکرام - ان البشر ما وجد کمالًا الّا من فیضه التّام

ذوالجلال والاکرام ہے کہ انسان نے ہر یک کمال اسی کی فیض سے پایا ہے

وهو خیر المنعمین - ام یقولون انّ نعمة النطق ما جاءت من الرحمان

اور وہ بہتر انعام کرنیوالا ہے کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ بولنے کی نعمت خداتعالی سے انسان کو نہیں ملی

وما کان معطیها خالق الانسان - فهذا ظلم وزور وغلو فی العدوان -

اور انسان کا پیدا کرنیوالا اس نعمت کا دینے والا نہیں پس یہ ظلم اور جھوٹھ ہے اور ظلم میں شیطان

کالشیاطین - وتلك قوم ما قدروا الله حق قدره - وما نظروا الی

کی طرح غلو ہے - اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خداتعالی کی وہ قدر نہیں کی جو قدر کرنیکا حق تھا اور اسکے

شمسه وبدره - وما فکروا انه هو رافع کل الدّجی - وانّه خالق

سورج اور چاند کیطرف نظر اٹھاکر نہیں دیکھا اور یہ نہیں سوچا کہ وہ وہ خدا ہے جو ہر یک تاریکی کو

الارض والسموات العُلی - خلق الانسان ثم انطقه ثم هدی - وما من

دور کرتا اور بلند آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اس نے انسان کو پیدا کیا پھر اسکو بولی سکھائی اور پھر ہدایت دی

نعمةٍ الا اعطی - فهذا هو ربّنا الاعلی - وخالقنا الاغنی -

اور کوئی ایسی نعمت نہیں جو اس نے عطا نہیں کی پس یہی ہمارا بزرگ خدا ہے اور ہمارا پیدا کنندہ جو نہایت غنی ہے

وسعت نعمه ظاهرنا وباطننا - واحاطت آلائه ابداننا وانفسنا -

اسکی نعمتیں ہمارے ظاہر اور باطن پر محیط ہو رہی ہیں اور اسکی بخشش ہمارے بدنوں اور جانوں پر احاطہ کر رہی ہیں

هوالذی خلق الانسان - واتم الخلق وزان - واکمل الاحسان

وہی ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اسکی پیدایش کو پورا کیا او زینت بخشی اور اپنے احسان کو کمال تک

فکیف یظنّ انہ ما علّم البیان - اتظن انّہ قدر علی خلق البشر

پہنچایا - پس ایسے محسن کی نسبت کیونکر گمان کیا جائے کہ اس نے انسان کو بولنا نہ سکھایا کیا تیرا یہ ظن ہے کہ وہ انسان

وما قدر علی الانطاق وازالۃ الحصر اوکان من الغافلین - افانت

کے پیدا کرنے پر تو قادر ہوا لیکن اسکے بولانے اور اسکی زبان کھولنے پر قادر نہ ہوسکا یا وہ غافلوں میں تھا کیا تو

تعجب ھھنا من قدرۃ رب العالمین - وتری انہ قوی متین -

اس جگہ رب العالمین کی قدرت سے تعجب کریگا - اور تو دیکھتا ہے کہ وہ زبردست قوت والا ہے -

وانہ خالق الجوھر والعرض - ومنور السماوات والارض - ومجیب

اور وہ جوہر اور عرض کو پیدا کرنیوالا ہے اور زمین اور آسمان کو روشن کرنیوالا ہے اور دعاؤں

دعوۃ الداعین - فھل لك ان تتوب الیہ وتمیل - وتتحامی القال

کو قبول کرنیوالا ہے پس کیا تو اس بات کیطرف رغبت رکھتا ہے کہ اسکی طرف رجوع کرے اور قیل

والقیل - واللہ یحب الصالحین

وقال کو چھوڑ دے اور خدا نیک بندوں سے محبت رکھتا ہے

فلما ثبت ان ربنا ھو نور کل شئ من الاشیاء - ومنیر ما فی

اور جبکہ ثابت ہوا کہ ہمارا خدا ہر یک چیز کا نور اور زمین اور آسمان کا

الارض والسماء - ثبت انہ المفیض من جمیع الانحاء - وخالق الرقیع

روشن کرنیوالا ہے تو ثابت ہوگیا کہ وہی ہر یک طرح سے مبدء جمیع فیوض ہے اور وہی زمین و آسمان

والغبراء - وھو احسن الخالقین - وانہ اعطی العینین وخلق اللسان

کا خالق اور احسن الخالقین ہے اُس نے دو آنکھیں دیں اور زبان اور

والشفتین - وھدی الرضیع الی النجدین - وما غادر من کمال مطلوب

ہونٹھ دئیے اور بچہ کو پستانوں کیطرف ہدایت دی اور کوئی ایسا کمال انسانی اٹھا نہ رکھا

الا اعطاها باحسن اسلوب۔ فمن الغباوة ان تظن ان النطق الذي

جسکی طرف انسان کو حاجت ہو اور ہر ایک مطلب احسن طور سے ادا کیا پس یہ نادانی ہوگی کہ ایسا گمان کیا جائے کہ وہ نطق

هو نور حقيقة الانسان۔ ومناط العبادة والذكر والايمان۔ ما أعطي

جو انسانی حقیقت کا نور ہے اور ذکر اور ایمان اور عبادت کا مدار ہے وہی خدا تعالی

مع الخلقة من الرحمان۔ بل وجده البشر بشق النفس وجهد الجنان

کیطرف سے انسانی پیدائش کو نہیں ملا بلکہ انسان نے اُسکو اپنی محنت اور مشقت سے بعد مدت

بعد تطاول امد وامتداد الزمان۔ وهل هذا الا افتراء الكاذبين۔

مدید اور زمانہ دراز کے پایا اور یہ خیال صریح دروغگو لوگوں کا افترا ہے۔

ومن آمن بالذي له كمال تام في الذات والصفات۔ وفيوض متنوعة

اور جو شخص اس ذات پر ایمان لایا ہو جو اپنی ذات اور صفات میں کمال تام رکھتا ہے جو رنگا رنگ کے فیوض

لاهل الارض والسموات۔ وعرف انه مبدء الفيوض من جميع الجهات

زمین اور آسمان کے باشندوں کیلئے رکھتا ہے اور اُس نے جان لیا ہو کہ خدا تعالی ہر ایک جہت سے مبدء فیض

يؤمن بالضرورة بانه اعطى كل شيء خلقه وما غادر شيئا من الكمالات وهو مفيض

ہے وہ بالضرورت اس بات پر ایمان لائیگا کہ اُس نے ہر ایک چیز کو اسکے مناسب حال پیدائش بخشی ہے اور کوئی مطلوب باقی نہیں چھوڑا اور

كل فيض احتاجت اليه طبائع المخلوقات بحسب الاستعدادات۔ وما

ہر ایک فیض کا مبدء ہے اور مخلوقات کی طبیعتیں بحسب استعداد اسکی طرف محتاج ہیں۔ اور کوئی

نعب غراب الا بتعليمه۔ وما زأر اسد الا بتفهيمه۔ هو منبع كل خير وفيضان

کوا کان کان نہیں کرتا اور نہ شیر گرجتا ہے مگر اسی کی تعلیم اور تفہیم سے اور وہ ہر ایک خیر اور فیض کا مبدء

ومعلم كل نطق وبيان وكذلك كان شأن رب العالمين۔ اتزعم انه ربي

اور ہر ایک نطق اور بیان کا معلم ہے اور ایسی ہی رب العالمین کی شان ہونی چاہئے تھی کیا تیرا یہ زعم ہے

الانسان كرجل عاجز من اكمال التربية۔ لا بل رباه بايدي القدرة التامة

کہ اُس نے انسان کی اُس شخص کیطرح پرورش کی جو کامل پرورش کرنے سے عاجز ہو یہ ہرگز درست نہیں بلکہ اُس نے قدرت تامہ

حتے وھب له لقب الخليفة - وكمله بكمال الفضل والرحمة واعطى له
کے دونوں ہاتھوں سے پرورش کی ہے یہانتک کہ اسکو خلیفہ کالقب عطا کیا اور کمال فضل اور رحمت سے اسکو کامل کیا اور اسکو
مالم يعط احدمن المخلوقين - وانه هوالله الذي يربي الاشجار بتربية
وہ نعمتیں دیں جو کسی مخلوق کو نہیں دیں اور وہ وہی خدا ہے جو کامل تربیت کے ساتھ درختوں کی پرورش
كاملة - حتى يجعلها دوحا ذات عظمة - ويزينها بزهر وانواع ثمرة و
کرتا ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے درخت انکو کر دیتا ہے اور انکو پھولوں اور قسما قسم کے پھلوں اور
اظلال باردة ممدودة تسر الناظرين - فما زعمك انه خلق الانسان
ٹھنڈے اور پھیلے ہوئے سایوں سے آرائش دیتا ہے اور ایسی آرائش دیتا ہے کہ دیکھنے والے خوش ہوتے ہیں پس تیرا کیا زعم ہے کہ اُس
خلقا غير تام وما بلغه الى مقام فيه كمال نظام - وتركه ناقصا
خدا نے انسان کو ناقص پیدا کیا ہے اور ایسے کمال تک نہیں پہنچایا جسمیں نظام کا کمال ہے اور گونگے والوں کیطرح
كاللاغبين - ثم العلوم التي توجد في مفردات اللسان العربية
اسکو ناقص چھوڑ دیا - پھر وہ علوم جو عربی زبان کے مفردات میں پائے جاتے ہیں وہ کھلے کھلے طور پر
تشهد بالشهادة الجلية انها ليست فعل احد من البرية وانها من
گواہی دیتے ہیں کہ وہ مخلوق کا فعل نہیں ہیں اور اُسکا فعل ہے جس نے آسمان
خالق السماء والارضين - ولا يختلج في قلبك ان الانسان لاينوله
اور زمین کو پیدا کیا ہے اور تیرے دل میں یہ بات خلجان پیدا نہ کرے کہ انسان بولتا ہوا
ناطقا متكلما بل يجد هذا الكمال متعلما كما نشاهد بالحق واليقين -
اور باتیں کرتا ہوا پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کمال کو بذریعہ تعلیم کے پاتا ہے جیسا کہ ہم یقینی طور پر مشاہدہ کر رہے ہیں
فان هذا الايراد عليك لالك فاصلح حالك ولا يغفل بالك كالنائمين
کیونکہ یہ اعتراض درحقیقت تیرے پر ہے نہ تیرے لئے پس اپنے حال کو درست کر اور اپنے دل کو سوتے ہوؤں کی طرح غافل مت کر
فانك اذا قبلت ان النطق لا يحصل الا بالتعليم - فلزمك ان تقبل
کیونکہ جب تو نے قبول کر لیا کہ بولنا صرف تعلیم کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے سو تجھے اس بات کا قبول کرنا بھی لازم

ان البشر الاول ما فہم الا بالتفہیم۔ فاقررت بما انکرت ان کنت

گیا کہ پہلا انسان بہی بجز سمجہانیکے خود بخود نہیں سمجہ سکا پس اس صورت میں تو تونے اسبات کا اقرار کردیا جسکا انکار

من المتفکرین۔ وقد جرب الناس وتظاہر الخبرۃ والقیاس ان الاطفال

کردیا تہا۔ یہی درست ہے اگر تو سوچ اور فکر کرے اور یہ بات تحقیق شدہ امر ہے کہ لوگ آزما چکے اور آزمائش اور قیاس نے بالاتفاق

المتولدین لو یترکون غیر متعلمین۔ ولا یعلمہم لسانہم احد من المعلمین

یہ گواہی دی کہ بچے جو پیدا ہوتے ہیں اگر وہ بے تعلیم چہوڑے جائیں اور کوئی سکہانیوالا انکی زبان ان کو نہ سکہا دے

فلا یقدرون علی نطق ولا یجیبون المنطقین۔ بل یبقون کبکم صامتین۔

پس وہ خود بخود بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے اور نہ بولانیوالوں کو جواب دے سکتے ہیں بلکہ گونگوں کیطرح چپ رہتے ہیں۔

فای دلیل اوضح من ہذا لمن طلب الحق وہو امین۔ وما اتبع سبل

پس اس سے بڑہکر اس شخص کے لیئے کونسی واضح دلیل ہوگی جو طالب حق اور امین ہے جو گمراہوں کی راہ پر نہیں

الضالین۔ فجاہد حق الجہاد وفکر کاہل الرشاد ولا تستعجل کالمعرضین

چلتا۔ پس کوشش کر جیسا کہ حق کوشش کا ہے اور فکر کر جیسا کہ اہل رشد فکر کیا کرتے ہیں اور کنارہ کش لوگوں

ومن اجلی البدیہیات ان آدم خلق من یدی رب الکائنات۔ وما کان

کیطرح جلدی مت کر۔ اور یہ بات تو اجلی بدیہیات میں سے ہے کہ آدم خدا تعالی کے ہاتہہ سے پیدا کیا گیا تہا اور اسوقت

احد معہ من المعلمین والمعلمات فثبت ان معلمہ کان خالق المخلوقات۔

کوئی سکہانیوالا یا سکہلانے والی آدم کے ساتہہ موجود نہ تہا پس ثابت ہوا کہ آدم کا معلم اور بولی سکہانیوالا خدا تعالی ہی تہا،

افلا تؤمن بقدرۃ قوی متین۔ افلا تعلم ان وجود البریۃ ظل لصفۃ

کیا تو خدائے قادر زبردست کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا کیا تجہے خبر نہیں کہ مخلوقات ربوبیت کی صفت کا ظل ہے

الربوبیۃ وبہا کان ظہورہم فی ہذہ النشاءۃ وکان النطق من تتمۃ

اور اسی صفت ربوبیت کے ساتہہ تمام مخلوقات کا اس عالم میں ظہور ہوا اور بولنا انسان کی پیدائش کا ایک

خلق الانسان۔ فکیف یجوز الخداج للذی ظہر من یدی الرحمان۔ اتزعم

تتمہ ہے پس کیونکر ان چیزوں کو ناقص الخلقت خیال کیا جائے جو خدا تعالی کے دونوں ہاتہوں سے ظہور میں آئی ہیں

ان اللہ الذی نفخ روحہ فیہ۔ ماکان قادرًا ان ینطق فیہ۔ مالک

کیا تو خیال کرتا ہے کہ وہ خدا جس نے انسان میں زندگی کی روح پھونکی وہ اس بات پر قادر نہیں تھا کہ اسکے منہ کو کلام کرنے پر

لا تفکر کالمسترشدین۔ أتظن ان اللہ غادر ربوبیتہ ناقصۃ۔ او ذہبت

قادر کر دیتا۔ تجھے کیا ہو گیا کہ تو رشید لوگوں کی طرح نہیں سوچتا۔ کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کو ناقص چھوڑ دیا یا قدرت

یدہ بعد ما ارای قدرۃ۔ او کفاءہ رجل من الحاجزین۔ وان کنت تقر بالتعلیم

دکھلانے کے بعد پھر اسکے ہاتھ نکمے ہو گئے یا کسی روکنے والے نے اسکو رد کر دیا اور اگر یہ بات ہے کہ بولی سکھانے کا تو اقرار کرتا ہے لیکن

ولکن لا تقر بتعلیم الرب الکریم۔ بل تسلک مسلک فلاسفۃ ھذا

یہ اقرار نہیں کرتا کہ خدا نے سکھائی بلکہ اس زمانہ کے فلاسفروں کے نقش قدم پر چلتا ہے

الزمان۔ وتذھب الی قدم نوع الانسان۔ فاعلم ان ھذا باطل بالبداھۃ

اور نوع انسان کے قدم کا قایل ہے پس جان کہ یہ خیال بالبداہت باطل ہے

والعیان۔ وان ھو الا الدعوی کدعاوی الصبیان۔ او ھذی کھذیان

اور یہ صرف بچوں کے دعووں کے مانند دعوے ہے اور یا مستوں کے بکواس کی طرح

النشوان۔ ما اتوا علیہ بالبرھان۔ وما کانوا مثبتین۔ وکیف وان تفرد

ایک بکواس ہے وہ لوگ اس بات پر کچھ دلیل نہیں لا سکے اور اپنے مدعا کو ثابت نہیں کیا اور کیونکر یہ صحیح ہو جبکہ خدا تعالیٰ

حضرۃ الاحدیۃ۔ فی کمال الذات والھویۃ۔ یقتضی اراءۃ نقصان البریۃ۔

کا اپنے ذاتی کمالات میں منفرد ہونا اسبات کو چاہتا ہے کہ اس کے مقابل پر تمام مخلوقات ناقص حالت میں ہو

لیعلموا ان البقاء الذی ھو نوع من الکمال۔ لا یوجد الا فی حیّ ذی العزۃ

تا کہ سب لوگ جان لیں کہ وہ بقا جو کمال کے نوع میں سے ہے وہ بجز اس زندہ ذوالجلال کے کسی میں نہیں پایا جاتا

والجلال۔ ولیعلموا انہ صمد غنی کفاہ وجودہ۔ ولا حاجۃ ان یکون احد

اور تا جان لیں کہ وہ بے نیاز ہے اسکا وجود اسکے لئے بس ہے کچھ حاجت نہیں کہ کوئی اسکا مددگار ہو یا

ولیّہ وودودہ۔ ولیس علیہ ابقاء احد علی وجہ الوجوب۔ ولیس امر لذاتہ

دوست ہو اور اسپر فرض نہیں کہ کسی کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھے اور اسکی ذات

الغنی کالمطلوب۔ ولیس له حاجة الی المخلوقین۔ بل قد تقتضی ذاته

غنی کے لئے کوئی امر واجب الطلب نہیں اور اسکو مخلوقات کیطرف کچھ بھی حاجت نہیں بلکہ اسکی ذات تجلیات

تجلیات الربوبیة۔ لیعرف انها من صفاته الذاتیه۔ فیخلق مایشاء

ربوبیت کا تقاضا کرتی ہے تاکہ جانا جائے کہ ربوبیت اسکی صفات ذاتیہ میں سے ہے پس اپنے امر اور ارادہ سے

بالامر والارادة۔ وقد یقتضی تجلیات الاحدیة۔ لیعرف ان غیره

جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور کبھی اسکی ذات تجلیات احدیت کا تقاضا کرتی ہے تاکہ جانا جائے کہ اسکے بغیر سب

هالکة الذات باطلة الحقیقة۔ ولیس له الیه مثقال ذرة من الحاجة

مرنیوالی چیزیں ہیں اور ان کی طرف ایک ذرہ اسکو حاجت نہیں تب وہ

فیهلك کل من علی الارض من نوع الخلقة۔ ولا یغادر فردًا من افراد

ہریک کو جو زمین پر ہے ہلاک کرتا ہے اور ایک فرد کو بھی نہیں چھوڑتا

البریة۔ الا ویمحو اثره بالاهلاك والاماتة۔ وکذلك یدیر صفاته لی

بلکہ اس کا نشان مٹا دیتا ہے اور اسی طرح اپنی صفات کو گردش

ابد الابدین۔ وکل صفة یقتضی ظهوره بعد حین۔ فیخلق قرونا

میں رکھتا ہے اور کبھی انتہا نہیں اور ہریک صفت اپنے وقت پر ظہور چاہتی ہے پس بعض زمانوں کے

بعد ما اهلك قرونا اولی۔ لیعرف بصفات علیها مدار نجات الوری

ہلاک کرنیکے بعد دوسری زمانیں پیدا کر دیتا ہے تاکہ وہ اپنی ان صفات سے پہچانا جائے جو مدار نجات ہیں

ولا یحتاج الی قدم نوع کما هو زعم النوکی۔ وهو غنی عن العالمین۔ ولا تنفك

اور وہ کسی نوع کے قدامت کا محتاج نہیں جیسا کہ نادانوں کا خیال ہے اور وہ تمام عالم سے بے نیاز ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی

صفات الرحمن من ذات الرحمان وتری دور صفات الله القهار کدور

صفات اسکی ذات سے منفک نہیں ہو سکتی اور خدا تعالیٰ کے صفات کا دور تو ایسا پائیگا جیسا کہ دن اور

اللیل والنهار۔ ولا تتعطل صفاته کما هو زعم الغافلین۔ بل یقتضی ذاته وقت الافناء

رات کا دور ہے اور اس کے صفات بیکار نہیں ہوتیں جیسا کہ غافلوں کا خیال ہے بلکہ اسکی ذات فنا کرنیکے وقت کو چاہتا

كما يقتضى وقت الانشاء۔ ليتحقق كل صفة من صفاته الغرّاء۔ وليعرف

ہی چاہتی ہے جیسا کہ پیدا کرنیکا وقت کو چاہتی ہے تاکہ اسکی تمام صفتین ثابت ہو جائین اور تاکہ لوگ اسکی یکتائی

الناس تفرد ذاته ولا يعتقد وا بنقص كمالاته كالمشركين۔ وليبرق

کو سمجھ لین اور یہ عقیدہ نہ رکھین کہ اُسکے کمالات مین کچھ نقص ہے اور تاکہ اسکی

توحيده ويتجلى تمجيده۔ ويعرف دين الله بالدائرة الابدية۔ والسنن القديمة

توحید چمکے اور اسکی بزرگی جلوہ گر ہو اور دین الٰہی ابدی دائرہ کے ساتھ پہچانا جائے اور سنن قدیمہ کے

المستمرة۔ ويبطل كفارة الكفرة الفجرة۔ ويمحو طرق الشرك والبدعة۔

ساتھ اسکا علم ہو اور عیسائیون کے کفارہ کا بطلان ثابت ہو۔ اور شرک اور بدعت کے طریقے مٹ جائین

وليستبين سبيل المجرمين۔ فهذا امر اقتضته ذاته لتعرف به صفاته۔

اور کھل جائے کہ مجرمون کی یہ راہ ہے پس یہ وہ امر ہے جسکو خدا تعالیٰ کی ذات نے چاہا تا اُسکے ساتھ اسکی صفتیں پہچانی جائین

وليقطع دابر المفترين۔ فقد يأتى وقت على هذه النشأة لا يبقى وجود

اور نامفتریون کا پیچھا کاٹا جائے پس اس عالم پر کبھی وہ وقت آجاتا ہے کہ بجز خدا تعالیٰ کے ایک فرد

الا وجود الحضرة۔ ويجفش السيل على كل تلعة الخلقة وتدرس اطلال

بھی باقی نہین رہتا اور فنا کا سیلاب ہر ایک پیدائش کے اونچی اور نیچی زمین پر چڑھ جاتا ہے اور ہستی کے نشان

الكينونة ولا ينفع خبط احد من الخابطين۔ ثم يأتى وقت تبدو سلسلة

معدوم ہو جاتے ہین اور کسیکو ہاتھ پیر مارنا نفع نہین دیتا۔ پھر ایک دوسرا وقت آتا ہے کہ مخلوقات کا

المخلوقات فهذان اثران متعاقبان من رب الكائنات۔ لئلا يلزم تعطل الصفات

سلسلہ شروع ہو جاتا ہے پس یہ دونون نشان خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہین تا کہ تعطل صفات لازم نہ آوے

فاذا ثبت هذا الدور فى صفات الرحمٰن۔ وثبت الافناء والانشاء من سنن

پس جبکہ یہ دور خدا تعالیٰ کی صفات مین ثابت ہوا اور پیدا کرنا اور مارنا خدا تعالیٰ کی قدیم عادتین

المنان من قديم الزمان۔ فقد بطل منه راى قدم نوع الانسان۔ وكيف

ثابت ہوئین پس اس سے نوع انسان کی قدامت کا مسئلہ باطل ہو گیا۔ اور باوجود

القدم مع ازمنۃ العدم والفقدان واوان الفناء والبطلان۔ فانظر

اور باوجود عدم اور فقدان کے اور فنا کے کیونکر قدم باقی رہ سکتا ہے پس کوشش کرنیوالون

کالمجدین ولا تتکلم کالمستعجلین *

کی طرح سوچ اور جلدی کرنیوالون کیطرح مت بول۔

واعلم ان القدم الحقیقی لا یوجد الا فی ذی الجلال والاکرام۔

اور یہ بات جان کہ قدم حقیقی بجز ذات خدا سے ذی الجلال کے کسی چیز مین بھی نہین

ویدور رحی الفناء علی الارواح والاجسام۔ واحدیتہ تقتضی فناء الغیر فی

پایا جاتا اور روحون اور جسمون پر فنا کی چکی چل رہی ہے اور خدا تعالی کی احدیت ذاتی بعض ایام مین

بعض الایام الا الذین دخلوا فی دار اللہ۔ وغسلوا ببحار اللہ وحفت بھم انوار اللہ۔

غیر کی نیستی چاہتی ہے بجز اُن لوگون کے جو بایمان فوت ہو کر خدا تعالی کے گھر مین داخل ہو گئے اور خدا تعالی کے

وازیل اثر الغیر باثار اللہ وماتوا وھم کانوا فانین۔ فی حب رب العالمین فاولئک

دریاؤن سے غسل دئیے گئے اور الٰہی نور انپر محیط ہو گیا اور خدا تعالی کے نشانون سے غیر کے نشان مٹائے گئے اور فنا فی اللہ ہو کر

الذین لا یذوقون الموت بعد موتتھم الاولی۔ رحمۃ من ربھم الاعلی

خدا تعالی کی محبت مین فوت ہو گئے پس یہ وہی لوگ ہین جو اپنی پہلی موت کے بعد پھر موت کا مزہ نہین چکھینگے۔ یہ تمام رحمت

فلا یرون الما ولا بلوی۔ ویبقون فی جنۃ اللہ خالدین۔ ویعطیھم اللہ

اُنکے بزرگ رب کیطرف سے ہے پیش وہ کوئی درد اور سختی دیکھتے نہین اور خدا تعالی کی بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور خدا تعالی انکو

حیوانا من حیاتہ۔ وکمالات من کمالاتہ ولا تفنیھم غیرتہ بما احاطت علیھم

اپنی زندگی مین سے زندگی بخشتا ہے اور اپنے کمالات مین سے کمال عطا کرتا ہے اور اسکی غیرت انکو فنا نہین کرتی کیونکہ

احدیتہ فطوبی للذین ضلوا فی حب مولی قوی متین *

اسکی وحدانیت انپر محیط ہو جاتی ہے پس مبارک وہی لوگ جو اسکی محبت میں کھوئے گئے جو زبردست آقا ہے

ثم نعود الی کلمتنا الاولی۔ ونقول ان اللہ الا فنی جعل

پھر ہم اپنے پہلے کلمہ کیطرف عود کر کے کہتے ہین کہ خدا سے بے نیاز نے ہر ایک چیز کو پانی سے

کل شئ من الماء حیّا - والماء نزل من السّماء بانواع البرکات والعطاء فالنتیجۃ

زندہ کیا ہے اور پانی کئی قسم کی برکتوں اور بخششوں کے ساتھ آسمان سے اترتا ہے پس نتیجہ

ان کل فیض جاء من حضرۃ الکبریاء - وھو مبدء کل خیر لجمیع الاشیاء

یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک فیض خداتعالی کیطرف سے ہی آیا ہے اور وہ تمام چیزوں کے لئے مبدء خیر ہے اور یہہ

وھذا ردّ اٰخر علی المنکرین - الذین یقولون ان اللہ خلق الانسان

منکروں پر ایک اور ردّ ہے - یعنے اُن پر جنکا قول ہے جو انسان کو گونگے کیطرح پیدا کیا گیا ہے اور

کالبکم وما فھّم وما علّم وخلقہ کالناقصین - ھذا ما کتبنا للمُلحدین

خدانے اُن کو نہ کچھہ سکھلایا اور نہ سمجھایا اور ناقصوں کیطرح اُنکو پیدا کیا یہ تو ہمنے ملحدوں اور طبیعیوں

والطّبیعیین - الذین لا یؤمنون بدین اللہ ویقولون ما یقولون مجترئین -

کیلئے لکھا ہے جو دین اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور دلیری کی راہ سے جو چاہتے ہیں بول اٹھتے ہیں -

واما الذین یؤمنون بما جاء بہ رسول اللہ خاتم النبیین - فیکفی لھم ما اثبتنا

مگر وے لوگ جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے پس اُن کے لئے تو اسی قدر کافی ہے جو قرآن شریف

من کتاب مبین - ایأمرھم توحیدھم ان ینسبوا فعل اللہ الی غیر الربّ

سے ہمنے ثابت کیا ہے کیا اُنکی توحید ان کو اجازت دیکر سکتی ہے جو خداتعالی کے فعل کو اسکے غیر کیطرف منسوب

القدیر - او یقسموا خلق اللہ بین الربّ والعبد الحقیر - او یحسبوا خلقہ

کریں یا خدا اور بندہ میں پیدائش کو تقسیم کریں یا اس کی اشرف مخلوقات کو ناقص اور

الاشرف ناقصًا محتاجًا الی الناقصین - کلا بل ھی کلمۃ لا تخرج من افواہ

ناقصوں کیطرف محتاج خیال کریں ہرگز نہیں بلکہ یہ ایک ایسا کلمہ ہے جو مومنوں موحدوں

المومنین الموحّدین - وللنطق شان خاص کشان الحیٰوۃ وقد خصہ اللہ

کے منہ سے نکل نہیں سکتا اور نطق کے لئے ایک شان خاص ہے جیسا کہ حیات کیلئے ایک شان خاص ہے

بالبشر من جمیع الحیوانات - فکما ان لبشر ما وجد الحیات الّا من الرحمان -

اور خداتعالی نے تمام جانداروں میں سے نطق کو بشر کے ساتھ خاص کیا ہے پس جیسا کہ انسان زندگی کو صرف خداتعالی سے پایا ہے

فلذٰلك ما وجد النطق الا من ذٰلك المنّان ۔ وهذا هو الحق افانت من

اسیطرح اُس نے بولنے کو بھی صرف اس محسن حقیقی سے پایا ہے اور یہی سچی بات ہے کیا تو ان

الممترين ۔ وان كنت تظنّ انّ امّك علّمك اللسان ۔ فمن علّم امّك

لوگون مین سے ہے جو شک کرتے ہین اور اگر تجھے یہ گمان ہے کہ تیری ماں نے تجھے بولنا سکھایا سو تیری پہلی ماں کو کس نے

الاولٰی وعلّمها البیان فلا تکونن من الجاهلین ۔ وانّ الله اومی فی مقامات

بولنا سکھایا تھا اور کس نے اسکو فصاحت کا سبق دیا تھا پس تو جاہلون مین سے مت ہو ۔ اور خدا تعالی نے قرآن شریف کے

من الفرقان ۔ الی ان العربیة هی امّ الالسنة ووحی الرحمٰن ۔ ولاجل

کئی مقامات مین اس بات کیطرف اشارہ کیا ہے کہ زبانون کی ماں اور خدا کی وحی صرف عربی ہے اور اسی واسطے

ذٰلك سمّی مکة امّ القرٰی فان الناس ارضعوا منها لبان اللسان

اُس نے مکہ کا نام مکہ اور ام القریٰ رکھا کیونکہ لوگون نے اس سے ہدایت اور زبان کا دودھ پیا

والهدی ۔ فهذه اشارة الی انها هی منبع النطق والنهٰی ۔ ففکر

پس یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ صرف عربی زبان ہی نطق اور عقل کا منبع ہے پس خدا تعالی کے

فی قول رب الوریٰ ۔ قرانًا عربیًا لتنذر امّ القرٰی ۔ وفی ذٰلك اٰیة

اس قول مین فکر کر کہ یہ قران عربی ہے تا تو مکہ کو کہ جو تمام آبادیون کی ماں ہے ڈراوے اور اسمین اس شخص کے

للذی یتّق الله ویخشٰی ۔ ویطلب الحق ولا یابی ۔ ولا یتبع سبل المعرضین

لئے نشان ہے جو خدا سے ڈرے اور حق کو ڈھونڈے اور انکار نہ کرے اور کنارہ کش لوگون کا پیرو نہ ہو

ثم انت تعلم ان رسولنا خاتم النبیین کان نذیرًا للعٰلمین ۔ وکذٰلك

پھر تو جانتا ہے کہ ہمارا رسول خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے نذیر ہے ۔ اور یہی خدا تعالے

سمّاه ربه وهو اصدق الصادقین ۔ فثبت انّ مکة امّ الدنیا کلها ومولد

نے اسکا نام رکھا ہے اور وہ اصدق الصادقین ہے ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مکہ تمام دنیا کی ماں ہو اور تمام قلیل و کثیر کا

کثرها وقلها ومبدء اصل اللغات ومرکز الکائنات اجمعین ۔ وثبت معه

مولد ہے اور اسی کے ساتھ یہ بھی ثابت ہو گیا

ان العربیۃ ام الالسنۃ بما کانت مکۃ ام الامکنۃ من بدء الفطرۃ وثبت

کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے کیونکہ مکہ تمام مکانوں کی ماں ہے اور یہ بھی ثابت

ان القرآن امّ الصحف المطهرۃ۔ ولذٰلک نزل فی اللغۃ الکاملۃ المحیطۃ۔

ہو گیا کہ قران تمام الٰہی کتابوں کی ماں ہے اور اسی لئے کامل زبان میں آترا ہے جو محیط کل ہے

واقتضت حکم ارادات الالٰهیۃ۔ ان ینزل کتابہ الکامل الخاتم فی اللهجۃ التی

اور الٰہی ارادوں کے حکمتوں نے تقاضا کیا کہ اسکی کامل کتاب جو خاتم الکتب ہے۔ اس زبان میں نازل ہو جو

هی اصل الالسنۃ وام کلّ لغت من لغات البریۃ۔ وهی عربی مبین

جڑ زبانوں کی ہے اور تمام مخلوقات کی زبانوں کی ماں ہے اور وہ عربی ہے۔

وقد سمعت ان الله جعل لفظ البیان۔ صفۃ للعربیۃ فی القرآن۔ ووصف

اور تو سن چکا ہے کہ قران میں اللہ تعالیٰ نے بلاغت فصاحت کو عربی کی صفت ٹھہرایا ہے اور عربی کو

العربیۃ بعربیّ مبین۔ فهذہ اشارۃ الی فصاحت هذا اللسان۔

عربی مبین کے لفظ سے موسوم کیا ہے۔ پس یہ بیان اس زبان کی فصاحت کیطرف اشارہ ہے اور نیز

وعلو مقامها عند الرحمٰن۔ واما الالسنۃ الاخری فما وصفها بهذا الشان

اسکے مرتبہ عالیہ کیطرف ایما ہے مگر خدا تعالیٰ نے دوسری زبانوں کو اس وصف سے موصوف نہیں فرمایا

بل ما عزاها الی نفسہ لتعلیم الانسان وسمّا غیر العربیۃ اعجمیا ففکر

بلکہ انکو اپنی ذات کیطرف منسوب بھی نہیں فرمایا اور اُن کا نام اعجمی رکھا پس اگر تو

ان کنت زکیا۔ وطوبیٰ للمتفکّرین۔ وما نطق التورات بهذا الدعویٰ۔

زکی ہے تو اس بات کو سوچ لے اور مبارک ہیں وہ جو اس بات کو سوچتے ہیں اور توراتنے ہرگز یہ دعوی نہیں کیا

ولا وید الهنود ولا کتب اخریٰ۔ وما اشار احد وما اومیٰ۔ فلا تعز

اور نہ ہندوں کے ویدنے یہ دعوے کیا اور کسی نے اس طرف اشارہ بھی نہیں کیا پس تو انکی طرف

الی احد منها ما لا عزا۔ او اخرج لنا هذا الدعوی۔ ان کنت تزعم ان احدا ادعی

اس دعوی کو منسوب نہ کر جو انہوں نے نہیں کیا یا ہمیں دعوی نکال کر دکھلا اگر تیرا یہ گمان ہے کہ انہوں نے دعوی کیا ہے

ولن تستطیع ان تخرجها فلا تتبع سبیل المفترین۔ ثم اعلم ان العرب مشتق

اور تو ہرگز نہین نکال سکیگا پس تو افترا پردازون کا پیرو مت ہو پہر تجہے معلوم ہو کہ عرب کا لفظ

من الاعراب۔ وهو الافصاح فی التکلم والسؤال والجواب۔ یقال اعرب

اعراب سے مشتق ہے اور وہ بلیغ و فصیح کلام کو کہتے ہین جیسا کہ یہ مقولہ ہے کہ اعرب

الرجل اذا کانت فی کلامه الابانة والایضاح والرزانة وما کان کرجل

الرجل یہ اسوقت بولتے ہین جب کسیکی زبان فصیح ہو اور بستہ زبان نہ ہو

لا یکاد یبین۔ واما الاعجم فهو الذی لا یفصح کلامه۔ ولا یحفظ

مگر اعجم کا لفظ اسپر بولا جاتا ہے جو فصاحت بلاغت سے عاری ہو جسکا نظام تقریر

نظامه۔ ولا یری حلاوة اللسان۔ ولا یرتب اعضاء البیان۔ بل یاکل

عمدہ نہ ہو زبان میں شیرینی نہ ہو بیان کی اعضا مین ترتیب نہ ہو بلکہ کچہہ کہا جائے

اکثرها ویری بعضها کعضین۔ فهذان لفظان متقابلان۔ ومفهومان

اور کچہہ بیان کرے اور بات کو بوٹی بوٹی کردے۔ پس یہ دو لفظ باہم متقابل ہین اور دو متضاد

متضادان۔ وما اخترعهما احد من الشیوخ والشبان۔ بل هما من خالق

مفہوم ہین اور کسی نے جوانون اور بڈھون مین سے انکو اپنی طرف سے نہین بنایا۔ بلکہ یہ دونون خدا تعالی

الانسان۔ لقوم متدبرین۔ وقد جاء لفظ العرب فی کتب اولی صحف

کی طرف سے ہین اُن کے لئے جو سوچتے ہین اور عرب کا لفظ پہلی کتابون مین بہی آیا ہے یعنے یسعیاہ نبی

یسعیاه وموسے۔ وفی الانجیل تقرءونه۔ فثبت انه من

کی کتاب اور موسی کی کتاب اور انجیل مین۔ پس ثابت ہوا کہ یہ لفظ خدا تعالے

الله الاعلی۔ ولیس کهذا الاسم اسم لسان من الالسنة الاعجمیة ولن تجد نظیره فی

کی طرف سے ہی اور کسی دوسری زبان میں ایسا نام نہین اور کسی لغات مین تو اسکی نظیر نہین پائیگا پس

العبرانیة وغیرها من اللهجة ففکر هل تعلم لها سمیا فی تلک الالسنة۔

تو عبرانی اور دوسری زبانون مین فکر کر کیا عربی کے ہمنام کسی اور زبان کو تو پاتا ہے

فثبت انّ العربية هي اللسان - ولا يوجد في غيرها هذا الشأن - ففكر ان كنت

پس ثابت ہوا کہ حقیقی زبان عربی زبان ہی ہے - اور اسکے غیر میں یہ شان پائی نہیں جاتی - پس اگر تجھے کچھ

من المشككين - ومن اجلى العلامات ان اللسان الذي كان من

شک ہے تو فکر کر - اور یہ بات بہت روشن باتونمیں سے ہے کہ وہ زبان جو خدا تعالی کیطرف سے

ربّ الكائنات - وكان من احسن اللغات - وابهى في الصفات - هو اللسان

ہے اور درحقیقت عمدہ زبان ہے وہ وہی زبان ہے

الذي مدحه الله وسماه باسم حسن كما هي سنة ربّ ذي منن -

جسکی خدا تعالی نے آپ تعریف کی ساتھ نام رکھا جیسا کہ یہی سنت اللہ ہے - پس ایسی

فانتبه بذلك اللسان - ان كنتم في شك من هذا البيان - ولن تجدوا

زبان کا مجھے نشان دو اگر تم اس زبان کے بارے مین شک مین ہو اور ایسا اسم

كالعربية اسمًا في الحسن والمعان - ففي ذلك آيات للمتوسمين -

جیسا کہ عربی ہے ہرگز نہین پاؤ گے اور اسمین غور کرنیوالون کیلئے نشان ہین

واما العجم فهم عند الله كبكم لا لسان لهم اوكبهائم لا بيان لهم -

اور عجم خدا تعالی کے نزدیک ان گونگون کی طرح ہین جنکی زبان نہ ہو یا ان چارپایون کی طرح جو بول

فان تكلموا ما حصل لهم الا بالعربية - وليس لفظ عندهم الا من هذه

نہ سکین کیونکہ اُن کو صرف عربی کے ذریعہ سے بولنا حاصل ہوا ہے اور اُن کے پاس بجز اس زبان کے ایک لفظ بھی

اللهجة - ولا يقدرون من دون العربية على المكالمات - فيتحقق حينئذ

نہین اور بجز عربی لفظون کے بات کرنے پر قادر نہین ہو سکتے پس اسوقت ثابت ہوتا ہے

انهم كالعجماوات - فقابل بوحي طليق - اوخاصم بلسان ذليق - انك من

کہ وہ چارپایون کی طرح ہین - پس کشادہ زبانی کے ساتھ سامنے آیا تیز زبان کے ساتھ جھگڑ بیشک تو

المغلوبين - فاوصيك ان نفكر في هذا الدعوى - وتذكر قومًا نوكى ان كنت

مغلوب ہے - پس تو اس دعوی مین غور کر اور بے وقوفون کو یاد دلا اگر تو عقل مند ہے

من العاقلين۔ واشكر الله على ما جاءك من البراهين۔ ولا تنسَ ان لفظ العجم

عقل مند ہے اور ان دلایل کیوجہ سے جو تجھ کو ملی خدا تعالیٰ کا شکر کر اور اس بات کو فراموش نہ کر

قد اشتق من العجماء وهو البهيمة في هذه اللغة الغراء۔ فتدبر وجه التسمية

کہ عرب کا لفظ عجما سے مشتق ہے اور عجما لغت عربی میں چارپایہ کو کہتے ہیں پس اس وجہ تسمیہ کو سمجھ لے

ليتكشف عليك لب الحقيقة ولتكون من الموقنين۔ وكم من اٰية تدل

تا کہ تیرے پر حقیقت کا مغز کھلے اور تا کہ تو یقین کرنیوالوں سے ہو اور بہت سے نشان اسپر دلالت

عليها لو كنت من الطالبين۔ ومنها ان الله سمى الانسان سميعا في الفرقان۔

کرتے ہیں اگر تو طالب ہو۔ ان نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کا نام سمیع رکھا ہے

فيُفهم منه انه اسمعه في اول الزمان۔ وما تركه كالمخذولين۔

پس اس سمیع کے لفظ سے سمجھا جاتا ہے کہ پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ہی اسکو سنایا اور اسکو خذلان کی حالت میں نہ چھوڑا۔

ومنها انه اوضح في البقرة هذا الايماء وقال علّم اٰدم

اور اُن نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے سورہ بقرہ میں اس اشارہ کو زیادہ واضح کر کے

الاسماء۔ فهذا التعليم يدل على اشياء منها انه كان معلم الكلمات بتوسط

لکھا ہے اور کہا ہے کہ خدا نے آدم کو نام سکھائے پس یہ سکھلانا کئی باتوں پر دلالت کرتا ہے انہیں سے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ

المسميات۔ ونعني بالمسميات كلما يمكن بيانه بالاشارات فعلا كان او من

نے کلمات کو مسمیات کے ذریعہ سے سکھلایا اور مسمیات سے مراد ہماری ایسے امور ہیں جنکا بیان کرنا اشارات کے ذریعہ سے

اسماء المخلوقات۔ ومنها انه كان معلم حقائق الاشياء وخواصها المكتومة

ممکن ہے خواہ وہ فعل ہوں یا اسماء مخلوقات میں سے ہوں اور پھر دوسرا امر یہ ہے کہ حقائق اشیاء اور انکے جو

المخزونة في حيز الاختفاء۔ بلغة عربي مبين۔ وان قلت ان النحويين

چھپے ہوئے خواص ہیں وہ زبان عربی میں سکھلائے گئے اور اگر تو یہ بات کہے کہ نحویوں نے لفظ اسم کو

خصصوا لفظ الاسم بالاسماء المخصوصة التي لها معاني ولا تقترن باحد

اسماء مخصوصہ سے خاص کیا ہے یعنی وہ اسماء جن کے واسطے معانی ہیں اور تین زمانوں میں سے کسی سے اقتران

من الازمنة الثلاثة فجوابه ان ذلك اصطلاح لهذه الفرقة ولا اعتبار

رکھتے ہین پس جواب اسکا یہ ہے کہ یہ اس فرقہ کی اصطلاح ہے اور جب ہم حقیقی طور پر نظر

به عند نظر الحقيقة فانظر كالمبصرين - وان قيل ان المشهور بين

کرین تو یہ اصطلاح ساقط الاعتبار ہو گی پس دیکھنیوالوں کیطرح سوچ - اور اگر کوئی کہے کہ عوام مسلمانون مین تو

العامة من اهل الملة - ان الله علم ادم جميع اللغات المختلفة فكان

یہ مشہور ہے کہ خدا تعالی نے آدم کو تمام بولیان سکھادی تہین اور وہ ہر ایک بولی

ينطق بكل لغت من العربية والفارسية وغيرها من الالسنة فجوابه

عربی فارسی وغیرہ بولتا تہا پس اس کا جواب یہ ہے کہ

ان هذا خطاء نشاء من الغفلة - لا يلتفت اليه احد من اهل الخبرة

یہ خطا ہے اور اس کی طرف کوئی عقلمند توجہ نہین کریگا

بما خالف امر اثبت بالبداهة - وما هو الا زعم الغافلين - بل العربية

کیونکہ یہ بدیہی الثبوت امر کے مخالف ہے اور بیخبرون کا گمان باطل ہے بلکہ پہلی زبان

هي اللسان من مستانف الايام ومستطرفها وليس غيرها الا كمرجان من درر صدفها

اور پہلے زمانہ کی بولی صرف عربی ہے اور اسکا غیر اسکا مال موروثی ہر ایک چہوٹا سا موتی اُسکے موتیون سے ہے

وانت تعلم ان القران والتورات - قد ثبتا ما قلنا والملا الاثبات

اور تو جانتا ہے کہ قران اور توراتنے جو کچھ ہمنے کہا وہ ثابت کر دیا ہے

الا تعلم ما جاء في الاصحاح الحادي العشر من التكوين - فانه شهد ان

کیا تجہی معلوم نہین کہ توریت کتاب پیدائش گیارہوین باب مین لکہا ہے کہ ابتدا مین تمام زمین

اللسان كانت واحدة في الارضين - ثم اختلفوا ببابل معرقين - واما

کی بولی ایک تہی پہر جب وہ عراق عرب مین داخل ہوئی تو بابل شہر مین بولیون مین

القران فقد سبق فيه البيان - ففكر كالمحققين - ثم ههنا طرق اخر لطلاب الحق

اختلاف پڑا اور قران کا بیان تو تو سُن چکا - پس تحقیق کرنیوالون کیطرح سوچ - پہر اس جگہ ایک اور طریق ثبوت حق

والمعرفة وهو انا اذا نظرنا فی سنن الله ذی الجلال والحكمة۔ فوجدنا

اور معرفت کے طالبوں کے لئے ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ہم اللہ ذوالجلال کی سنتوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم

نظام خلقه علی طریق الوحدة۔ وذلك امر اختاره الله لهداية البرية۔ ليكون

اسکی پیدائش کا نظام وحدت کے طور پر پاتے ہیں اور یہ وہ امر ہے جسکو خدا تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے اختیار کیا ہے

علی احديتنا احد من الادلة۔ وليدل علی انه الخالق الواحد لا شريك له

تا کہ اسکی وحدانیت پر دلیل ہو اور اس دلیل پر دلالت کرے کہ وہ اکیلا پیدا کرنیوالا واحد لاشریک ہے

فی السماء والارضين۔ فالذی خلق الانسان من نفس واحدة كيف تعزی

کوئی اسکا شریک زمین و آسمان میں نہیں پس جس نے انسان کو نفس واحد سے پیدا کیا کیونکہ اسکی طرف ایک ایسی کثرت منسوب کیجے

اليه كثرة غير مرتبة ولغات متفرقة غير منتظمة۔ الا تعلم انه راعی الوحدة

جو غیر مرتب ہے اور کیونکر ایسی بانیں اسکی طرف سے سمجھی جائیں جو غیر منتظم ہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس نے ہر ایک

فی كل كثرة۔ واشار اليه فی صحف مطهرة وكتاب امام العارفين۔ وابان

کثرت میں وحدت کی رعایت رکھی ہے اور اپنی پاک کلام میں اسکی طرف اشارہ کیا ہے جو عارفوں کی امام ہے اور اس نے

فی صحفه الغراء۔ انه خلق كل شیء من الماء۔ فانظر الی سنة حضرة

اپنی کتاب روشن میں بیان فرمایا ہے کہ اس نے ہر ایک چیز کو پانی سے ہی پیدا کیا ہے پس خدا تعالیٰ کی سنت کی طرف دیکھ

الكبرياء۔ كيف رد الكثرة الی وحدة الاشياء وجعل الماء ام الارض والسماء

کیونکر اس نے کثرت کو وحدت کی طرف رد کیا ہے اور پانی کو زمین اور آسمان کی ماں ٹھہرایا ہے

ففكر كالعقلاء فانه عنوان الاهتداء ولا تستعجل كالجاهلين وان هذه الآية دليل واضح

پس عقلمندوں کی طرح سوچ کہ یہ ہدایت پانیکی علامت ہے اور جاہل مت بن اور یہ آیت خدا تعالیٰ کی سنت پر دلیل واضح ہے

علی سنة خالق الرقيع والغبراء۔ وفيها تبصرة لاهل الانظار والآراء۔ والله

اور اسمیں اہل نظر کے لئے بصیرت کی راہ ہے اور خدا تعالیٰ

وتر يحب الوتر يا معشر الطلباء۔ هو الذی نور من نور واحد نجوم السماء

وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے وہی ہے جس نے ایک نور سے تمام ستاروں کو بنایا

وخلق نفوسًا متشابهة على الغبراء - وجعل الانسان عالمًا جامع جميع

اور زمین پر تمام نفوس متشابہ پیدا کئے اور انسان کو ایک عالم جمیع حقایق اشیاء کا

حقائق الاشياء - فلو لم يكن نظام الخلق مبنيًا على الوحدة لما وجدت في

جامع بنایا پس اگر مخلوقات کا نظام وحدت پر مبنی نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ کی پیدائش میں یہ

خلق الله وجوه هذه المشابهة ولكان خلق الله كالمتفرقين - بل لو لم يكن

مشابہت نہ پائی جاتی اور مخلوق متفرق چیزوں کیطرح ہوتی - بلکہ اگر نظام

النظام الوحداني - لبطلت الحكم وضاع السر الروحاني - وسُدّ الصراط الرباني

وحدانی نہ ہوتا تو حکمت باطل ہوجاتی اور سر روحانی ضایع ہوجاتا اور ربانی راہ بند ہوجاتی

وعسر امر السالكين - فما لك لا تفهم وحدة دالة على التوحيد - وهي في

اور سالکوں کا امر مشکل ہوجاتا پس تجھ کو کیا ہوگیا کہ تو اس وحدت کو نہیں سمجھتا جو اس یگانہ پر دلالت کرتی ہے اور وہی

الاسلام مدار التوحيد - واصل كبير للتعظيم والتمجيد - وسراج منير لمعرفة

اسلام میں توحید کا مدار ہے اور اسکی تعظیم اور تمجید کے لئے اصل کبیر ہے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور

الوحدانية الالهية والاحدية الربانية - وانها من علوم اختصت بالمسلمين

اسکی یکتائی کے پہچاننے کے لئے ایک چراغ روشن ہے اور ان علوم میں سے ہے جو اہل اسلام سے خاص ہے

ثم اعلم ان الآثار النبويّة - والنصوص الحديثية - قد بلغت في هذا الى

پھر جان کہ آثار نبویہ اور نصوص حدیثیہ اس بارے میں اس کثرت تک پہنچ گئے

كمال الكثرة حتى اعطت ثلج القلب ونور السكينة - كما لا يخفى على المحدّثين -

ہیں کہ جن سے دل کو تسلی اور اطمینان کا نور حاصل ہوتا ہے جیسا کہ محدثوں پر پوشیدہ نہیں

واخرج ابن عساكر في التاريخ وهو المقبول الثقة - قال قال ابن عباس

اور ابن عساکر جو مقبول اور ثقہ ہے ابن عباس سے اپنے تاریخ میں بیان کرتا ہے

ان آدم كان لغته في الجنة العربية - وكذالك اخرج عبد الملك

کہ بہ تحقیق آدم کی بولی جنت میں عربی ہی تھی - اور اسی طرح عبد الملک آنحضرت

حدیثا من خیر الوری ورجال آخرون اولو العلم والنہی - وحدثوا بروایۃ اخری

صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث لایا ہے اور دوسرے اہل علم بہی دوسری روایتون سے بیان کرتے ہین

فقالوا ان العربیۃ ہی اللسان الاولی من اللہ المولیٰ - نزلت مع آدم من الجنۃ

سواونہون نے کہا ہے کہ عربی ہی پہلی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور آدم کے ساتھ بہشت سے اتری

العلیا - ثم بعد طول العہد حرفت وحدثت لغات شتی - واول ما ظہر

ہے پہرایک زمانہ کے بعد محرف ہوگئی اور اُس سے اور زبانین پیدا ہوگئین اور تحریف کے بعد

بعد التحریف کان سریانیا باذن اللہ اللطیف - وصرف اللہ الیہ لہجۃ المبدلین -

جو پہلی زبان ظاہر ہوئی . وہ سُریانی تہی اور خدا تعالیٰ نے زبان کے بدلانیوالون کا لہجہ

ولاجل ذٰلک سمی العربی الاول عند المتقدمین - وکان عربیا بادنی تصریف

ولیسا ہی کر دیا اور اسی واسطے متقدمین اسکو پہلی عربی کہا کرتے تہے اور وہ ادنی تغیر کے ساتھ عربی ہی تہی

المتصرفین - ثم حدثت السنۃ اُخری کما حدثت الملل والنحل فی الدنیا -

پہر اور اور زبانین پیدا ہوگئین جیسا کہ اور اور مذاہب پیدا ہوگئے اور یہی

وھذا ھو الحق فتدبر کالعاقلین - ثم من سبل العرفان انک تجد فی القرآن

بات عقلمندون کے نزدیک حق ہے پہر پہچاننے کے طریقون مین سے ایک یہ ہے کہ تو قرآن مین

ذکرا واحدا فی اختلاف اللسان والالوان - فاللہ یشیر الی ان اللسان کانت

زبان اور رنگ کے اختلاف کے بارہ مین ایک ہی جگہ ذکر پائیگا - پس خدا تعالیٰ ان دونون کو ایک جگہ

واحدۃ فی زمان کما کان اللون لونا واحدا قبل الوان ثم اختلفا بعد زمان وحین

ذکر کرنیسے یہی اشارہ کرتا ہے کہ زبان ایک زمانہ مین ایک تہی چنانچہ رنگ بہی ایک زمانہ مین ایک تہا

ثم من لطایف الایماء ان خاتم الانبیاء جعل نفسہ شریکا لآدم فی تعلم الاسماء

پہر طول زمانہ کے بعد دونون مین اختلاف ہوگیا - پہر ایک لطیف اشارہ یہ ہے کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو اسماء کے

کما اخرج الدیلمی فی حدیث الطین والماء - ففکر فیما قال خاتم النبیین

سکہائے جانے مین آدم کا شریک ٹہرایا ہے جیسا کہ دیلمی نے حدیث طین اور ماء مین روایت کی ہے پس تو اس قول مین فکر کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مُثِّلتْ لی امّتی فی الماء والطین ـ وعُلِّمتُ الاسماء کما علم ادم الاسماء ـ فانظر

کہ میری امت میرے لئے پانی اور مٹی میں متمثل کیگئی اور مجھے نام سکھلائے گئے جیسا کہ آدم کو نام سکھلائے گئے پس اس امر

الی ما اشار فخر المرسلین ـ وانت تعلم انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان امیا لا یعلم

میں فکر کر جسکی طرف آنحضرت صلعم نے اشارہ فرمایا ـ اور تو جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے بجز عربی کے کسی

غیر العربیۃ ـ نعم اُوتی جوامع الکلم فی ھذہ اللہجۃ ـ فظہر ان المراد من

اور زبان کو نہیں جانتے تھے ہاں آپکو جوامع الکلم زبان عربی میں ملی تھی پس ظاہر ہوا کہ اسماء سے مراد

الاسماء ـ فی قصۃ ادم وحدیث خیر الانبیاء ھی العربیۃ المبارکۃ ـ

حضرت آدم کے قصہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں زبان عربی ہے

کما تدل علیہ النصوص القطعیۃ من کتاب مبین ـ الا تنظر الی اشتراک

جیسا کہ نصوص قطعیہ کلام الٰہی کی اُسپر دلالت کرتی ہیں کیا تو زبانوں کی اشتراک کیطرف

الالسنۃ ـ فانہ یوجد فی کثیر من الالفاظ المتفرقۃ ـ ولا یمکن ھذا الا

نہیں دیکھتا کیونکہ وہ بہت سے الفاظ متفرقہ میں پایا جاتا ہے اور ایسا اور اس قدر

بعد کونہا شعب اصل واحد فی الحقیقۃ ـ وانکارھا کانکار العلوم الحسیۃ والامور

اشتراک بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ تمام زبانیں ایک ہی زبان کی شاخیں ہوں اور اسکا انکار علوم

الثابتۃ المرئیۃ ـ فان کان تغایر الالسنۃ من اول الفطرۃ ـ فکیف وجد الاشتراک

حسیہ کی انکار کی مانند ہے اور ان امور کے انکار کی طرح جو ثابت اور مرئی ہوں ـ پس اگر زبانوں کا اختلاف ابتدا سے چلا آتا ہے

مع عدم الاتحاد فی الاصل والجرثومۃ ـ فلابد من ان نقر بلسان ہی ام کلہا لکمال

پس کیونکر باوجود اس اختلاف قدیم کے زبانوں میں اشتراک ہو گیا ـ پس یہ بات ضروری ہے کہ ہم ایک ایسی زبان کا اقرار کریں

بیان ـ وانکارہ جہل وسفاھۃ ـ واللدد تحکم ومکابرۃ وقد تبین الحق

کہ وہ تمام زبانوں کی ماں ہو اور انکار اس بات کا جہالت اور کم عقلی ہے اور جھگڑنا ناحق کی حکومت اور ناحق کا کبر ہے

لو کنتم طالبین ـ وفی العربیۃ کمالات وخواص وایات تجعلہا ام غیرہا

اور تم طالب ہو تو حق تو کھل چکا ـ اور زبان عربی میں وہ کمالات اور نشان ہیں جو محققوں کے نظر میں اسکو

عند المحققین وانها وقعت لها کالظل او کالعصفور عند البازی المطل فاسمع بعض آیاتها و کن

غیر کی ماں ٹھرایا ہے اور وہ زبانیں عربی کیلئے سایہ کیطرح واقع ہوئی ہیں یا باز صید گیر کے آگے چڑیا کی طرح پس تو انصاف سے عربی کے

من المنصفین۔ فمنها ان التحقیق العمیق والنظر الدقیق یلجئنا بعد المشاهدات

بعض نشان سن ۔ پس اُن کمالات میں سے ایک یہ ہے کہ تحقیق عمیق اور نظر دقیق کے بعد مشاہدہ اور رویت

ورویة البینات۔ الی ان نقر بان لغة العرب اوسع اللغات وارفعها فی الدرجات

بینات کے ہمیں اس اقرار کے لئے مجبور کرتی ہے کہ لغت عرب تمام لغتوں سے وسیع تر ہے اور وہ مدارج

واعظمها فی البرکات وابرقها بالمعارف والنکات۔ واتمها فی نظام المفردات

میں سب سے بلند اور برکات میں سب سے بزرگ تر اور معارف اور نکات میں سب سے زیادہ چمکنے والے اور مفردات کے نظام میں

وابلغها فی ترصیف المرکبات وادلها علی اللطائف والاشارات۔ واکملها

سب سے زیادہ کامل اور مرکبات کے درجہ بدرجہ رکھنے میں سب سے زیادہ محل مناسب تک پہنچے ہوئے اور لطائف اور اشارات پر سب سے زیادہ

فی جمیع الصفات من الله رب العالمین۔ وتوجد علوم کثیرة فی لف اسماءها۔

دلالت کرنیوالے اور سب صفتوں میں خدا تعالیٰ کیطرف سے سب سے زیادہ کامل ۔ اور اسکی اسماء کی بناوٹ میں بہت سے علوم پائے جاتے ہیں

وتلمع لطائف فی تراکیبها۔ وطرق ادائها۔ وسنذکرها فی مقاماتها

اور اسکی ترکیبوں اور ادا کے طریقوں میں لطائف چمک رہے ہیں اور ہم عنقریب اُن کا ذکر حقیقت نمائی کیلئے اپنے مقام پر کرینگے

لکشف غطاءها۔ ونبین علوم مفرداتها وفنون مرکباتها لقوم مسترشدین

اور اسکے مفردات کے علوم اور مرکبات کے فنون طالب ہدایت لوگوں کیلئے بیان کرینگے

والآن نثبت کمال نظام المفردات۔ فانها اول علامة لغة هی ام اللغات

اور اب ہم مفردات کے نظام کا کمال ثابت کرتے ہیں ۔ کیونکہ وہ پہلی علامت اُس زبان کی ہے جسکو ام الالسنہ کہنا چاہئے

ووحی من حکیم قوی متین۔ فانا نری ان فطرة الانسان۔ قد اقتضت من اول

اور جسکو خدا تعالیٰ کی وحی ماننا چاہئے ۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی پیدائش نے پہلے ہی سے یہ تقاضا کیا ہے

الاوان۔ ان یعطی لها مفردات فیها کمال البیان کما هی کاملة من احسن الخالقین

کہ اُس کو وہ مفردات دئے جائیں جنمیں کمال درجہ کا بیان ہو جیسا کہ وہ فطرت خدا تعالیٰ کیطرف سے کامل ہے

ونرى ان الفطرة الانسانية - والجبلة البشرية قد كملت بقوى مختلفة

اور ہم یہ بھی دیکھتے ہین کہ فطرت انسانی اور جبلت بشری مختلف قوتون کے ساتھ کامل کیگئی ہو اور ایسا

وتصورات متنوعة - وارادات متفننة - وحالات متفرقة وخيالات

ہی قسما قسم کے تصورات کے ساتھ اور قسما قسم کے ارادات کے ساتھ اور حالات متفرقہ اور خیالات

متغائرة - واخلاق متلونة - وجذبات متضادة - ومحاورات موضوعة

متغائرہ اور اخلاق متلونہ اور جذبات متضادہ کے ساتھ اسکا کمال ہوا ہی اور ایسا ہی وہ محاورات

للاباء والبنين - والاعداء والمحبين - والاكابر والصاغرين - ثم

جو باپون اور بیٹون اور دشمنون اور دوستون اور چھوٹے اور بڑون مین ہوتے ہین تتمہ کمالات انسانی

انضمت بها افعال تصدر من جوارح الانسان كالايدي والارجل والاعين

ہین پھر ان کے ساتھ وہ افعال بھی ہین جو انسان کے ہاتھ پیر سے صادر ہوتے ہین جیسا کہ ہاتھ پیر اور آنکھ اور

والاذان - وكذلك كلما يطلب بوسيلة هذه الاعضاء من علوم الارض والسماء

کان سے اور اسی طرح وہ تمام چیزین جو ان اعضاء کے ذریعہ سے طلب کیجاتی ہین جیسا کہ علوم ارضی اور علوم سماوی

وما يتعلق بها كالخادمين - فلما خلق الله الانسان بهذه القوى والاستعدادات

اور جو ان کے متعلق ہین پس جبکہ خدا تعالی نے انسان کو ان قوتون اور استعدادون اور صناعتون

والافعال والصناعات والمقاصد والنيات اقتضت رحمته ان يكمل فطرته

کے ساتھ پیدا کیا اور ان مقاصد اور نیتون کے ساتھ اسکو بنایا تو اسکی رحمت نے تقاضا کیا

بعطاء نطق يساوى الحاجات - ويمده في جميع الضرورات والمهمات -

کہ انسانی فطرت کو نطق کے ساتھ مشرف کرکے حاجات پیش آمدہ کے ساتھ برابر اور ہموزن کردی اور تمام مہمون

ولا يتركه كالناقصين - وكان تمشية هذه الارادات موقوفا على لغة هي

اور ضرورتون مین اسکی مدد کرے اور اسکو ناقصون کی طرح نہ چھوڑے اور ان ارادون کا پورا ہونا ایسی بان پر موقوف تھا جو

كامل النظام في المفردات - ليساوى ضمائر الانسان وجميع الخيالات ويعطى

مفردات کے نظام مین کامل ہو تاکہ وہ انسان کے ضمیرون اور اس کے تمام خیالات کے ساتھ برابر آترے

حلل الالفاظ لطالبين - فهذه هي العربية - وخصت بها هذه الفضيلة

اور طلبگارون کے لئے الفاظ کے عطا کرے پس یہ زبان عربی ہے اور یہ فضیلت اسکو ساتھ خاص کیگئی ہے

هي التي اعطى الله له نظاما كاملا في المفردات - وجعل دائرتها مساوية

یہ وہی زبان ہے جسکو خدا تعالی نے مفردات مین کامل نظام بخشا ہے اور اسکے دائرون کو ضرورتون کے

بالضرورات - ولاجل ذلك احاطت دقائق الافعال - وارت تصوير الضمائر

ساتھ برابر کر دیا ہے اور اسیواسطے یہ عربی باریک معانی کے الفاظ پر مشتمل ہے اور ضمیرون کی تمام وکمال تصویرون

بالتمام والكمال كالمصورين + واذا اردنا ان نكتب فيه قصة - او نملي حكاية

کو دکہلا رہی ہے جیسا کہ مصور دکہلاتے ہین + اور اگر ہم عربی زبان مین کوی قصہ لکھنا چاہین یا کوی حکایت یا

او واقعة او نؤلف كتابا في الالهيات - فلا نحتاج الى المركبات - ولا نضطر

واقعہ لکھین یا کوئی کتاب الہیات مین تحریر کرین تو ہم مرکبات کیطرف محتاج نہین ہوتے اور ہم اس بات

ان نورد التركيبات مورد المفردات كالهائمين المتخبطين - بل يمدنا

کی طرف بیقرار نہین ہوتے کہ ترکیبات کو مفردات کی جگہ میں لاوین بلکہ ہمین عربی کا

نظامه الكامل في كل ميدان ومضمار - ونجد مفرداتها كحلل كاملة لانواع

نظام کامل ہر ایک میدان مین مدد دیتا ہے اور ہم اسکے مفردات کو معانی اور اسرار کیلئے کامل لباسون

معاني واسرار - ولا نجدها في مقام كابكم غير مبين - وذلك لكمال نظامها

کیطرح پاتے ہین اور ہم اسکو کسی مقام مین گونگے کیطرح نہین پاتے اور یہ اسلئے کہ اسکا نظام کامل ہے

وعلو مقامها وغزارة موادها وكثرة افرادها - وتناسبها واوشادها -

اسکا مقام عالی ہے اسکے مواد بہت ہین اس کے مفردات زیادہ ہین اسمین تناسب اور سامان بہت ہے

واطراد اشتقاقها واتحاد انتساقها ولكونها متساوية بآمال الآملين -

اسکا اشتقاق لمبا ہے اس کے انتساق مین اتحاد ہے اور وہ امیدون کے سلسلہ سے برابر ہے

وان صحيفة القدرة ومواد هذه اللهجة - قد صدعنا كثوري فلاحة

اور قانون قدرت اور اس زبان کے مواد دوش بدوش چلے جاتے ہین جیسے کلبہ رانی کے دو بیل یا ایک

وتقابلتا كجدارى باحة فانظر كالمبصرين - ومن العجائب انها كانت لسان

یا ایک صحن کے مقابل کے دو دیواریں ہیں پس تو سوچا کر نیکطرح دیکھہ - اور عجائب میں سے یہ بات ہے کہ وہ امیون کی

الاميين - وما كانوا ان يصقلوها كالعلماء المتبحرين - ولم يكن لهم فلسفة

زبان ہے اور وہ اسکو علماء متبحر کیطرح صیقل نہیں کرتے تھے اور ان کو یونانیوں کے فلسفہ میں سے کچھہ حصہ

اليونانيين - ولا فنون الهنود والصينيين - ومع ذلك نجدها افصح الالسنة

نہیں تھا اور نہ ہندوؤں اور چینیوں کے ان کے پاس علوم تھے اور با وصف اسکے ہم اس زبان کو حکماء کے

لتعبير خواطر الحكماء - واراءة صور اراء اهل الاراء كانها تصورها

نازک خیالوں کے ادا کرنے اور ہر ایک رائے کی صورت دکھلانیکے لئے تمام زبانوں سے زیادہ فصیح پاتے ہیں گویا

كما يصوّر في البطن الجنين - ومن فضائلها انها ما مدت قط يد المسئلة

یہ زبان اُن خیالات کی ایسی تصویر کھینچتی ہے جیسا کہ جنین کی تصویر پیٹ میں کھینچی جاتی ہے اور اسکی فضیلتوں میں سے ایک یہ ہے

الى الاغيار - وما زيّنها احد من الحكماء والاحبار - ولبست عليها منة احد

کہ اس نے کبھی غیر کیطرف سوال کا ہاتھہ لمبا نہیں کیا اور کسی حکیم اور دانشمند نے اسکو زینت نہیں دی اور اسپر سوائے خدا تعالیٰ کے

من دون القادر الجبار - هو الذى اكملها بيد الاقتدار - وصانها من كل

کسیکا احسان نہیں اُسی ذات نے اسکو اپنے ہاتھہ سے کامل کیا ہے اور ہر ایک ایسی حالت سے بچایا ہے جو کہ

مكروه فى الانظار - وعصمها من موجبات الملال والاستحسار - فهى ربيبة

نظروں میں کراہت کرتی ہیں اور تھکنے اور ملال کے موجبات سے اسکو محفوظ رکھا ہے پس یہ بولی

خدر الازل كالبنات - وكقاصرات الطرف و القانتات - وهى حاملة باجنة

پردہ ازل کی خانہ پروردہ ہے جیسا کہ لڑکیاں اور پرہیزگار بیویاں ہوتی ہیں اور یہ بولی طرح طرح کی حکمتوں

الحكم والنكات - لا تسمع صوتها فى مجمع الهاذين - والحكمة تبرق من اسرّة

اور معارف و دقیقہ کے ساتھہ حاملہ ہے بیہودہ گوئیوں کا مجمع اسکی آواز نہیں سنتا اور خدا تعالیٰ نے اسکی سرشت کو ایسا ہی

وجهها بنور يزين - والله احسن خلقها كخلق الانسان - واعطاها كل ما هو من كمال اللسان

نیک پیدا کیا ہے جیسا کہ انسان کی سرشت کو اور جو زبان کا کمال ہونا چاہئے سب کچھہ اسکو عطا کیا

واعطاها حُسناً یصبی قلوب المبصرین۔ فلاجل ھذہ الکمالات ووجازۃ الکلمات

اور اسکو ایسا حسن عطا کیا ہے جو دیکھنے والون کے دلونکو کھینچتا ہے پس انہین کمالات کیوجہ سے اور کلمات کے اختصار

تعصمنا عن اضاعۃ الاوقات۔ وتسعدنا الی ابلغ البیانات۔ وتحفظنا عن

سے اوقات کے ضائع ہونے سے بچاتی ہے اور نہایت بلیغ بیانات کیطرف ہمین رہبر ہوتی ہے اور زبان کی

قضوح الحصر۔ ونعضدنا فی قید ظباء المعانی والشصر۔ فلانقف موقف مندمۃ

بستگی سے ہمین نگہ رکھتی ہے اور معانی کے ہرنون اور آہو بچون کے قید کرنے مین ہمین مدد دیتی ہے پس ہم کسی میدان مین

فی میدان۔ ولا نرھق بمعتبۃ عند بیان ونکشف علینا کلام رب العالمین۔

شرمندہ نہین ہوتے اور نہ کسی بیان کیوقت مورد عتاب ہوتے ہین اور ہماری پر رب العالمین کا کلام کھولا جاتا ہے۔

وان القرآن والعربیۃ کضرتی الرحی۔ والامر من غیرھما لایتاتی۔ ومثلھما کمثال

اور قرآن اور عربی ایک چکی کے دو پاٹ ہین اور ان دونون کے ملنے کے سوا امر مقصود حاصل نہین ہوتا اور ان دونونکی

العروسین۔ فالعربیۃ کزوجۃ کملت فی الحسن والزین۔ ومن خواص العربیۃ

مثال میان بیوی کیطرح ہے اور عربی اُس بیوی کی طرح ہے جو حُسن اور زینت مین کامل ہو۔ اور عربی کے خواص اور اسکی

وعجائبھا المختصۃ انھا لسان زینت بلطائف الصنع ووضع فیھا بازاء معانی

خاص عجائبات مین سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک ایسی زبان ہے جو لطائف صنعت سے زینت دی گئی ہے اور جو طبعاً معانی

متعددۃ بالطبع لفظ مفرد فی الوضع لیخف النطق بہ حتی الوسع ولا یحدث

متعددہ ہین۔ اُنکے مقابل پر ایک ہی لفظ وضع مین رکھا گیا ہے تا حتی الوسع بولنا اُس کا آسان ہو اور

ملالۃ الطبع۔ وھذا امر ذوشان ممد عند بیان۔ لایوجد نظیرہ فی لسان

ملالت طبع پیدا نہ ہو اور یہ ایک امر ذوشان ہے جو بیان مین مدد کرتا ہے اور کسی زبان مین اسکی نظیر نہین پائی جاتی۔

من السن الاعجمین۔ فلذلک تجد تلک الالسنۃ غیر بریئۃ من معرۃ اللکن۔

اسی لئے تو دیکھے گا کہ تمام زبانین لکنت کے عیب سے خالی نہین ہین اور

وخالیۃ من فضیلۃ اللسن۔ ومع ذلک لاتعصم عن الفضول فی الکلام۔

فصاحت کے ہنر سے محروم ہین اور پھر وہ زبانین فضول گوئی سے بچا نہین سکتین

ولا تکفی مفرداتها فی استیفاء انواع المرام - ولا توجد فیها ذخیرة المفردات سیما

اور اُن کے مفردات مقصودون کے حاصل کرنیکے لئے کفایت نہیں کرسکتے اور انمین مفردات کا ذخیرہ نہین پایا جاتا

مفردات مشتملة علی المعارف والالٰهیات - ودقائق الدینیات - بل لا نستطیع

بالخصوص وہ مفردات جو معارف اور الہیات اور دینی دقایق پر مشتمل ہین بلکہ سچ یہ طاقت نہ ہوگی

ان نؤلف بمفرداتها قصة او نکتب حکایة مبسوطة من امور الدنیا والدین - فانها

کہ اُسکے مفردات کے ساتھ کوئی قصہ تالیف کریں یا کوئی لمبی چوڑی حکایت لکھیں خواہ دنیا کے متعلق خواہ دین کے متعلق

ممسوخة مبدلة - وناقصة متغیرة فلا طاقة فیها ولا قوة - ولا نظام ولا عظمة -

کیونکہ وہ بولیان ناقص بولیان ہین جو بدلائی گئی ہیں اور انکی صورت مسخ ہوگئی ہے پس ان بولیون مین کچھ طاقت اور قوت نہین

ولا کمال کعربی مبین - ولاجل ذلک لا یفوز اهلها غلبة عند مقابلة - ویفر کرمل

اور نہ کچھ نظام اور نہ عظمت اور نہ عربی کیطرح کچھ کمال اسی لئے اُن بولیون کے بولنے والا مقابلہ کیوقت غالب نہین آسکتا اور جنگ مین

عند مناضلة ویرهق بمعتبة ومذلة ویری یوم تبعة کالمخذولین - وانها قد

ایک بزدل نامرد کی طرح بھاگتا ہے اور ذلت اور ملامت اُٹھاتا ہے اور انجام بد کا دن دیکھتا ہے جیساکہ ذلیل اور

بلغت مخارم الجبال فی علو الشان وانواع الکمال وخرجت کفاتک ماضی العزیمة

نامراد لوگ دیکھتے ہین اور کچھ شک نہین کہ زبان عربی اپنی شان مین پہاڑون کی چوٹیوں تک پہنچ گئی ہے اور ایک بہادر دوڑے

وتنادی رجل الکریهة فهل من مبارز فی المخالفین - وهل فی ندوة حیهم احد من

ارادے والے کیطرح میدان مین نکلی ہے اور مقابل کے آدمی کو بلا رہی ہے - پس کیا کوئی مخالفون مین بہادر ہے اور کیا

الباسلین - وما هذا من الدعاوی التی لا دلیل علیها - بل تری عساکر

کوئی اُنکی مجلس مین دلیر موجود ہے اور یہ دعوی نہین ہے جنپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ تو دلائل کے لشکر اسکے پاس پائیگا

البراهین لدیها کالطوافین - وتری انها قائمة کجیش شیحان وتجول

جیساکہ طواف کرنے والے ہوتے ہین - اور اس بولی کو تو ایسا قایم پائیگا جیساکہ ایک بہادر مستقل ارادہ

بمفصل وسنان - فمن ارته شعاعا طارت نفسه شعاعا وسقط کمیتین

اور تلوار اور نیزہ کے ساتھ جولان کر رہی ہے پس جسکو اُس نے اپنا شعاع دکھلایا سو اسکی ہوائیاں اُڑ گئیں اور مردون

وما كان للاعداء ان ياتوا ببرهان على دعواهم او يخرجوا من مثواهم وان هم
اور دشمنوں کو یہ توفیق نہیں کہ اپنے دعوی پر کوئی دلیل لاویں یا اپنی خوابگاہ سے باہر نکلیں اور وہ تو دفن شدہ
الا كالمدفونين۔ وما ترى وجه السنهم ببشر يشف ونضرة ترف بل تراها
مردوں کی طرح ہیں ۔ انکی زبانوں کا ایسا منہ نہیں جو پورا اور پرآب اور بھرا ہوا ہو اور نہ ایسی تازگی جو چمکیلی ہو
كموماة ليس فيها من غير رمل وحصاة ولا تجد فيها عين ماء معين۔ والذين
بلکہ ان زبانوں کو تو ایسا پائیگا جیسا کہ جنگل بے آب و دانہ جس میں بجز ریت اور سنگریزہ کے اور کچھ نہیں اور ان میں تو پانی
مارسوا اللغات وفتشوها۔ واطلعوا على عجائب العربية ونظروها۔ ورؤا
صاف کا چشمہ نہیں پائیگا اور جو لوگ زبانوں کے مشاق اور تفتیش کرنیوالے ہیں جو عربی کے عجائبات پر اطلاع رکھتے ہیں
لطائف مفرداتها ووزنوها۔ وشاهدوا ملح مركباتها وذاقوها فاولئك
جنہوں نے اسکے مفردات کو دیکھا اور انکو وزن کیا اور اسکے مرکبات کے ملیح جملوں کا مشاہدہ کیا اور انکو چکھا سو وہ لوگ
يعلمون بعلم اليقين۔ ويقرّون بالعزم المتين۔ بان العربية متفردة في صفاتها
علم یقینی سے اس بات کو جانتے اور پختہ عزم سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ عربی اپنی صفات میں یگانہ اور
وكاملة في مفرداتها۔ ومعجبة بحسن مركّباتها۔ ومُصْبية بجمال فقراتها۔
اپنے مفردات میں کامل اور اپنے مرکبات کے حسن میں عجب انگیز اور اپنے فقروں کے جمال کے ساتھ دلکش زبان ہے
ولا يبلغها لسان من السن الارضين۔ ويعلمون انها فائزة كل الفوز في نظام المفردات
اور دنیا کی زبانوں میں سے کوئی زبان اسکے کمال تک نہیں پہنچتی اور وہ لوگ جانتے ہیں کہ عربی مفردات کے نظام میں
وما نول لسان ان يساويها في هذه الكمالات۔ وانها كلمة جرّبت مرارا وسكّتت
کمال کے مرتبہ تک پہنچی ہوئی ہے اور کسی زبان کی مجال نہیں جو اس کے کمالات میں اسکی برابری کر سکے اور یہ ایک ایسا کلمہ ہے
اعداءً ا۔ واشرارًا۔ وذادت كل من صال انكارًا۔ فان كنت تنكر باصرار۔ فأت
جو بارہا آزمایا گیا اور دشمنوں اور شریروں کا اس نے مونہہ بند کر دیا اور ہر یک ایسے شخص کو دفع کیا جو انکار کی راہ سے حملہ آور
بمثلها من اغيار۔ ولن تقدر ولو تموت كجراد الفلا۔ او تنتحر كالنوكى۔ فلا تكن
ہوا۔ پس اگر تو اصرار سے انکار کرتا ہے تو اسکی مثل دکھلا اور ہرگز تو مثل دکھلا نہیں سکیگا اگرچہ جنگل کی ٹڈیوں کی طرح مر جاوے یا نادانوں کی طرح

من الجاهلين۔ والاسف كل الاسف على بعض المستعجلين من المسيحيين
پس جاہلون مین سے مت ہو۔ اور بعض اُن جلدبازون پر نہایت افسوس ہے جو عیسائیون مین سے حد سے زیادہ تجاوز
والغالين المعتدين۔ انهم حسبوا اللسان الهندية اعظم الالسنة۔ ومدحوها
کر گئے ہین اونہون نے سنسکرت زبان کو سب زبانون مین سے بہتر سمجھ لیا ہے اور واہی
بالخيالات الواهية۔ وفرحوا بالآراء الكاذبة۔ وليسوا الا كحاطب الليل او آخذ غثاء
خیالات کے ساتھ اُسکی تعریف کی ہے اور اُنکی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی رات کو لکڑیان اکٹھی کرے یا پانی کا
من سيل او مغترف من كدرٍ لا ماء معين۔ الا ترى الى اللسان الويدية
خس و خاشاک لیلے اور پانی کو چھوڑدے یا گدہ پانی مین سے ایک گھونٹ لے اور صاف پانیکو چھوڑدے کیا تو ہندی یا
الهندية وغيرها من الالسنة الاعجمية۔ كيف توجد اكثر الفاظها من قبيل البرى
یعنی سنسکرت وغیرہ عجمی زبانون کو نہین دیکھتا کہ کیونکر اکثر الفاظ اُن کے تراش خراش کے قبیل سے ہین
والنحت وشتان ما بينها وبين المفرد البحت فخراج مفرداتها وقلّة ذات يدها
یعنے مرکب ہین پس اُنکو خالص مفردات سے کیا نسبت ہے پس اُنکی مفردات کا ناقص ہونا اور اُنکی پونجی کم ہونی اِس بات
وعسر حالاتها يدل على ان تلك الالسنة ليست من حضرة العزة ولا من زمان بدو
پر صاف دلیل ہے کہ وہ زبانین خداتعالی کیطرف سے نہین اور نہ ابتدائی زمانہ سے ہین
البرية بل تشهد الفراسة الصحيحة وتفتي القلب والقريحة انها نُحتت عند هجوم الضرورات
بلکہ فراست صحیح اور دل اور طبیعت فتوی دیتی ہے کہ وہ تمام زبانین ضرورتون کے وقت اور
وصيغت عند فقدان المفردات۔ ليتخلص اهلها مخالب الفقر وانياب الحاجات۔
مفردات کے نہ ہونیکی وجہ سے گھڑی گئی ہین تا اُن زبانون والے محتاجگی کے داہون سے
وما خطرت ببال الاعند ما مسّت الحاجة اليها۔ وما ركبت الا اذا حث الوقت
نجات پاوین اور وہ ترکیبین حاجت پیدا ہونیسے پہلے کسی
عليها وقد اقربها زمر المعاندين۔ بل يحكم الراى المستقيم۔ ويشهد العقل السليم
کے دل مین نہین گذرین اور نہیں یاد آئین جب وقت نے اُنکیطرف رغبت دی بلکہ رائے مستقیم اور عقل سلیم حکم کرتی ہے

ان اهل تلك الالسنة - واللغات المتفرقة - قوم تطاول عليهم زمان الغي

کہ ان زبانون اور لغت والی وہ قوم ہے جن پر گمراہی اور خذلان کا لمبا زمانہ گذر گیا اور ان

والخذلان وما اعانتهم يد الرحمان - وما وجدوا ما يجد اهل الحق والعرفان

کی خدا تعالے کی ہاتھ نے مدد نہ کی اور اُنہون نے اُس حقیقت کو نہ پایا جو حق اور معرفت کی اہل پاتے ہین

فحلوا السنتهم بايديهم لا بايدى الفياض المنان - فكان غاية سعيهم ان ينحتوا

سو اُنہون نے اپنے ہاتہون سے اپنی زبان کو آراستہ کیا اور خدا تعالی کے ہاتہون سے اس زبان سے آرایش نہین پائی

بازاء مفردات انواع تركيبات - ففرحوا بحيلة فاسدة مصنوعة - وبعدوا من ثمار

پس انکی سعی زیادہ سے زیادہ یہ تہی کہ مفردات کے مقابل پر ترکیبات کو گہڑین پس وہ ایک حیلہ فاسد بناوٹی کے ساتھ خوش ہو گئے

لطيفة لا مقطوعة ولا ممنوعة نافعة للآكلين - فبدت سوءتهم لاجل منقصة

اور ایسے لطیف پہلون سے دور جا پڑے جو نہ کاٹے جائین اور نہ منع کئے جائین جو عقلمندونکو نفع دیتے تہے پس باعث ناقص ہونے

اللغات - وانتقاص المفردات - وظهر انهم كانوا كاذبين - وكانوا يحمدون

زبان کے ان کا عیب کہل گیا اور مفردات کی کمی نے انکی پردہ دری کی اور یہ بات ظاہر ہو گئی کہ وہ جہوٹہے تہے اور وہ لوگ

السنتهم بصفات لا تستحق بها وكانوا فيها مفرطين - فهتك الله اسرارهم واذاقهم

اپنی زبانون کے ایسے غلو سے تعریف کرتے تہے جنکی وہ حقدار نہین تہی اور ان بیجا تعریفون مین حد سے زیادہ گذر گئے تہے

استكبارهم بما كانوا معتدين - وتراهم يعادون الحق والفرقان ولا يقبلون

سو خدا تعالی نے اُن کے پردے پہاڑ دئے اور انکو اُن کے تکبر کا مزہ چکہایا کیونکہ وہ حد سے زیادہ گذر گئے تہے اور تو انہین

المحمود و المشهود والعيان ولا يتركون الحقد والعدوان ويمشون كالعمين

دیکہتا ہے کہ وہ حق اور فرقان کے دشمن ہین اور کینہ اور ظلم کو نہین چہوڑتے اور اندہون کی طرح چلتے ہین -

سيما الهنود فان سيرتهم الصدود وزادهم العنود وهم المزهوون - لا يخشون

خاص کر کے ہندو لوگ کہ انکی سیرت حق سے روکنا ہے اور اُن کا عناد حد سے بڑہ گیا ہے اور عجب اور خود پسندی اُن مین

ولا يتواضعون ولا يتدبرون كالخاشعين - وظنوا ان لغتهم اكمل اللغات

بہت ہے خدا تعالی سے نہین ڈرتے اور نہ تواضع اختیار کرتے ہین اور نہ ڈرنیوالون کیطرح تدبر کرتے ہین اور ان کا گمان ہے جو انکی

بل قالوا انها هي وحي رب السموات وكذلك رضوا بالخزعبلات وخدعوا قلوبهم

زبان ربانی سے زیادہ کامل ہے بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ یہی الہامی زبان ہے اور اسیطرح وہ باطل باتوں پر خوش ہو گئے اور اپنے دلوں کو

بالمفتريات وما كانوا مستبصرين. وتجد لسانهم مجموعة التركيبات خالية

افترا کی باتوں سے فریب دیا اور صاحب بصیرت نہیں تھے۔ اور تو اُنکی زبانکو محض ترکیبوں کا ایک مجموعہ پائیگا اور مفردات کے

عن نظام المفردات كأن بهم ما قدروا الا على تاليف المركبات كما ما قدروا الا على تاليف

نظام سے خالی دیکھیگا گویا اُن کا خدا صرف مرکبات کی تالیف پر قادر رہتا جیسا کہ وہ صرف اس بات پر قادر تھا

الابدان من الذرات وكان من العاجزين. واما العربية فقد عصمها الله من هذه

کہ ذروں کے جوڑنے سے بدنوں کو بنا وے اور عاجزوں میں سے تھا۔ مگر عربی زبان کو خدا تعالیٰ نے ان تمام بیقراریوں سے

الاضطرابات واعطاها نظاما كاملا من المفردات. وان في ذلك لآية للمتوسمين

بچایا اور مفردات کا نظام کامل اُسکو بخشا اور اسمیں فراست والوں کیلئے نشان ہے

ولا يخفى على لبيب ولا على منشئ اديب ان الالسنة الاخرى قد احتاجت الى

اور کسی دانا پر پوشیدہ نہیں اور نہ کسی انشا پرداز ادیب پر کہ دوسری زبانیں انواع اقسام کی ترکیبوں کی محتاج ہیں

تركيبات شتى وما استخدمت المفردات كعربي مبين. وانت تعلم ان

اور وہ مفردات سے عربی کی طرح خدمت نہیں لیتیں اور تو جانتا ہے کہ

للمفردات تقدم زماني على المركبات. فانها مناط افترار ثغر التركيب وعليها

مفردات کو مرکبات پر تقدم زمانی ہے کیونکہ ترکیب کی بار ترتیب دلالت اُنہی سے ظاہر ہوتی ہیں اور انہیں

تتوقف سلسلة التاليف والترتيب فالذي كان مقدما في الطبع والزمان فهو الذي

پر سلسلہ تالیف اور ترکیب کا موقوف ہے پس وہ جو از روے زمانہ اور طبع کے مقدم ہے وہ وہی ہے جو خدا تعالیٰ

صدر من الرحمن واليها ينحل كل مركب عند ذوي العرفان. فهل ترى كما نرى او كنت

سے صادر ہوا ہے اور ہر ایک ترکیب اسی کی طرف منحل ہوتی ہے پس کیا تو اس بات کو دیکھتا ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں

من المحجوبين. ثم لا شك ان الالفاظ التي جمعت عند فقدان المفردات.

یا پوشیدہ میں ہے پھر اسمیں کچھ شک نہیں کہ جو الفاظ مفردات کے نہ ہونے کی وجہ سے جمع کئے گئے اور ضرورت پیش آنے سے

واقيمت مقامها عند هجوم الضرورات فهي نطقت بلسان الحال - انها ما أبرزت في

اُن کے قائم مقام کی گئی وہ بزبان حال بول رہی ہین کہ ضرورت کیوقت لئے گئے

بزتها الا عند قحط المفردات والامحال - فاذا ثبت انها تلفيقات انسانية

پس جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ انسانی جوڑون سے

وتركيبات اضطرارية فكيف تنسب الى البديع الكامل الذي يسلك سبيل الوجازة

جمع کئے گئے اور ترکیبات اضطراریہ سو اکٹھے کئے گئے تو وہ اس ذی نمو بنانیوالے کامل کیطرف منسوب نہین ہو سکتے

والحكمة - ويحب طريق البساطة والوحدة - ولا يلجاء الى تركيبات مستحدثة

کہ جو اختصار اور حکمت کے طریق کو اختیار کرتا ہے اور بساطت اور وحدت کے طریق کو دوست رکھتا ہے اور غافلون

كالغافلين - بل هو الله الذي فطن من اول الامر الى معان مقصودة فوضع

کیطرح نئی نئی ترکیبون کیطرف محتاج نہین ہوتا بلکہ وہ خدا وہی ہے جس کے علم مین پہلے ہی سے معانی مقصودہ ہین سو اسنے

بازائها كل لفظ مفرد باوضاع محمودة - وكذلك سلك سبيل حكمة معهودة وما

اُن کے مقابل پر ہر یک لفظ مفرد رکھدیا سو اسی طرح وہ اپنی حکمت معہودہ کو عمل مین لایا اور وہ

كان كالذي استيقظ بعد النوم - او تنبه بعد اللوم - بل وضع بازاء كل طيف

ایسا تو نہین تہا جیسا کہ سونیکے بعد جاگے یا ملامت کے بعد متنبہ ہو بلکہ ہر یک معنوی خیال کے

معنوي - لفظا مفردا كالكوكب الدري ببيان جلي الا تعرفه وهو احسن الخالقين

مقابل پر ہر یک لفظ مفرد رکھدیا ہے جو چمکدار موتی کیطرح ہے کیا تو اسکو نہین پہچانتا اور وہ احسن الخالقین ہے

اتظن ان الله نسي سبيل الحكمة - او بطاء به مانع من هذه الارادة او ما كان

کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالی حکمت کی راہ کو بھول گیا یا کسی مخالف نے اسکو اس ارادہ سے روک دیا

قادرا على وضع الالفاظ المفردة لاظهار المعاني المقصودة - فالجاءه عجزه الى الكلمات

یا وہ معانی مقصودہ کے ظاہر کرنیکے لئے الفاظ مفردہ کے بنانے پر قادر نہین اسلئے اسکے عجز نے

المركبة والتركيبات المستحدثة - واضطر الى ان يلفق لها الفاظا باستعانة التراكيب

ترکیب اور نئے نئے جوڑون کیطرف اسکو بے قرار کیا اور وہ اس بات کیلئے مضطر ہوا کہ معانی مقصودہ کے ادا کرنیکے لئے

ويعتمد عليها لا على الطبائع العجيبة ويسلك مسلك المتكلفين - وانت ترى ان بنّاءً

ترکیبوں کے جوڑ توڑ سے مدد لیوی اور اُن ترکیبوں پر بھروسہ رکھے نہ مفردات کی طبعی اور عجیب نظام پر اور تکلف کرنیوالوں کی راہ پر چلے اور

عاقلا ذا معرفة - اذا اراد ان يبني صرحًا في بلدة - او قصرًا في جردة - فيفطن

تو دیکھتا ہے کہ ایک معمار عقلمند تجربہ کار جبکہ ایک حویلی کے بنانیکا ارادہ کرتا ہے یا کسی زمین پر ایک محل بنانا چاہتا ہے

في اول امره الى كل ضرورة - وينظر كلّما سيحتاج اليه عند سكونته - وان كان

سو وہ اپنے کام کی ابتدا میں اپنی ہر ایک ضرورت کو سمجھ جاتا ہے اور ہر ایک امر کو جسکے بسنے کیوقت کیوقت حاجت پڑیگی

يبني لغيره فيتبهه ان كان في غفلة ولا يعمل عمل العمين - بل يتصور في قلبه

پہلے سے دیکھ لیتا ہے اور اگر کسی غیر کیواسطے وہ مکان بناتا ہے تو اگر وہ غیر غفلت میں ہو تو اسکو خبردار کر دیتا ہے اور اندھوں کیطرح

قبل البناء كل ما سيضطر اليه احد من السُّكّان كالحجرات والرفّ والفناء - والمدخل

کوئی کام نہیں کرتا بلکہ وہ عمارت بنانے سے پہلے ہی تمام اُن باتوں کا اپنے دل میں تصور کر لیتا ہے جنکی طرف اس مکان میں رہنے والوں کو

والمخارج للسّكناء - ومنافذ النور والهواء - ومجالس الرجال والنساء - وبيت

حاجت ہوگی جیسا کہ حجرے اور مچان اور صحن اور آنے جانیکا مکان اور ہوا اور روشنی کیلئے کھڑکیاں اور روشندان اور مردوں کے بیٹھنے

الخبز وبيت الخلاء وبيت الاضياف والواردين من الاحبّاء ومقام السائلين

کی جگہ اور عورتوں کے رہنے کا مکان اور باورچی خانہ اور پاخانہ اور مہمانوں اور مسافروں اور دوستوں کے رہنے کی جگہ اور سوال کرنیوالوں کے

والفقراء - وما يحتاج اليه في الصيف والشتاء - وكذالك لا يغادر حاجة الا ويبني لها

ٹھہرنے کی جگہ اور ایسے مکان جو گرمی کے موسم کے مناسب حال ہوں اور ایسے مکان جو جاڑے کیلئے ضروری ہوں اسی طرح کوئی ایسی

ما يسدّ ضرورة حجرة كان او عُلّية سُلّمًا كان او مصطبة او ما يسرّ القلب

حاجت نہیں ہوتی جسکے رفع کیلئے بقدر سد ضرورت کوئی مکان نہیں بناتا خواہ وہ حجرہ ہو یا بالاخانہ ہو یا زینہ ہو یا چبوترہ ہو یا کوئی

كالبساتين - فالحاصل انه يبصر في اول نظرة كل ما سيَئُول اليه لوازم امره

باغ ہو۔ پس حاصل کلام یہ کہ وہ پہلی نظر میں ہی اُن تمام امور کو دیکھ لیتا ہے جنکی طرف اس کے امر کے لوازم

ولا ينسى شيئًا سيطلبه احد من زمره ويتمّ الصرح كالمتدبّرين -

منجر ہوں گے اور ایسی کسی چیز کو نہیں بھولتا جو کوئی اُسکے گروہ میں سے کسی وقت اُسکا طالب ہو اور اپنے مکان کو ایک تدبر انسان کی طرح پورا کرتا ہے

واما الجاهل الغبی والقلب المخطی فلا یریٰ خیره وشرّه الّا بعد المبناء ـ ویسلك

مگر جاہل غبی اور خطا کرنیوالا دل اپنے مکان کی بُرای بہلائی پر اسوقت اطلاع پاتا ہے جبکہ مکان بنکر تیار ہوجاتا ہے

مسلك العشواء ولا یری المآل فی اول الحال ـ ولا ینظر الی ما سیحتاج الیه

اور اندہی اونٹنی کی طرح چلتا ہے اور انجام کار کو اول حال میں دیکہہ نہیں سکتا اور جو کچہہ آخر کسیوقت حاجتیں پڑینگی

فی بعض الاحوال ـ فیبنی من غیر تقدیر وتنسیق وترتیب ـ ولا یتدبر کذی معرفة

اُنپر اسکی نظر نہیں ہوتی پس وہ مکان کو بغیر کسی اندازہ اور ترتیب کے یون بنا ڈالتا ہے اور ایک دانشمند عارف کیطرح

لبیب ولا یفطن الی ما یلزم لمبناه ـ الا بعد ما سکنه وجرّب مثواه ووجده ناقصًا

نظر نہیں کرتا اور نہیں سوچ سکتا کہ اسکی اِس بنا کا انجام کیا ہوگا مگر اُسوقت اسکو پتہ لگتا ہے جبکہ اسمین آباد ہوا اور

وراه ـ فیشعر حینئذ انه لا یکفی لمباءته فیتالم برؤیته بعد خبرته ـ ویبکی مرّة

آزمالیوے اور نکما پاوے سو اُسوقت اسکو سمجہہ آتی ہے کہ اسکی بود وباش کیلئے کافی نہیں ہے سو اس مکان کے مشاہدہ اور

علی فقدان منیته ـ واُخریٰ علی حُمقه وجهالته وضیعة فِضّته ـ وتطلع علی

آزمایش کے بعد دردناک ہوتا ہے اور کبہی اپنی نامرادی پر روتا ہے اور کبہی اپنی حمق اور جہالت اور نقصان مایہ پر گریہ

قلبه نار حسرته بما لم یدّبر فی اول الامر ما اخطأ کالعاقلین ـ فیتدارك ما فرط منه

وزاری کرتا ہے اور اُس کے دل پر حسرت کی آگ بہڑکتی ہی اس خیال سے کہ کیون پہلے اِن حرجون اور نقصانون پر میری نظر

بعد ماری التفرقة والشتات ـ متاسفا علی ما فات وباکیا کالمتندّمین

نہیں پڑی ـ پس اب تجربہ کے بعد اور تفرقہ اور پریشانی اُٹہانیکے پیچہے اپنے نقصانون کا تدارک کرتا ہے مگر

فهذا الذهول الذی یخالف العقل والحکمة ـ ویبائن القدرة والمعرفة الکاملة

دل تاسف اور افسوس سے بہرا ہوا ہوتا ہے اور روتا ہوا اگلے بگڑے ہوئی کی اصلاح کرتا ہے پس ایسا نسیان جو عقل اور حکمت کے

لا یعزیٰ الی قدیر الذی هو ذو الجلال والقوة ـ وخبیر الذی یحیط الاشیاء بالعلم

مخالف اور معرفت کاملہ کے مغایر ہے اس خدا کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا جو قادر اور بزرگ اور قوی اور علم اور حکمت کے ساتہہ ہر ایک

والحکمة ـ سبحانه هو یعلم الخفی والاخفیٰ ـ والقریب والاقصیٰ ویعلم الغیب

چیز پر محیط ہو رہا ہے اور وہ پوشیدہ بلکہ پوشیدہ تر کو اور نزدیک دور کو جانتا ہے اور وہ غیب کو اور

وعيب الغيب وفعله منزه عن المعرة والعيب۔ وانه لايخطى كالناقصين

اور غیب الغیب کو جانتا ہے اور اسکا فعل ہریک عیب سے منزہ ہے اور وہ ناقصوں کی طرح خطا نہیں کرتا

أنظر الى ما خلق من قدرة كاملة۔ هل ترىٰ فيه من فتور او منقصة۔ ثم

اسکی مخلوقات کیطرف دیکھ جو اس نے قدرت کاملہ سے پیدا کی ہے کیا تو اُنہیں کچھ فتور یا نقصان پاتا ہے پھر

ارجع البصر هل ترىٰ من فتور في خلق ربّ العٰلمين۔ فكفاك لفهم الحقيقة۔

دوبارہ نظر کو پھیر کیا تو خدا تعالی کی پیدائش میں کچھ فتور پاتا ہے پس تجھے حقیقت کے سمجھنے کے لئے وہ باتیں

ما ترىٰ في صحيفة الفطرة۔ ولن ترىٰ اختلافا في خلقة حضرة الاحدية۔

کافی ہیں جو تو صحیفہ فطرت میں دیکھ رہا ہے اور تو خدا تعالی کی پیدائش میں ہرگز اختلاف نہیں پائیگا پس زبانوں

فهذا هو المعيار لمعرفة الالسنة فخذ المعيار۔ واعرف ما انار۔ واتق الله الذي يحبّ

کی پہچان کیلئے یہی معیار ہے پس معیار کو پکڑ اور جو کچھ روشن ہوا اسکو دیکھ لے اور اس خدا سے ڈر جو متقیوں کو

المتقين۔ واستفق ولا تكن من الغالين ❊

دوست رکھتا ہے اور ہوش میں آ اور غلو مت کر ❊

ولا يريبك ما تجد في اللسان الهندية وغيرها من الالسنة

اور تجھ کو یہ بات شک میں نہ ڈالے کہ تو سنسکرت وغیرہ میں کچھ مفرد الفاظ پاتا ہے

قليلا من الالفاظ المفردة فانّها ليست من دارهم الخربة ولا من عيبتهم الممزقة

کیونکہ وہ الفاظ انکے ویران گھر کی جایداد نہیں ہے اور نہ انکے پھٹے ہوئے جامہ دان کے

بل هي كاموال المسروقة۔ او الامتعة المستعارة في بيت المساكين۔ والدليل

یہ کپڑے ہیں بلکہ وہ تمام الفاظ چوری کے مال کیطرح ہیں یا مانگے ہوئے اسباب کی مانند ہیں اور اس پر دلیل یہ ہے

عليها انها خالية عن اطراد المادة وغزارتها المُتَّسَقَةِ مع فقدان وجوه

کہ وہ اطراد مواد سے خالی ہیں اور نیز ایسے مفردات کی کثرت سے بھی جو ترتیب تناسب کے ساتھ باہم واقعہ ہوں

التسمية۔ ولا يتجلى كنهُها الا بعد ردّها الى العربية ولا يخدعك قليلها

اور ساتھ اسکے انکی وجوہ تسمیہ بھی مفقود ہیں اور انکی کنہ ثابت نہیں ہوتی مگر بعد اس کے جو ہم انکو عربی کیطرف رد کریں اور ان کا

فی تلك اللغات - فانها لا یوصل الی الغایات - ولا تکشف عن ساق معانی

سردہو کانہ کہاناکہ کچہہ کچہہ جو تسمیہ اُن زبانون مین موجود ہین کیونکہ اس قدر پا یا جانا اصل مقصود کیطرف رہبر نہیں ہو سکتا اور

المفردات علی سُبل اطراد اشتقاق المشتقات - ونبشِ معادن الکلمات -

مفردات کے معانی کے بہید کو نہین کہولتا ایسے طور سے کہ الفاظ کا اطراد اشتقاق کر کے دکہلا دے اور کلمات کی کانین کہود کر

بل هی تفهیم سطحی لخدع ذوی الجهلات وقومٍ عمین - وکلما یرد لفظ الی

بلکہ وہ نو نادانون کے لئے ایک سرسری سمجہوتی ہے اور اندہون کو دہوکا دیا گیا ہے - اور جب کوئی ایک لفظ اسکی

مُنتہا مقام الردّ ویفتش اصله بالجهد والکد - فتری انه عربیة ممسوخة -

اصل تلاش کرنے کرنے محنت اور کوشش کے ساتھ انتہائی درجہ تک پہنچایا جاوے پس تو دیکہے گا کہ وہ عربی مسخ شدہ ہے

کانها شاۃ مسلوخة - وتری کل مضغة من اٰبٰاء عربی مبین -

گویا کہ وہ ایک بکری ہے جسکی کہال اتار لیگئی ہے اور تو ہر ایک اسکی ٹکڑے کو عربی کے ٹکڑون میں سے پائیگا +

ولا نذکر عبرانیة وسریانیة فی هذا الکتاب فان اشتراکهما بلسان التازیین

اور ہم عبرانی اور سریانی کا اس کتاب میں کچہہ ذکر نہیں کرتے کیونکہ ان کا اشتراک عقلمندون کے نزدیک

مسلم عند ذوی الالباب من غیر الامتراء والارتیاب - وانهما محرّفتان من

مسلم امر ہے اور اسمین کچہہ شک نہیں کہ یہ دو نون زبانین خالص عربی کی تحریف سے پیدا ہوئی ہین

العربیة الخالصة مع ابقاء اکثر القوانین الادبیة والتراکیب المتناسبة -

اور باوجود تحریف کے پہر اکثر قوانین ادبی باقی رہے ہین اور ایسا ہی اکثر ترکیبین بہی محفوظ رہی ہین

وانهم کالسارقین - وکانت دار العربیة انق من حدیقة زهرٍ وخمیلة

اور یہ چورون کی طرح ہین اور عربی کا گہر پہولون کے باغ اور سبز درختون کی جہاڑی سے زیادہ خوشنما تہا -

شجر ما رای اهلها حر الهوی ولا حر الجوی ذات عقیان وعقار - وغرب ونضار

اور اسکے اہل نے کسی خواہش کی گرمی اور کسی بہوک کی آگ نہین دیکہی تہی اور یہ کہ صاحب زر اور مال اور

وحدائق وانهارٍ - وزهر وثمار - وعبید واحرارٍ - وجرد مربوطة - وجدة

چاندی اور خالص سونیکا مالک تہا اسمین باغ تہے اور اسمین نہرین تہین اور اسمین پہول تہے اور پہل تہے اور غلام تہے

مغبوطة- وعمارات مرتفعة ومجالس منعقدة مزينة- ثم انتثرت عقود الزحام

اور سازاد تھے اور عمدہ عمدہ گھوڑے اُسکے طویلہ میں تھے اور رشک بل رشک حشمت اور دولت تھی اور اونچی عمارتیں اور خوب سجی ہوئی

من الفساد فسافروا واخذوا ما راج من الزاد- واحتمل كلّ بحسب الاستعداد- وركبوا

مجلسیں تھیں پھر وہ تمام مجلسیں فساد کیوجہ سے اُٹھ گئیں پس انہوں نے سفر کیا اور جو کچھ توشہ ملا وہ ہمراہ لے لیا اور ہر یک نے

من مطايا التفرقة والتضاد وبدلوا الصور بترك السداد- حتى جعلوا الغدق

اپنی حسب استعداد توشہ اُٹھا لیا اور تفرقہ اور اختلاف کی سواریوں پر سوار ہو گئے اور بوجہ ترک سداد اپنی صورتوں کو بدل ڈالا

جريمة- واللعل وثيمة- والوليمة وظيمة والحسنة جريمة والضليع حمارا او الروضة

یہانتک کہ کھجور کے درخت کو گٹھلی بنا دیا اور لعل کو پتھر بنا دیا اور شادی کے کھانے کو ماتم کا کھانا کر دیا اور نیکی کو بدی بنا دیا

مقفارا او غادروا بيت الفصاحة انقى من الراحة وابعد من التلذذ والراحة وبقيت

اور عمدہ گھوڑے کو گدھا کر دیا اور باغ کو بنجر زمین کر دیا اور فصاحت کے گھر کو ہتھیلی کیطرح خالی کر دیا اور لذت اور راحت سے دور پھینک دیا

حدائقها ولا ركيتها ولا مروجها ولا نضرتها- وما برح يمطر عليها مطر الشدائد وتتلفها

اُن کے باغ باقی نہ رہے اور نہ ان کا کنواں اور انکے سبزہ زار اور نہ انکی تازگی اور سختیوں کا مینہ زبان پر برسنے لگا اور حوادث نے انکو تلف کر دیا

يد النوائب بالمصائد حتى رمي متاعها بالكساد وبدل صلاحها بالفساد فاصبحت

یہان تک کہ ناروائی سے اُنکے مال کی تباہی ہو گئی اور اس کی صلاحیت فساد کے ساتھ بدل گئی پس

دارها كالمنهوبين- كأنّ اللص بلطها او الغريم تعطها وكسح بيتها وخلى

اُن گھروں کا ایسا حال ہو گیا کہ گویا چور نے اُنکو لوٹ لیا اور کچھ بھی نہ چھوڑا یا قرضخواہ نے اسکو سخت مواخذہ

سقطها فصارت كالمعترين- وانت سمعت ان العربية نزلت في بدو الفطرة

کیا اور اُنکے گھر کو خالی کر دیا اور انکی بستی میں کچھ بھی نہ چھوڑا پس وہ محتاجوں کیطرح ہو گئی اور تو سن چکا ہے کہ عربی زبان ابتدا زمان

وجاءت من حضرة الاحدية- ثم اذا انجرم ذلك القرن فطري على اذيالها

میں نازل ہوئی ہے پھر جب وہ زمانہ گذر گیا تو اُس کے دامنوں پہ کچھ میل چڑھ گئی

الدرن- فالعبرية وغيرها كوسخ العربية- وفضلة هذه المائدة-

پس عبری اور دوسری زبانیں عربی کی میل ہیں اور اسی مائدہ کا فضلہ ہیں

والعربية اوّل درٍّ لارضاع الفطرة الانسانية۔ واول خرسة لتغذية ام البريّة۔

اور عربی وہ پہلا دودھ ہے جو انسانی فطرت کو پلایا گیا اور وہ پہلی اچھوانی ہے جو مخلوقات کی ماں کو کھلائی

من خير المطعمين۔ واليه اشار معطي القياس والحواس۔ ودافع وساوس

گئی اور اسی کیطرف اس ذات نے اشارہ کیا ہے جس نے قیاس اور حواس کو پیدا کیا اور جس نے خناس کے وساوس

الخناس اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

کو دفع کیا جو پہلا گھر یعنے بیت اللہ وہی ہے جو مکہ مین ہے۔ برکت والا اور ہدایت واسطے عالمونکے

فاومىٰ الى ان العربية سبقت الالسنة۔ واحاطت الامكنة وهي اول غذاء

پس اسمین اس بات کی طرف اشارہ ہے جو عربی تمام زبانون پر سبقت لیگئی اور تمام مکانون پر محیط ہوی اور وہ بولنے والون

للناطقين۔ فان البيت لا يخلو من مجمع الناس۔ والمجمع يحتاج الى الكلام

کی پہلی غذا ہے کیونکہ گھر لوگون کے مجمع سے خالی نہین ہوتا اور مجمع دفع حاجت اور باہم انس پکڑنے کے

لدفع الحوائج والاستيناس۔ فان المعاشرة موقوفة على الفهم والتفهيم

لئے کلام کیطرف محتاج ہوتا ہے کیونکہ معاشرت فہم اور تفہیم پر موقوف ہے

كما لا يخفى على الزكي الفهيم وكذلك قوله تعالى اِذْ بَوَّءْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ

جیساکہ زیرک اور فہیم پر یہ بات پوشیدہ نہین اور اسیطرح خدا تعالی کا یہ قول کہ یاد کر جب ہمنے ابراہیم کو دیا

مَكَانَ الْبَيْتِ۔ دليل على كون مكة اول العمارات فلا تسكت كالميت

بنانیکے لئے وہ مکان دکھلایا جہان ابتدا مین بیت اللہ تہا۔ یہ قول صاف بتلا رہا ہے کہ مکہ دنیا مین پہلی عمارت ہے پس مردہ

وكن من المتيقظين۔ فحاصل المقالات ان مكة كانت اول العمارات۔

کیطرح چپ ہوجا اور جاگنے والون کیطرح ہو۔ پس حاصل کلام یہ کہ مکہ دنیا مین پہلی عمارت تہی۔

ثم خربت من الحادثات وسيل الآفات۔ فلزم ذلك البيان۔ ان العربية

پہر حادثات اور سیل آفات سے خراب ہو گیا۔ پس اس بیان سے یہ لازم آیا کہ ہر ایک زبان کے وجود سے

كانت اول كل ما كان وعلمها الله آدم وكمل بها الانسان۔ ثم حرفت هذه

پہلے عربی زبان تہی اور خدا نے آدم کو وہی زبان سکھلائی تہی اور اسکے ساتھ انسان کو کامل کیا گیا

وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ

ؒ جبکہ بیت اللہ تمام عالم کے لئے ہدایت پانیکا ذریعہ ہوا تو اسمین صاف اشارہ ہے کہ وہ ایسے مرکز پر واقع ہے جسکی زبان تمام دنیا کی زبانون سے مشارکت رکہتی ہے اور یہی ام الالسنہ ہونیکی حقیقت ہے۔ منہ

اللغت الاصلية - ومسخت الكلمات النورانية - وفات النظام الكامل الموزون

پہر زبان محرف اور مبدل ہوگئی - اور وہ نورانی کلمے مسخ کئے گئے اور نظام کامل فوت ہوگیا

وضاع الدر المكنون في خلف من بعدهم خلف تباعدوا عن العربية ومسخوها وبدلوها

اور موتی چھپا ہوا ضائع ہوگیا اور ناخلف لوگ بعد مین آئے جو عربی سے دور جا پڑے اور عربی زبان کو مسخ کردیا

حتى جعلوها كالالسنة الجديدة ولم يبق الا قليل يتكلمون بها من بعض

اور بدل ڈالا یہانتک کہ اُن زبانون کو نئی زبانون کیطرح کردیا اور عربی تہوڑی رہگئی جسکو تہوڑے آدمی زمین پر بولتے

الآدميين - والآخرون حرفوا كلمها عن مواضعها وبعدوا جواهرها عن معادنها

تہے اور دوسرے لوگون نے تو کل الفاظ عربی کو اُسکی مواضع سے بدل ڈالا اور اسکے جواہر کو انکی معدنون

واماكنها فصارت السنة جديدة في اعين الغافلين - ونضى منها خلعة

اور مکانون سے دور ڈالدیا لہذا وہ زبانین لوگون کی نظر مین نہین کہائی دین اور نفیس پیرائیون کا خلعت اُن سے

حللها النفيسة وجعلت عاري الجلدة بادي العورة - تبذءها اعين الناظرين

اتار گیا اور وہ ننگی جلد والی اور کہلی کہلی ننگی کی گئین جن کو دیکھکر نظرین کراہت کرتی ہین

فلاجل ذلك تراها ساقطة عن النظام والقواعد الطبعية ومتفرقة غير منتظمة

اور اسیوجہ سے تو اُن زبانون کو دیکہتا ہو کہ وہ نظام سے گری ہوئی اور قواعد طبعیہ سے خالی اور متفرق جنگلون کی لکڑیان

كخشب الفلا المتباعدة وتشاهد انها تائهة لا ذرا لها ولا دار ولا سكان ولا جوار

کی طرح غیر منتظم اور ایک دوسری سے دور پڑی ہین اور تو دیکہتا ہے کہ وہ آوارہ ہین نہ اُن کا کوئی گہر اور نہ ہمسایہ -

وترى ان مفرداتها متبددة لا انساب بينها وعارية ابدت وصمتها وشينها وذلك

اور تو یہ بہی دیکہتا ہو کہ انکی مفردات اور کی نظرین کوئی نسبت باہم باقی نہین رہی اور وہ ایسی ننگی ہین کہ انکا عیب اور داغ کہل گیا اور یہ اسلیے

بما ضاع النظام وما يبقى القوام ورعتها الانعام فترى كانها ارض بذمية

ہوا کہ نظام ضائع ہوگیا اور قوام باقی نہ رہا اور چارپائے بولیون کو چر گئے اور تو دیکہتا ہو کہ گویا وہ ایسی زمین ہے

او موماة مخوفة - مجتثة تبذءها اعين المحققين - وما حسن الان شانها

جسمین کوئی سبزہ وغیرہ نہین یا ایسا خوفناک جنگل ہے جسمین جڑ بہی نہین جس سے محققون کی آنکہین کراہت کرتی ہین اور اب اُنکی

وما ابدءُ صبيانها - ولكن الظالمين يخدعون الجاهلين - اضاعت نسبًا متماثلة

حالت کچھ اچھی نہین ہو گئی اور انکے بچون نے بعد گر جانیکے پھر دانت نہین نکالے مگر ظالم لوگ جاہلونکو دھوکہ دیتے ہین اُن بانون نے

واقداما متشابهة فصارت كاناس متفرقة الاراء او اوباش مختلفة الاهواء

نسبتِ تلہ کو ضایع کر دیا اور ایسا ہی اقدام متشابہ کو بھی پس وہ دنیا مین ایسی ہو گئین جیسا کہ مختلف رایون کے لوگ ہوتے ہین یا جیسے اوباش جو

متغائرين غير متحدين - فكانّ بعضها على رباوة متخصرًا بهراوة وبعضها في

متفرق آرزو مین رکھتے ہین جنکی ایکدوسرے کے مخالف خواہش ہوتی ہے پس گویا بعض اُنکے ایک ٹیلے پر ہین یا ایک سوٹے کے سہارے اپنی تہیگاہ

وهاد ساقطا كجماد وبعضها فقدت اسارير وجه التسمية - كانه اغمى عليها

کو سہارا دئے ہوئے اور بعض گڑھے مین پڑے ہوئے جیسے بیجان اور بعض وجہ تسمیہ کے نشانون کو کھو بیٹھے ہین گویا انکو غشی پڑی ہے

او اخذتها مرض السكتة او كانت من المحقوّين - وبعضها بداكريه الشكل كثير

سکتہ کی مرض ہو گئی یا پیٹ کی درد نے پکڑا اور بعض بُری شکل کے ساتھ ظاہر ہوئی اور

الاختلال - كانه ابدى كالاطفال حتى بذتها اعين الناظرين - والبعض لفع وجهه

صورت بگڑ گئی گویا اُن کو بچون کی طرح چیچک نکل آئی یہان تک کہ دیکھنے والون نے اُن سے کراہت کی اور بعض نے

برداءٍ ونكّر شخصه للحياءِ - والبعض الآخر صبّغ الاطمار ودلّس واري كانه تطلّس ومنها

چادر کے ساتھ اپنا منہ لپیٹ لیا اور اپنی ہیئت کو مارے حیا کے بدلا لیا اور بعض نے اپنے کپڑے رنگین کر ڈالے اور

الفاظ بقيت على صورها الاصلية وما غيّر وجهها حرّ هواجر الغربة - وما زلزل اقدامها

تدلیس کی اور ظاہر کیا کہ گویا اُس نے طیلسان پہنا اور بعض ایسے ہین جو اپنی اصلی صورتون پر باقی رہی اور پردیس کی دھوپ نے پیر کی گرمی نے

اعصار التفرقة - بل بقي لها نشر تنمّ نفحاته - وترشد الى روض الحق فوحاته - وتعرف

آنکے چہرون کو متغیر نہین کیا اور تفرقہ کی سخت ہوا نے اُن کے قدمون کو جنبش نہین دی بلکہ انکی ایک خوشبو باقی رہی

بتارّج عرفها - ومناعت غرفها - وتصبي القلوب بجميل خدين - بيدانّها اخرجت

جسکی لپٹین پوشیدہ بھید کو ظاہر کر رہی ہین اور جن کا مہکنا حق کے باغ کی خبر دے رہا ہے اور اپنی خوشبو کے مہکنے سے

من المنازل المقرّرة - وبعدت من الاوطان الموروثة - وبوعدت من الاتراب

پہچانے جاتی ہین اور اپنی کھڑکیون کی بلندی سے دیکھی جاتی ہین اور خوبصورت انسان کیطرح دل کو کھینچتی ہین مگر اتنا ہے کہ وہ اپنے

وهيل عليها الزوايد كهيل التراب۔ واخفيت كالميتين۔ بل دُفنت كالموؤد۔

اور انپر زوايد ڈالے گئے جیسا کہ مٹی ڈالی جاتی ہے اور مُردون کیطرح وہ چھپائے گئے بلکہ وہ زندہ درگور انسان کیطرح دفن کیگئے

فما ادها احد كالودود۔ ثم رُدّ عليها عهد تذكار الوطن۔ والحنين الى العطن

پس کسی نے دوست کیطرح انکو کہانا نہ کہلایا پھر انپر وطن یاد کرنے کا زمانہ رد کیا گیا اور وطن کی محبت پیدا ہوگئی پس عزت

فاستعدت لتقويض خيام الغيبة۔ واسرجت جواد الاوبة۔ بعد ما كانت كالامعة

کے خیمون کو اکھاڑنے کے لئے کھڑے ہوگئے اور بازگشت کے گھوڑون پر زینین کھینچ لین بعد اسکے کہ وہ ایک

وكانت كرفاق مستعدّين۔ غير انّها كانت محتاجة الى رجل يؤمّها فى المسير۔

ہرجائی آدمی کیطرح تھے اور ہم سفر یارون کی طرح مستعد ہوگئے۔ مگر صرف اتنی بات تھی کہ وہ ایسے شخص کے محتاج تھے جو راہ مین انکا

وما كان سبيل من دون استصحاب الخفير۔ فاتيناها واخذناها كاخذ الوارث متاع

پیشوا ہو اور بجز رہبر کے اور کوئی سبیل نہین تہا پس ہم اُن کے پاس پہنچ گئے اور ہمنے انہین یون لیلیا جیسا کہ کوئی اپنی

الميراث وبعثناها من الاجداث۔ بعد ما سمع نعيها من الزمن النثّاث فى بعد

وراثت کا مال لیلیتا ہے اور ہمنے انہین قبرون مین سے اُٹھایا۔ بعد اسکے جو خبر دینے والے زمانہ نے انکی موت کی خبر دی تھی پس ایک

امدٍ رئت كناسها۔ ووافت اناسها۔ ونقلت الى قصرها۔ بعد ما حصلها الشدائد

زمانہ کے بعد انہون نے اپنا گہر دیکہا اور اپنے لوگون کو ملے اور اپنے محل کیطرف آئی بعد اسکے جو سختیون نے انہین اپنی قید

تحت اسرها۔ وكانها كانت كالف يفقد۔ ويسترجع له بعد مناحة تعقد فاخرجناها

مین کردیا تہا پس گویا وہ اس دوست کیطرح تہی جو مفقود الخبر ہوجائے اور ماتم داری کی مجلس کے بعد اسپر انا للہ کہا جائے سو ہمنے انہین

كنعش الميت۔ او الغلام الابق من البيت او كطيب الاعراق۔ اللاحق بالفساق۔

مردے کی لاش کیطرح نکالا یا اُس غلام کیطرح پکڑا جو گہر سے بہاگ گیا ہو یا اُس شریف نجیب کیطرح انکو واپس لیا جو بد کارون سے جا ملا ہو

او النسيب المهجور من الاقارب او كالابن الغائب الهائب او اطفال منغمسين۔

یا اُس صاحب نسب کیطرح ہمنے انکو لے لیا جو اپنے عزیزون سے دور پڑ گیا ہو یا اُس بیٹے کیطرح جو گم ہوگیا ہو اور بہاگ گیا ہو یا اُن بچون

فمنها ما لم يبرح انثلام حبة فى زمن فرقة متطاولة وازمنة بعيدة مخوفة

کیطرح جو ڈوب گئے ہون سو بعض ان مین سے ایسے ہین جنہون نے جدائی کے زمانہ مین ایک دانہ کا نقصان بھی اٹھایا اور صحت سلامتی کے ساتھ اپنے وطن مین

وقفل كما سافر بصحة وسلامة وصلاح وعافية - ومنها ما غيّرها حرّ السقام -

اور بعض الفاظ ایسے ہین جن کو بیماری نے متغیر کر دیا یہان تک کہ بیکلی تک نوبت پہنچا دی

حتى بلغ الى الاخترام - وصارت كالجنائز - بعد ما كانت من اهل الجوائز - وظهرت

اور جنازون کی طرح ہو گئے بعد اسکے جو صاحب جود و کرم تہے اور لینے سے منہ نکل آے بعد اسکے جو موتی

بوجه مسنون - بعد ما كانت كدرٍّ مكنونٍ - وذهب حسنها وبهاءها - وغاب

کی طرح تہے اور اُن کی خولصورتی اور خوبی سب جاتی رہی اور تمام نور گم ہو گیا

نورها وضياؤها وتراءت كشيخ مسلوب الطاقة - بعد ما كانت كغيد طيح الرشاقة

اور وہ اُس بڈہے کیطرح نکل آئے جسکی طاقت سب جاتی رہی بعد اسکے جو وہ نازک اندام اور

اوكضليع لذيذ السياقة - اوكجمازة لايلحقها العناء - ولا تواهقها وجناء - ولا يخالف

خوش قامت عورتون کیطرح تہے یا اُس گہوڑے کی طرح تہے جس کے مزہ دار چال ہو یا اُس تیز رو اونٹنی کیطرح

هذا البيان الا الذي جهل الحقيقة اومان - فلاشك ان الحق ابلج - والباطل

جسکو ماندگی کے رنج پہنچ نہ سکے اور اس بیان کا بجز ایسے شخص کے کوئی مخالف نہین ہوگا جو حقیقت سے

لجلج - وشن على الباطل عسكر الحق واليقين - هذا شان مفردات العربية

بیخبر اور دروغگو ہو پس کچہہ شک نہین کہ حق روشن ہو گیا اور باطل گم ہو گیا اور باطل پر حق اور یقین کا لشکر ٹوٹ پڑا - یہ تو عربی

واما مركباتها فهى ارفع شانًا عند اهل البصيرة - فان المسك واللولؤ

کے مفردات کی شان ہے مگر اسکے مرکبات تو اس سے بہی بڑہکر اہل بصیرت کے نزدیک شان بلند رکہتے ہیں کیونکہ مشک اور موتی

اذا خُلطا لغرضٍ من الاغراض فلاشك ان هذا المركب اشدّ واقوى لدفع الامراض

جب کسی غرض سے ملائے جائین تو کچہہ شک نہین کہ یہ مرکب دفع امراض کیلیے نہایت قوی ہوگا

وانت تعلم انّ مركبات النبات قد تحدث فيها كيفية خارقة للعادات نافعة

اور تو جانتا ہے کہ کبہی نباتات کے مرکبات میں کوئی ایسی کیفیت خارق للعادت پیدا ہوتی ہے جو بہت سی آفات

لكثير من الآفات - فكيف تركيب مفردات قد علا شانها - واشرق برهانها

سے نفع دیتی ہے پہر کیونکر اُن مفردات کی ترکیب عجیب و غریب نہ ہو جنکی شان بلند اور جنکی برہان روشن ہے

واعجب الخلق لمعانها فانها نور علی نور۔ ومفتاح لسرّ مستور وآية عظمة المسترشدين

اور جنکی چمک نے لوگوں کو تعجب میں ڈالدیا کیونکہ وہ ترکیب نور علی نور ہے اور پوشیدہ بھید کے لئے کنجی ہے اور ہدایت

والسرّ فی عظمة مرکبات العربیة۔ انها رکّبت من المفردات المبارکة۔ التی توجد

طلب کرنیوالوں کیلئے نشان بزرگ ہے اور عربی کے مرکبات کا عظیم الشان ہونا اس وجہ سے ہے جو بابرکت مفردات سے

فیها غزارة المادة۔ والنظام الکامل علی سبیل الحکمة۔ فتولد فی مرکباتها

انکی ترکیب ہے۔ وہ مفردات جنمیں مواد بکثرت پائے جاتے ہیں اور نیز نظام پر حکمت پایا جاتا ہے لہذا انکے مرکبات میں مفردات

معانی کثیرة بتاثیر المفردات۔ ثم بادخال اللام والتنوینات۔ وبکشح مخصر من

کی تاثیر سے بہت سے معانی پیدا ہوتے ہیں پھر بوجہ الف لام اور تنوین اور انواع اقسام کی ترتیب کے نئے نئے معنے

لطائف الترتیبات۔ واما اللغات أخری والسنة شتّی۔ فستعلم عجرها وبجرها

نکلتے ہیں مگر دوسری زبانیں اور متفرق بولیان یہ مرتبہ نہیں رکھتیں اور عنقریب تو انکی حقیقت کو جان

وسنبدی لك حصاتها وحجرها وندعو الی الحق قوما منصفین۔ انّها السنة

لیگا اور ہم عنقریب انکے سنگریزے اور پتھر تیرے پر ظاہر کر دینگے تا کہ ہم منصف لوگوں کو حق کیطرف بلادیں وہ بولیان

ما اعطی لها بیان ولا لمعان۔ الّا غمغمة ودخان۔ ولذلك اردنا ان نظهر علی

کچھ ایسی بولیان ہیں کہ انکو بیان اور چمک نہیں دی گئی مگر ناک میں بولنا اور دھواں سو اسلیئے ہمنے ارادہ کیا کہ ہر ایک جستجو کرنیوالے

کل مستطلع دخیلة امرها وحقیقة سرّها وکسوف قمرها لتستبین تصلف الکاذبین

پر انکی اندرونی حقیقت ظاہر کردیں اور انکے بھید کی حقیقت کھولدیں اور ان کے قمر کا کسوف بیان کردیں تاکہ جھوٹوں کی

فان کنتم لا تؤمنون ببراعة العربیة وعزازتها۔ ولا تقرون بعظمة جمازتها۔ فاورونی

لاف زنی کھل جائے۔ پس اگر تم عربی کی بزرگی اور ارجمندی پر ایمان نہیں لاتے اور اسکی تیز رو اونٹنی کی بزرگی کے تم قائل نہیں

فی لسانکم مثل کمالاتها۔ ومفردات کمفرداتها۔ ومرکبات کمرکباتها۔ ومعارف

ہوتے پس تم اسکے کمالات کا نمونہ اپنی زبان میں مجھے دکھاؤ اور اسکے مفردات کے مقابل پر مفردات اور مرکبات کے مقابل پر مرکبات

کمعارفها ونکاتها۔ ان کنتم صادقین۔

اور معارف کے مقابل پر معارف مجھ کو دکھلاؤ اگر تم سچے ہو۔

ولا حيوة بعد الخزي يا معشر الاعداء- فقوموا ان كانت ذرة من

اور ذلت کے بعد اے مخالفو کیا زندگی ہے — پس اگر ذرا بھی حیا ہے تو اٹھو

الحياء- او ابخعوا في غيابة الخوقاء- وموتوا كالمتندمين- وان كنتم تنهضون

یا کسی گہرے کوئیں میں دب کر ہلاک ہو جاؤ اور شرم زدہ لوگوں کیطرح مر جاؤ اور اگر مقابلہ کے لئے اٹھتے ہو

للمقابلة فاني مجيزكم خمسة آلاف من الدراهم المروّجة- بعد ان تكملوا شرائط

تو میں تمکو بطور انعام پانچہزار روپیہ دونگا بشرطیکہ تم موافق شرائط جواب دو اور دو

هذه الدعوة ويشهد حكمان بالحلف عند الشهادة- ليتم حجّتي عند النحارير-

ثالث قسم کے ساتھ گواہی دیں تا عقلمندوں کے نزدیک میری حجت پوری ہو جاوے

ولا يبقى ندحة المعاذير- وهذا عليّ غرامة لو كنت من الكاذبين- فقوموا

اور کسی عذر کی کوئی گنجائش نہ رہے اور یہ میرے پر تاوان ہے اگر میں کاذب ہوں — پس اس انعام

لاخذ هذه الصلة- او الحماية لغاتكم الناقصة- ان كنتم حامين- واجمعوا عين

کے لینے لئے کھڑے ہو جاؤ یا اپنی زبانوں کی حمایت کرنیکے لئے کچھ ہمت کرو اور میری شرط کا روپیہ

شرطيتي اين تشاؤن- ان كنتم ترتابون او تخافون واني اقبل كلما تطلبون-

جہاں چاہو جمع کرا لو اگر کچھ شک ہو یا ڈرتے ہو اور جو تم طلب کرو میں سب قبول کرونگا

واكتب كلما تستملئون- واضع في كل ما تسئلون- لعلكم تطمئنون بها ولعلكم

اور جو لکھواؤ میں لکھوں گا اور جو تم پوچھو میں جواب شافی دوں گا تا ہو کہ تم مطمئن ہو جاؤ اور تا ہو کہ

تستيقنون- وافعل كلما تامرون لو امرتم منصفين- وما اريد ان اشق عليكم

تم یقین کرو- اور جو کچھ تم کہو میں کروں گا اگر تم انصاف کے ساتھ حکم کرو- اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ مشقت

وما كنت من المتنزعين- وستجدوني ان شاء الله من المقسطين- واني ارى انّ

ڈالوں اور میں ان میں سے نہیں ہوں جو بدی کے ساتھ کسی پر دوڑتے ہیں اور مجھ کو انشاء اللہ انصاف پسند پاؤ گے اور میں

الالسنة ستزم والوسواس تجذع- والحجة تتم- ويقر الاعداء مشفقين مما

دیکھتا ہوں کہ عنقریب زبانیں بند ہو جائینگی اور وسواس قید میں ڈالی جائینگے اور حجت پوری ہو جائیگی اور دشمن ہمارے دستاویز کو

فی ایدینا و مرتعدین - و انا الملاقوهم بعون اللہ ذی الجلال و لو فرّوا علی لاحقة

کانپتے ہوئے بہاگین گے اور ہم بفضلہ تعالی تعاقب کرکے اُن کو جا ملین گے اور انکو جای گریز نہین

الاٰطال ثم مفرّوہم مجحرین - ولا مناص لہم ولو نزوا فی السکاک - الا بعد سود الوجہ

اگرچہ وہ پتلی کمر والے گہوڑون پہ دوڑی ہو

والاحلیلاک - واذا اشرعنا الرمح علی العدا - وارینا المدی وعبطنا افراس

پہر ہم زرد رو ہوگئے تا وہ بہاگین یہانتک کے بہاگتے بہاگتے سوراخ مین جا گہسین اورجب ہمنے نیزہ کو دشمنون پر ہلایا اور

الردا - فتری انہم یبدون نواجذہم غیر ضاحکین - وما کتبت من عندی ولکن

کاردین دکہلائین اور موت کے گہوڑون کو سر پٹ دوڑایا پس تو انہین دیکہیگا کہ بغیر ہنسنے کے وہ انت نکال رہی ہین اور مینی اپنی

الہمنی ربی - وایدنی فی امری - فتاقت نفسی الی ان افض ختم ہذا السر - واری

طرف سے نہین لکہا بلکہ میرے خدا نے مجہے الہام کیا اور میرے امر مین مجہے تائید کی پس میری نفس نے خواہش کی

الخلق ما ارانی - ذو الفضل والنصر وانہ ذو الفضل المبین ؞

کہ مین اس بہید کی مہر کہولون اور لوگون کو وہ معارف دکہلاؤن جو خدا تعالی نے مجہہ کو دکہلا ئی اور وہ صاحب فضل ہین کا ہر

وحاصل ما کتبنا فی ہذہ المقدمۃ ان العربیۃ ام الالسنۃ ووحی

اور جو کچہ ہمنے لکہا ہی اسکا حاصل یہ ہے کہ عربی ام الالسنہ ہے اور خدا تعالی کی وحی ہی جو صاحب

اللہ ذی المجد والعزۃ - وغیرہا کرش من ہذہ المطرۃ القاشرۃ - ومالہا

مجد اور عزت ہے اور دوسری زبانین اس بزرگ مینہ مین سے چند قطرے ہین اور ان کا قلیل و کثیر تمام اسی بان

سبدٌ ولا لبدٌ الا من ہذہ اللہجۃ - وان العربیۃ تقسّم الامور وضعًا کما قسمہا اللہ

مین سے ہے اور عربی زبان وضع کی روسے امور کو ایسے طور سے تقسیم کرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے

طبعًا وفی ذالک ایات للمتوسمین - وانہا تجری فی کل سکاک بہذا الاشترا ط

انہین طبعی تقسیم کی ہے اور اسمین فراست والون کیلیئے نشان ہی اور وہ ہر ایک کوچہ مین اسی شرط سے چلتی ہے اور تجاوز

وتتجافی عن الاشتطاط ونزہہا اللہ عن ضیق الربع - ووسع مربعہا لاضیاف الطبع -

سے پرہیز کرتی ہے اور خدا تعالی نے اسکو گہر کے تنگ ہونیسے پاک کر دیاہے اور اُسکے گہر کو طبع کے مہانون کیلیئے وسیع کر دیا ہے

فدعت ضيوف الفطرة الى القرى ـ ومطائب ما تشتهى واثبتت انها من المهوئين

پس اس نے نیچرل مہمانوں کو دعوت کیلئے بلایا اور عمدہ اور قابل رغبت کہانے تیار کرکے انکو مدعو کیا اور ثابت کردیا کہ

المعطين ـ فلا تمل الى زبون ـ ولا تغض على صفقة مغبون اتستبدل الذى هو

وہ مالداروں اور دینے والوں میں سے ہے پس تو کسی مغلوب کیطرف میل مت کر اور خسارہ کی بیع پر چشم پوشی مت کر کیا تو اچھی اور بہتر

ادنى بالذى هو خير ـ فافكر ساعة يا عار العير ـ واطلب سبل الموفقين ـ

کو چھوڑ کر ادنی کو اختیار کریگا پس کچھہ تہوڑی دیر فکر کر اے گدہے کی جائے ننگ اور توفیق یافتہ لوگوں کی راہ ڈھونڈ

واعلم انها خفير الى العلوم النخب من غير الوجى والتعب ـ فمن قصدها فقد

اور جان کہ وہ برگزیدہ علوم کیطرف رہنما ہے بغیر اسکے کہ کچھہ ماندگی اور فرسودگی پیش آوے پس جس نے اسکا قصد کیا

ذهب الى الذهب ومن باعدها بالهجر ـ فقد رضى بايثار الهجر وهوى فى هوة

وہ سونے کی طرف گیا اور جو شخص جدا ہونیکے ساتھ اس سے دور ہوگیا وہ بیہودہ گوئی پر راضی ہوگیا اور نیچے رہنے والوں کے

السافلين ـ وانها غانية زينت نفسها بجمال النظام ـ وتجلت بالحسن التام

گڑہے میں گر گیا ـ اور عربی اپنے جمال کے ساتھ غیر کی حاجت سے لاپرواہ ہے اور کمال نظام کے ساتھ اپنی نفس کو اس نے

ولكل سائل قامت بالاجابة ـ حتى ثبتت ثروتها ـ وانجابت غشاوة الاسترابة

آراستہ کیا ہے اور حسن تام کے ساتھ اس نے تجلی فرمائی ہے اور ہر ایک سائل کا سوال قبول کرنیکے لئے کہڑی ہوگئے یہانتک کہ اسکی

واعتقبت دواعى الطبع ـ ووسعت لها فناء الربع ـ وحلت بكل ما حل تقسيم طبعى

دولتمندی ثابت ہوگئی اور شک دور ہوگیا اور وہ فطرت اور نیچر کے اسباب کے پیچھے پیچھے چل رہی ہے اور ان کیلئے اپنے گھر کو بہت وسیع

بل حمله كما يحمل اوزارا مهرى ـ وطابقت حتى اعجبت الناظرين ـ فهى شجرة مباركة

بنا رکھا ہے اور وہ ہر ایک ایسی جگہ میں اترے جہاں تقسیم طبعی آتری بلکہ اسکو ایسے اٹھالیا جیسے اونٹ بوجھ کو اٹھاتا ہے اور اس سے

اغصانها كالبريد ـ واصولها كالوصيد ومواد ها كاليقطين ـ وانا لا نسلم ان

ایسی مطابق آگئی کہ دیکھنے والیکو تعجب میں ڈالا پس وہ ایسا درخت ہے جسکی شاخیں ڈال مرتب کیطرح ہیں اور اسکے اصول اس بوکی

كمال نظامها يوجد فى غيرها ـ او يبلغها لسان فى سيرها ـ نعم نسلم ان كل

طرح ہیں جسکی جڑ ہیں اسمیں ملی ہوئے ہیں اور ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرینگے کہ اسکے نظام کا کمال اسکے غیر میں بہی پایا جاتا یا اسکی سیر میں

لغت من اللغات تشتمل علی قدر من المفردات لکنها ناقصة کالبیوت المنهدمة

کہ ہر ایک زبان زبانوں میں سے کسیقدر مفردات پر مشتمل ہے مگر وہ زبانیں خراب شدہ اور مسمار شدہ گھر کی طرح ناقص ہیں -

الخربة او کالشقة التی یئس اهلها من الزهر والثمرة - ولا تری دهوم المفردات

یا وہ ایسی ہیں جیسے ایک بوسیدہ اور خشک درخت جسکا مالک اسکے پھل اور پھول سے نا امید ہو چکا اور تو مفردات کی کثرت کو ان

فی تلک الالسن المحارفة المغلوبة الا قلیلا غیر کاف للمهمات المطلوبة -

نامبارک زبانوں میں نہیں پائیگا مگر کچھ تھوڑا سا جو مہمات مطلوبہ کے لئے غیر کافی ہے

وانت سمعت انها کانت عربیة فی اوائل الازمنة - ثم مسخت فبدت باقبح

اور تو سن چکا ہے کہ وہ زبانیں ابتدا زمانہ میں عربی تھیں پھر مسخ ہو کر ایک نہایت بری صورت میں ظاہر ہوئیں

الصورة - فلذلک تراها منتنة کالجیفة - وخاوی الوفاض کاهل الذل

سو اسی وجہ سے تو انکو مردار کیطرح بدبودار پاتا ہے اور انکے ترکش کو شکست یافتہ لوگوں کی طرح خالی دیکھتا ہے

والهزیمة - وتجدانها السنة بادیة الذلة - لیس بیدها غزارة المادة -

اور تو ان زبانوں کو کھلی کھلی ذلت میں پاتا ہے ان کے ہاتھ میں سواد لغت کا کوئی بہاری ذخیرہ

ولا دولة الاشتقاق ووجه التسمیة ولصقت الفاظها بمعانیها کقتین -

نہیں اور نہ اشتقاق کی دولت اور وجہ تسمیہ ان کے پاس ہے اور انکے الفاظ انکے معانی کو ایسے چمٹے ہیں جیسے چیچڑی پینے

وانها تبلدها لانو فی النظام - ولا تکمل الکلام وما کان لاهلها ان یکتبوا

معانی کا خون پیتے ہیں اور انکو بے رونق اور کمزور کرتے ہیں اور وہ اپنے گھر کے سرمایہ کے ساتھ جو وراثت سے اسکو ملی ہے

بها قصة - او یملوا حکایة مبسوطة - بحیث ان تاخذ القصص نظام المفردات

کسی قصہ کے نظام کو پورا نہیں کر سکتے اور کسی کلام کو کامل نہیں بنا سکتے اور ان کے اہل کو یہ طاقت نہیں کہ ان کے ساتھ کوئی قصہ

وتقابل التقسیم الطبعی فی جمیع الخطوات وان هذا حق ولیس من الترهات

لکھیں یا کوئی مفصل حکایت تحریر میں لاویں اس طرح پر کہ مفردات کا نظام قصوں کے ساتھ دوش بدوش چلا جاوے اور ہر ایک قدم میں

ولاجله کتبنا فی العربیة هذه العبارات - وقدمنا هذه المقدمة کالکماة -

طبعی تقسیم کے مقابل ٹھہرے اور یہ بیان حق ہے واہیات باتوں میں سے نہیں ہے اور اسی کیلئے ہم نے ان عبارتوں کو عربی میں لکھا ہے اور

لنقطع عرق الخصومات - ولعل العدا يتفكرون في حللها - او يأتون بالسنها

تاہم جھگڑون کی جڑھ کاٹ دین تاکہ ہمارے مخالف ان عبارتون کے پیرایون مین غور کرین یا اگر سچے ہین تو اپنی اپنی زبان

من مثلها - ان كانوا صادقين - وقد سمعتم ان مفرداتها تواضح نفوس تقسيم

مین ان عبارتون کی نظیر پیش کرین اور تم سن چکے ہو کہ عربی کے مفردات فطرتی تقسیم کے دوش بدوش چلے جاتے ہین

الفطرة - وتعطي كلما اعطى عند التقاسيم الطبعية - وتضع كل لفظ في المواضع التي

اور جو کچھ طبعی تقسیم نے دیا وہ سب مال دیتے ہین اور ہر ایک لفظ کو ایسے موقعہ پر رکھتے ہین جس کو پیش آمدہ ضرورت

طلبتها الضرورة الداعية - او اقتضتها الصفات الالهية ولا تمشي كالتائهين

نے طلب کیا ہے یا صفات الہیہ نے اسکو چاہا ہے اور آوارہ گرد لوگون کیطرح نہین چلتے

وتُري فروق الكلمات - كما ارت فروقها دواعي الضرورات - وتظهر في

اور کلمات کے فرقون کو وہ ایسے دکھاتے ہین جیسا کہ ضرورتون کے وجوہ نے انکو دکھایا ہے اور مفردات کی نظام مین

نظام المفردات كلما اظهر القسّام في مرآة الواقعات - فلذالك نطلب من المخاصمين

تمام باتین ظاہر کرتے ہین جو قسام ازل نے واقعات کے آئینہ مین ظاہر کی ہین پس انہین باتون کی نظیر ہم مخالفون سے مانگتے ہین

وما قلنا هذا القول كصفير اللاعبين - بل اريناكلها كالمحققين - واثبتنا

اور ہمنے اس قول کو کھیلنے والون کے سیٹی کیطرح نہین کہا بلکہ ہمنے اسکو محققون کیطرح دکھلایا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ عربی

ان العربية قد وقعت كرجل رحيب الباع - خصيب الرباع - متناسبة الاعضاء -

اس مرد کیطرح ہے جو فراخ دست اور کثیر المال ہو اور نیز متناسب الاعضا ۰ اور

موزون الطباع - مطّلعة على ذات صدر الفطرة - وحامل فوائدها كالمطية

موزون الطبع ہو عربی زبان فطرت کے اسرار پر مطلع ہے اور اس کے یکتا موتیون کیلئے یہ سواری کیطرح ہے

فان كنتم من خيل هذا الميدان - او للسانكم كمثلها يدان - فأتوا بها يا معشر

پس اگر تم اس میدان کے سوار ہو یا تمہاری زبان کو اس کے موافق طاقت ہے پس اے ظالم لوگو

اهل العدوان وحزب المتعصبين - وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا الله الذي

اپنے زبانون کو پیش کرو اور اگر تم نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے سو اس خدا سے ڈرو

یخزی الکاذبین۔

جو جھوٹوں کو ذلیل کرتا ہے

والآن نکشف علیکم سرّ فروق الکلمات لعل اللّٰہ یھدیکم الٰی

اور اب ہم تم پر کلموں کے فرقوں کا بھید کھولتے ہیں تا شاید خدا تعالیٰ تمہیں راست روی

طرق الصواب و الثبات۔ اوتکونون من المتفکرین۔ فاعلموا ان فروق الکلمات

اور ثابت قدمی کی راہ دکھاوے یا تم سوچنے والے بن جاؤ۔ پس اب جان لو کہ کلموں کے فرق

تتبع فروقا توجد فی الکائنات۔ وکذالک قضٰی احسن الخالقین۔ وامّا

ان فرقوں کے تابع ہیں جو کائنات میں پائے جاتے ہیں اور اسی طرح احسن الخالقین نے ارادہ فرمایا ہے۔ مگر وہ

الفروق التی توجد فی خلقۃ الکائنات۔ وتترائٰی فی صحف الفطرۃ کالبدیہیات

فرق جو کائنات کی پیدائش میں پائے جاتے ہیں اور فطرت کے صحیفوں میں بدیہیات کی طرح نظر آتے ہیں

فنکشف علیک نموذجا منہا فی خلقۃ الانسان۔ لعلک تفھم الحقیقۃ کذوی

پس ہم تیرے پر اُن کا ایک نمونہ انسان کی پیدائش کے بارے میں کھولتے ہیں تا تو اسکو اہل عرفان کی طرح

العرفان اوتکون من الطالبین۔ فانظر ان الانسان اذا قُلّب فی مراتب

سمجھ جائے یا تو طالبوں میں سے ہو جاوے پس تو دیکھ کہ جب انسان پیدائش کے مراتب میں پھیر گیا

الخلقۃ۔ واُخرج الٰی حیز الفعل من القوۃ۔ واُعطی صورًا فی المجالی الطبعیّۃ

اور حیز فعل سے قوت کیطرف لایا گیا اور طبعی جلوہ گاہوں میں قسم قسم کی صورتیں دیا گیا

وقفّا بعضھا بعضًا بالتمایز والتفرقۃ فجمعت ھٰہنا مدارج تقتضی لانفسہا الاسماء

اور بعض قسم پیدایش بعض کے پیچھے آئیں اور اُنمیں باہم تفرقہ اور تمیز ہوا پس اس جگہ کئی مدارج پیدا ہوئی جو اپنے

فاعطتہا العربیۃ واکملت العطاء۔ کالاسخیاء المتموّلین۔ وتفصیلہ ان اللّٰہ اذا

لئے ناموں کو چاہتے تھے پس عربی نے انکو اُنکے نام عطا کئے۔ اور اپنے عطیہ کو کامل کیا جیسے سخی اور مالدار لوگوں کا کام

اراد خلق الانسان۔ فبدء خلقہ من سلالۃ طین مطھر من الادران فلذالک

ہوتا ہے اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنا چاہا تو اسکو اُس مٹی سے پیدا کیا جو زمین کے تمام قوی کا عطر تھا

سماه آدم عند الخطاب وفي الكتاب لما خلقه من التراب ولما جمع فيه فضائل

اس کا نام خطاب اور کتاب مین آدم رکہا اسلئے کہ اسکو مٹی سے پیدا کیا اور سارے جہان کی خوبیان اسمین

العالمين - وكذلك خمر في طينه أنسان - أنس ما خلق منه وأنس الخالق الرحمان

بہردین اور نیز اس کی طینت مین دو انس رکہدے ایک تو اسی شی کا انس جس سے وہ مخلوق ہوا دوسرا خالق رحمن کا انس

كما يوجد أنس الأم والأب في الصبيان - فدعاه باسم الانسان - وهذا مبني على

جیسے بچون مین مان باپ کا انس پایا جاتا ہے اس لیئے اسکا نام انسان رکہا یہ اسم

التثنية من المنان - ليدل لفظ الانسين على كلتي الصفتين الى انقطاع الزمان

تثنیہ ہے تاکہ ہمیشہ کیلئے ان دو انسون کا لفظ ان دو صفتون کو بتاتا رہے

ويكون من المتذكرين - ثم بدل قانون القدرة - باذن الله ذي العزة والحكمة

پھر خدا تعالی کے ارادہ سے قانون قدرت مین یون تبدیل

وخلق الانسان بعد تغيرات - في أرحام أمهات - فسمي التغير الأولى

واقع ہوئی کہ کئی تغیرات کے بعد ماؤن کے رحمون کے معرفت اسکی آفرینش ہونے لگی سو پہلی تغیر کا

ماءً دافقاً - ونطفةً - والثاني الذي يزداد فيه اثر الحيات علقةً

نام ماء دافق اور نطفہ رکہا اور دوسرے کا نام جس مین زندگی کا نشان ترقی کرتا ہے علقہ رکہا

والثالث الذي زاد الى قدر المضغ شدة وضاهى في قدره لقمة فسمي لهذا مضغة

اور تیسرے کا نام جو درشتی مین ایک لقمہ کے اندازہ کی مانند ہوا مضغہ رکہا

والرابع الذي زاد من قدر اللقمة - ومع ذلك بلغ الى منتهى الصلابة واودعها الله

اور چوتہا تغیر جو صلابت اور قدر مین لقمہ سے ترقی کر گیا اور بڑی بڑی

حكماً عظيمة خلقة ونظاماً فسماها عظاماً بما بلغت العظمة وزادت شرفاً

حکمتون پر اسکا نظام خلقت مشتمل ہوا وہ عظام کے نام سے موسوم ہوا اس لیئے وہ عظمت اور شرف

وكمالاً ومقاماً وبما ركب بعضها بالعظام من رب العالمين - والخامس لاسم الذي

اور قدر و مقام مین انتہا کو پہنچگیا اور اسلئے بہی کہ ہڈیون سے اس کے بعض حصص ترکیب دیئے ہیں اور پانچوین کا نام لحم ہوا اسلئے کہ

زاد عليها كالحلة - وما سبب كمال الحسن والزينة فسمي لحماً بما لو مجم بالعظام الصلبة

لحم عربی میں ایک چیز کے پیوند اور لحوق کو کہتے ہیں جب وہ چیز دوسری سے ملتی اور پیوند کرتی ہے سو گوشت کپڑہ کی طرح اپنی جسم پر لپٹا ہے اور ہڈیاں اسلیے یہی گوشت

وصار بها كذي اللحمة - والسادس خلق آخر وسمي نفساً لنفاستها ولطافتها

سخت ہڈیوں سے ملتا ہے اور انکو باہم لاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اسمیں بخشتا ہے اور چھٹے کو خلق آخر کہا اور اسے کمال نفاست اور اعضا میں

وسرائتها في الاعضاء وعزتها - وسمي جميعها باسم الجنين - فتبارك الله احسن

سرایت کرنیکے سبب سے نفس بھی کہا اور پھر اس سارے مجموعہ کا نام جنین ہوا

الخالقين - ثم اذا خرج الجنين من بطن الأمة - وتولد باذن الله ذي القدرة -

پھر جنین جب ماں کے پیٹ سے نکلا

فسمي وليداً في هذه اللهجة - ثم اذا اصبا الى ثدي الأم للرضاع فسمي صبياً

تو اسکا نام ولید ہوا پھر جب دودھ پینے کو پستان مادر کیطرف جھکا تو صبی نام ہوا

ورضيعاً الى مدى الارضاع - ثم بعد الفطام سمي فطيماً وقطيعاً في هذا اللسان

اور ایام شیر خوارگی تک رضیع نام ہوا پھر دودھ چھڑانیکے بعد فطیم و قطیع ہوا

ثم اذا دب ونما واري اكثر آثار الحيوان فسمي دارجاً في ذلك الزمان - ثم اذا ابلغ طوله اربعة

پھر ذرا نشو و نما کے بعد دارج پھر جو چار بالشت کا ہوا

اشبار - فهو رباعي عند اولي الابصار - واذا ابلغ خمسة فهو خماسي - واذا سقطت

تو رباعی اور جو پانچ کا ہوا تو خماسی اور جب دودھ کے

رواضعه فهو مثغور عند العرب - واذا نبتت بعد السقوط فهو متغر عند ذوي

دانت جھڑ گئے تو مثغور اور جو پھر اُگے تو متغر

الادب - واذا تجاوز عشر سنين فهو مترعرع عند العربيين - واذا اشارف

اور جو دس برس کا ہوا تو مترعرع اور جو احتلام کے

الاحتلام وكرب الماء ليمطر الجهام فهو يافع ومراهق قد بلغ البلوغ التام - واذا احتلم

قریب پہنچا تو یافع اور مراہق اور جب

واجتمعت قوته وكملت طاقته فهو حزوّر - ثم من الثلثين الى الاربعين شاب فرح

پوری طاقت اور کمال جوانی کو پہنچا تو حزور پھر تیس سے چالیس تک شاب

مسرور - ثم بعد ذلك كهل الى ان يستوفى الستين - ثم بعد ذلك شيخ ثم خرف مفند

پھر ساٹھ برس تک کہل پھر شیخ پھر خرف

من المستضعفين - وكذلك بازاء كل حصة عمر اسم علحدة في عربي مبين - واذا مات

اسی طرح ہر ایک حصہ عمر کیلئے عربی زبان میں الگ الگ نام ہے اور جب مرا

فهو المتوفى الذي يختصم في لفظه خوف الجاهلين - وكذلك كلما تحقق في الانسان طبعا

تو متوفی نام ہوا اور یہ وہی لفظ ہے جسمیں نادانوں نے جھگڑا کیا اسی سوال پر انسان کی ہر طبعی حالت کیلئے

يوجد في العربية وضعا وكلما ترى في الحس والعيان تجد بازائه لفظا في هذا اللسان ولا تجد نظيره

عربی میں ایک لفظ موضوع ہوگا اور ہر ایک مشہود ومحسوس کیلئے اس میں ایک لفظ ضرور ہے جسکی دوسری زبانوں میں نظیر نہیں اور جب اسکی نظیر

في العالمين - واى حجة اكبر من هذا لو كنتم مبصرين - فتامل تامل المتقد وانظر بالمصباح

کہیں نہیں تو اس سے بڑھکر اور کیا حجت ہو سکتی ہے دانشمندی کے چراغ لیکر ڈھونڈو

المتقد واحلل محل المستبصرين - وان كنت تقترح ان تسمع مني في اشتراك الالسنة

اور غور کرو اور اگر اشتراک السنہ کی مثال پوچھنا چاہو

فكفاك لفظ الأمّ والأُمّة - فان هذا لفظ تشارك فيه اللسان الهندية والعربية

تو لفظ ام اور امّہ کافی ہے یہ لفظ ہندی عربی

وكذلك اللسان الفارسية والانكليزية بل كلها كما تشهد التجربة الصحيحة فانظر كالمنتقدين

فارسی انگریزی بلکہ سب زبانوں میں مشترک ہے اور تجربہ اسپر گواہ ہے

وقد ظهر من وجه التسمية ان هذا اللفظ دخل في الالسن الاعجمية من العربية - فان التسمية الحقيقية

اور وجہ تسمیہ بتاتی ہے کہ یہ لفظ عربی زبان سے عجمی بولیوں میں گیا کیونکہ حقیقی وجہ تسمیہ

لا توجد الا في هذا اللسان - واما غيره فلا يخلو من التصنع في البيان - فان من شان التسمية

اسی زبان میں ہے اور اوروں میں بناوٹ اور تکلف ہے کیونکہ حقیقی وجہ تسمیہ

الحقيقة التي هي من حضرة العزة - ان لا تنفك بزمن من الازمنة الثلثة وتكون للمسمى

کی شان یہ ہے کہ کسی زمانہ میں بہی وہ مسمی سے الگ نہ ہو

كالعرض اللازم وان تجايؤه في هذه النشأة - ولا يفرض فرض فارض كونها في وقت من الاوقات منفكة

اور کبہی بہی کوئی اس سے اس کو الگ نہ کر سکے

ولا تكون كالامور المستحدثة المصنوعة - ولا توجد فيها ريح التصنعات الانسية - ويقرّ مستشف

اور انسانی تصنع کی بو بہی اسمین پائی نہ جائے اور دیکہنے سننے والا

جوهرها بانها من رب العالمين - فخذ بيديك هذا الميزان - ثم اعرف بها من صدق ومان

اس کی نسبت پکار اٹھے کہ لاریب یہ اللہ تعالی کیطرف سے ہے اس میزان سے سچ اور جہوٹہ کو وزن کرو

ولا تتبع سبل المفترين - وهذا اخر ما اردنا من ايراد المقدمة - وكتبناها لاراءة النظام في السلسلة

اور مفتری کی راہ نہ چلو بس یہی ہے جو اس مقدمہ میں ہم نے لکہنا چاہا اور نظام کے دکہانیکو ہم نے

وقد وعيت ما قصصنا عليك من الادلة - ففكر فيها واجتن ثمرة البراعة - واحكم بما

یہ سب قلم بند کیا تم سب کچہہ سن ہی چکے ہو اب اس سے فائدہ اٹہاؤ اور خدا سے بصیرت

اراك الله ولا تكن كالمتجاهلين - ولا يختلج في قلبك ان العربية قد حقرت في اعين سكان

مانگو اور اسی کے ساتہ فیصلہ کرو اور اگر عربی زبان کی اس ملک کے لوگون نے قدر نہین کی

هذه البلاد - وان جواهرها قد رميت بالكساد - فان هذا من فساد اهل الزمان وان قصوى تعنيهم

تو اس کی کیا پرواہ ہے اس لئے کہ ان بگڑی طبیعت کے لوگون کا قبلہ ہمت

طلب الصريف والعقيان وحماري همتهم هو الموائد والجفان وانهم من المفتونين

بجز چاندی سونے اور کہانے پینے کے برتنون کے اور کچہہ نہین

واني لما اردت ان انضد جواهر الكلام واسلكها في سمط الانتظام القي في روعي ان الكتها

جب میں ان موتیون کو انتظام کے سلک میں منسلک کرنا چاہتا تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ عربی زبان میں ہی

في هذه اللهجة - ولا اخفي بروقها في البرقة الهندية - واسرح النواظر في لنواضر الاصلية

انہین منضبط کرون اور زبان ہندی میں لکہکر ان کی آب و تاب کو تباہ نکرون اور میں چاہتا کہ انکہونکی مویشی کے لئے اصلی چراگاہ

[illegible]